TALENTS GUILD

NEW COVERAGES - URDU

ہفت روزہ
کردار
30 نومبر 1975



شاہد شاہ، سلمیٰ اور سجاد رضا ٹیلنٹس گلڈ کراچی کے ڈرامہ "بیچ رستہ میں" کے ایک منظر میں

ٹیلنٹس گلڈ کا دوسرا ڈرامہ بیچ رستہ میں

قارئین کردار آداب!

پچھلے ہفتے کراچی میں ایک ڈرامہ "بیچ راستہ میں" ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے پیش کیا گیا۔ اس ڈرامہ کا مرکزی خیال شفیق الزمان کا تھا اور تحریر منظر امام کی جبکہ ہدایتکار شہزاد رضا تھے۔ ڈرامہ میں جن فنکاروں نے حصہ لیا ان میں سے بیشتر کا تعلق ریڈیو سے ہے۔ جن میں رفعت قدیر ندوی، شاہد شاہ، فرید رحمان، سجاد رضا اور خود ہدایتکار شہزاد رضا شامل ہیں۔ دوسرے فنکاروں میں یاسین طاہر، سلمیٰ اور ندر حسین کا تعلق اسٹیج اور ریڈیو دونوں سے ہے۔ سلمیٰ کنول، شاہد حسین اور رحمان صرف اسٹیج سے تعلق رکھتے ہیں۔

ڈرامہ کا اسکرپٹ درمیانہ تھا۔ مگر آرٹسٹوں کو صحیح طور پر اپنا کردار یاد نہ ہونے اور کم ریہرسل کی وجہ سے ڈرامہ اور بھی کمزور پڑ گیا۔ کچھ منظر تھے ہی لمبے اور کچھ آرٹسٹوں نے لمبے کر دیئے۔ جس کے باعث ڈرامے کا ٹمپو برقرار نہ رہا۔ بعض مناظر میں تو کردار باہر ہے اور دوسری انٹری میں آتا اندر سے ہے۔ یا اندر جاتا ہے تو باہر سے آتا ہے۔ جو سے ذہن پر بوجھ پڑتا تھا اور کچھ دیر کے لئے ہنسنے کھیلنے والے منظر سے توجہ ہٹ جاتی تھی۔ اس قسم کی غلطیاں اچھے خاصے اسکرپٹ کو کمزور بنا دیتی ہیں۔

"جب سے میں یہ دھواں دھواں" یہ رشحانہ (یاسین طاہر) کا نغمہ کلام تھا۔ مصنف نے بعض جگہ اس قیمتی کو بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے مگر یہ قیمتی بار بار استعمال ہونے سے اپنی اصل خوبصورتی کھو بیٹھا ہے۔ اسی طرح رفعت قدیر ندوی کا نغمہ کلام "بیچ راستہ میں" جو ڈرامہ کا نام بھی تھا، کثرت استعمال سے لوگوں کو زیادہ نہ بھا سکا۔

شہزاد رضا جو اس ڈرامے میں بوڑھے مرزا کا کردار کر رہے تھے اور ہدایتکار بھی ہیں۔ انہوں نے اچھی اداکاری کا مظاہرہ کیا۔ شہزاد رضا نے بروگرام کے آخر میں مہمانوں کا تعارف بھی کرایا۔ ان کے بقول ڈرامہ کے ہدایتکار شفیق الزمان تھے۔ مگر وہ کسی وجہ سے نہ آسکے۔ ان کی جگہ ہدایتکاری کے فرائض شہزاد رضا نے انجام دیئے۔ ڈرامہ کے پروڈیوسر منظر امام تھے۔ ڈرامہ کے اسٹیج منیجر سجاد رضا تھے۔ ڈرامہ کے میک اپ مین شاہد شاہ تھے۔ ڈرامہ کے ساؤنڈ مین فرید رحمان تھے۔ ڈرامہ کے لائٹ مین سلمیٰ کنول تھے۔ ڈرامہ کے اسٹیج منیجر شاہد حسین تھے۔ ڈرامہ کے اسٹیج منیجر رحمان تھے۔

بہرحال اگر واقعی چھ دن کی ریہرسل پر یہ پروگرام پیش کیا گیا تو شہزاد صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہم انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

رفعت قدیر ندوی نے جو ریڈیو کے بہت ہی مقبول صداکار ہیں اسٹیج پر اداکاری کر کے اپنی فنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا۔ مگر وہ مکالمے بھول رہے تھے۔

یاسین طاہر کا کردار ڈرامے کا اہم ترین اور مشکل کردار تھا۔ یہ ایک ایسی ادھیڑ عمر بیوہ خاتون تھیں جو اپنے آپ کو کسی سے کم نہیں سمجھتی تھیں اور ہر وقت لئے دیئے رہتی ہیں۔ یاسین طاہر صاحبہ نے اپنے کردار پر کافی محنت کی مگر کہیں کہیں وہ اپنی پرفارمنس سے ہٹ گئیں۔ شاید اس کی وجہ بھی کم ریہرسل ہو۔ بہرحال یاسین طاہر صاحبہ کی اداکاری اچھی تھی جسے ناظرین نے سراہا۔

ندر نے جو اسٹیج کے اچھے فنکار ہیں اس ڈرامے میں بھی اچھی اداکاری کا مظاہرہ کیا۔

فرید خان اس ڈرامے کا سب سے بہترین فنکار ثابت ہوا۔ انہیں بہترین کارکردگی پر گولڈ میڈل بھی دیا گیا۔ اس کے علاوہ باقی فنکاروں نے بھی عمدہ فنکاری کا مظاہرہ کیا۔

ڈرامے کے اختتام پر اناؤنسر شفیق الزمان نے اپنے فنکاروں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ "اس ڈرامے میں تمام جوان اور نئے فنکار حصہ لے رہے ہیں"۔ جوان سے کیا مراد تھی یہ نہیں معلوم ہو سکا جبکہ رفعت قدیر ندوی بھی ان میں شامل تھے۔ جہاں تک نئے فنکاروں کا مسئلہ ہے تو سوائے ایک دو کے تمام فنکار پرانے اور منجھے ہوئے تھے۔ ڈرامے کے اختتام پر گولڈ میڈل بھی دیئے گئے۔ گولڈ میڈل حاصل کرنے والوں میں ٹیلنٹس گلڈ کے جنرل سیکرٹری ذہیر الدین۔ فرحین۔ شاہد حسین۔ عبدالرحمان اور شہزاد رضا شامل ہیں جنہیں بہترین کارکردگی پر گولڈ میڈل ملے۔ جبکہ فرید خان نے ڈرامے میں عمدہ اداکاری کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا جس کا اعلان ڈرامے کے بیچ سکرٹ مہدی نے کیا۔ دوسرے مجموعوں میں شباب مقبول اور امیر خان شامل تھے۔ اس کے علاوہ میڈورا آف لندن کی جانب سے فنکاروں کو تحائف بھی دیئے گئے۔ ان تحائف میں سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ ان کے پیکٹ بنے ہوئے تھے اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ کس پیکٹ میں زنانہ میک اپ کا سامان ہے اور کس میں مردانہ مگر اناؤنسر کو معلوم تھا۔ کیسے معلوم تھا یہ ہمیں معلوم نہیں۔ جبکہ ہر پیکٹ ایک جیسا تھا۔ خیر اس کے بعد ایک ایک فنکار ان پیکٹوں میں سے ایک پیکٹ اٹھاتا تھا۔ اور تفیق صاحب بتاتے تھے کہ اس پیکٹ میں کیا ہے۔ اس طرح سلمیٰ کنول کو شیو کرنے والا سامان اور شاہد شاہ، رفعت قدیر ندوی اور رضا کو لپ اسٹک اور نیل پالش ملی۔

حرف آخر یہ کہ مجموعی طور پر لوگوں نے ڈرامے کو پسند کیا۔

قومی اخبار کراچی

31 اکتوبر 1992



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام احمد رشدی کی یاد میں منعقدہ محفل موسیقی میں گلوکارہ بشریٰ سلمان اور ابن حسن اپنی گائیکی کا مظاہرہ کررہے ہیں جبکہ تصویر میں گلوکار محمد علی اور موسیقار نیاز احمد بھی نمایاں ہیں (تصویر قومی اخبار)

احمد رشدی جیسے گلوکار اب نظر نہیں آتے نیاز احمد

ٹیلنٹس گلڈ کی محفل موسیقی سے شفیق الزماں، زبیر الدین اور علی رومی کا خطاب

گلوکار محمد علی، بشریٰ سلمان اور ابن حسن نے بھرپور گائیکی کا مظاہرہ کیا

کراچی (رپورٹ ○ ذیشان صدیقی) ممتاز موسیقار نیاز احمد نے کہا ہے کہ دنیائے موسیقی میں احمد رشدی کو جو منفرد اور نمایاں مقام حاصل ہے، وہ کم گلوکاروں کو حاصل ہوسکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی گائیکی پر عبور رکھتے تھے۔ یہ بات انہوں نے ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منعقدہ "ایک شام احمد رشدی کے نام" میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تو محفلوں میں اتنے سننے والے نہیں ہوتے جتنے گلوکار ہوتے ہیں۔ مگر اچھے گائیک اب کم کم سامنے آتے ہیں۔ ٹیلنٹس گلڈ کے پیٹرن شفیق الزماں نے کہا کہ احمد رشدی کے فن کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اس محفل کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جنرل سیکریٹری ٹیلنٹس گلڈ نیوز کاسٹر زبیر الدین نے کہا کہ رشدی منفرد گلوکار تھے۔ انور علی رومی نے احمد رشدی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صاحب طرز گائیک تھے۔ انہیں پاپ سنگنگ اور غزل کی گائیکی میں بھرپور قدرت حاصل تھی۔ بعد ازاں گلوکار ابن حسن، گلوکارہ بشریٰ سلمان اور گلوکار علی نے خوب صورت گائیکی کا مظاہرہ کیا۔ گلوکار محمد علی نے دھکی پریم نگری کے مقبول گیت "دنیا کسی کے پیار میں" گا کر بے پناہ داد سمیٹی۔

روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 5 رجولائی 2001ء

نقد و نظر

شین عین



تبصرے کے لئے کتابوں کی دو جلدوں کا آنا ضروری ہے (ادارہ)

شخصیت.....حمید کاشمیری نمبر

مرتب:۔شفیق الزماں

ناشر:۔ٹیلنٹس گلڈ ی۔11 لین نمبر 1 اتحاد کمرشل فیز 6 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی 75500

صفحات:۔514

قیمت:۔200 روپے

ٹیلنٹس گلڈ ایک ثقافتی تنظیم ہے اور دیگر سماجی اور ادبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس کی طرف سے ''شخصیت'' کے عنوان سے ایک مجلہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ یہ مجلہ عام رسائل و جرائد کی طرح باقاعدہ شائع نہیں ہوتا بلکہ خاصے وقفے کے بعد چھپتا ہے اور اس میں کسی ادبی شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے یا یوں کہہ لیں کہ اس کی ادبی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس جریدے کے اب تک صرف تین شمارے شائع ہوئے ہیں جن میں سے پہلا ''حمایت علی شاعر نمبر'' تھا، دوسرا ''کمال احمد رضوی نمبر'' اور اب تیسرا شمارہ ''حمید کاشمیری نمبر'' طبع ہوا ہے۔ حمید کاشمیری اردو کے مشہور افسانہ نگار، ناول نویس اور ڈراما نگار ہیں جن کی ادبی زندگی نصف صدی کے عرصہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے بہت لکھا ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اب تک ان کے قلم کی توانائی میں کمی نہیں ہوئی۔ وہ آج بھی تخلیقات میں سرگرم عمل ہیں۔ ''شخصیت'' کے اس خصوصی شمارے میں حمید کاشمیری کے فن اور شخصیت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ لکھنے والوں میں معروف ادیب اور شاعر شامل ہیں جنہوں نے حمید کاشمیری کی مختلف ادبی جہتوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ان کی ادبی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ صرف اعتراف ہی نہیں کیا بلکہ انہیں خراج تحسین بھی پیش کیا ہے۔ مضامین مختلف عنوانات کے تحت ترتیب دیئے گئے ہیں جن میں حمید کاشمیری کے انٹرویوز کے علاوہ خود ان کے اپنے لکھے ہوئے مضامین بھی شامل ہیں جو ان کے ادبی نقطۂ نظر اور فن و حیات کے بارے میں نظریات کے سلسلے میں قاری کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس خصوصی شمارے میں زندگی کے شب و روز کے ساتھ ساتھ حمید کاشمیری کے فن کے تمام پہلوؤں اور شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ افسانے، ڈرامے، ناول اور مضامین وغیرہ کا الگ الگ جائزہ لیا گیا ہے۔ قارئین یقیناً جانتے ہوں گے کہ حمید کاشمیری ٹیلی ویژن کے معروف و مقبول لکھنے والوں میں شامل ہیں چنانچہ اس خصوصی شمارے کا بڑا حصہ ان کے ٹی وی ڈراموں اور ان سے متعلق مضامین پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اب تک ٹیلی ویژن کے جو ڈرامے تحریر کئے ہیں اور جن کہانیوں کی ڈرامائی تشکیل کی ہے ان سب کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے اسٹیج اور ریڈیو ڈراموں کے بارے میں بھی معلومات درج ہیں۔ مختصر طور پر یہ جان لیں کہ اس شمارے میں ان کی شخصیت اور ادبی تخلیقات کا بھرپور اور مکمل جائزہ پیش کیا گیا ہے جن کی تفصیل کو ان چند سطور میں قلم بند نہیں کیا جا سکتا۔ حمید کاشمیری کی نجی اور ادبی زندگی سے متعلق بہت سی تصاویر بھی شامل ہیں۔ ٹیلنٹس گلڈ کا یہ اقدام یقیناً قابل تعریف اور قابل تقلید ہے کہ اس نے فن کاروں کی ادبی، علمی اور فنی خدمات کا اعتراف ان کی زندگی ہی میں کیا ہے۔

تذکرۃ الصالحین

تالیف:۔مولوی حبیب اللہ مختار

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

رجسٹرڈ نمبر SS-025 فون 2637111 2637119

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

قیمت 7 روپے

جلد 65 | جمعہ یکم ربیع الاول 1422ھ 25 مئی 2001ء | نمبر 142

حمید کاشمیری نے جدید اردو ادب کیلئے اہم کام کیا، جمیل جالبی

اتنا بڑا افسانہ نگار جائز مقام سے محروم ہے، شوکت صدیقی، خیر و شر کی کشمکش کو دیانت سے لکھا، زاہدہ حنا

ان کے افسانے معاشرے کا اصل چہرہ دکھاتے ہیں، تقریب سے حمایت علی شاعر، بجیا اور دیگر کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز دانشور پروفیسر ڈاکٹر جمیل جالبی نے کہا ہے کہ حمید کاشمیری نے ناول، افسانہ اور ڈرامہ کے ذریعے جدید اردو ادب کیلئے اہم کام کئے ہیں اپنے تخلیقی عمل کی بنیاد افسانہ پر قائم کی ہے یہ بات انہوں نے ٹیلنٹس گلڈ کے مجلہ ''شخصیت'' کے حمید کاشمیری نمبر کی تقریب اجرا میں صدارتی خطبہ میں کہی، مہمان خصوصی شوکت صدیقی تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حمید کاشمیری کو چاہئے کہ کراچی کے موضوع پر ایک لازوال ناول تخلیق کریں اور اس شہر کو علامت کے طور پر استعمال کر کے 50 رسال کی سچی کہانی پیش کریں۔ شوکت صدیقی نے کہا کہ حمید کاشمیری ڈرامہ نگار، ناول نگار کی حیثیت سے بھی شہرت رکھتے ہیں مگر ان کی بنیاد افسانہ نگاری ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ اتنا بڑا افسانہ نگار اس منصب اور مقام سے محروم ہے، جس کا وہ مستحق ہے۔ کالم نگار زاہدہ حنا نے کہا کہ حمید کاشمیری نے خیر و شر کی کشمکش کو اتنی قوت اور دیانت سے لکھا ہے کہ بہت سوں کے دل منور ہوئے۔ حمایت علی شاعر نے کہا کہ حمید کاشمیری کے تمام افسانے معاشرے کا اصل چہرہ دکھاتے ہیں

باقی صفحہ 10 کالم 1 پر

بقیہ:- جمیل جالبی

سچ کے اس روپ نے قلم کو دل کی زبان بنا دیا ہے۔ حمید کاشمیری نے کہا کہ قلم کو اپنا پیشہ نہیں بنایا بلکہ ہمیشہ انسان اور انسانیت سے رشتے قائم رکھے۔ اس موقع پر حمید کاشمیری کی اہلیہ نے کہا کہ حمید کاشمیری اپنی تمام تر مصروفیت اور شہرت کے باوجود اچھے باپ، بہترین شوہر اور کامیاب انسان ہیں۔ اداکار طلعت حسین نے کہا کہ حمید کاشمیری بہت مستحکم ٹیلی پلے لکھتے ہیں کسی دوسرے ٹی وی ڈرامہ نگار کو اس قدر دسترس حاصل نہیں ہے۔ ڈرامہ نگار فاطمہ ثریا بجیا نے کہا کہ ٹیلنٹس گلڈ کے شفیق الزماں نے فن کاروں کو زندگی میں پذیرائی بخشنے کا اچھا سلسلہ شروع کیا ہے حمید کاشمیری بہت اچھے افسانہ نگار اور خوش نصیب انسان ہیں۔ تقریب سے تاجدار عادل اور ٹیلنٹس گلڈ کے شفیق الزماں نے بھی خطاب کیا جبکہ نظامت آغا مسعود حسین نے کی۔

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جمعہ یکم ربیع الاول 1422ھ 25 مئی 2001

حمید کاشمیری کے ڈراموں میں افسانہ نگاری نظر آتی ہے شوکت صدیقی

جدید اردو ادب کا مشہور نام حمید کاشمیری ہے ڈاکٹر جمیل جالبی

ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے حمید کاشمیری پر مجلّہ شخصیت کی تقریب رونمائی سے مقررین کا خط

کراچی (رپورٹ ○ سلیم احمد صدیقی) حمید کاشمیری کے ڈراموں میں انکی افسانہ نگاری بخوبی نظر آتی ہے' ان سے میرا رشتہ نصف صدی سے ہے وہ بحیثیت ادیب افسانہ نگار' کالم نگار اور ڈرامہ نگار کامیاب ہیں' ان خیالات کا اظہار معروف افسانہ و ناول نگار شوکت صدیقی نے ہوٹل آواری ٹاور میں ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے معروف افسانہ ناول اور ڈرامہ نگار حمید کاشمیری کے فن و شخصیت پر مجلّہ شخصیت کی تقریب رونمائی سے خطاب کرتے ہوئے کیا ڈاکٹر جمیل جالبی نے کہا کہ حمید کاشمیری کی شخصیت اس مجلّے میں سمٹ آئی ہے ایسے امور سے فنکاروں اور ادیبوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں' حمید جدید اردو ادب کا مشہور نام ہے ان کی شہرت میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے' حمید کاشمیری نے کہا کہ شفیق الزماں نے میری شخصیت پر خاص نمبر نکالا جو ان کی کاوش کا منہ بولتا ثبوت ہے' انہوں نے کہا کہ ہمیں مکڑیوں کی مانند اپنے ہی جال میں زندہ نہیں رہنا چاہئے' بلکہ شہد کی مکھیوں کی طرح محنت کر کے شہد جیسی میٹھی شے حاصل کرنا چاہئے اور اس کے موم سے زندگی کی شمع کو روشن رکھنا چاہئے' حمایت علی شاعر نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں ٹی وی کے بارے میں ایک خاص طبقہ اچھی رائے نہیں رکھتا ہے' حمید کاشمیری کا شمار ہمارے کے چند بڑے ڈرامہ نگاروں میں ہوتا ہے' اس موقع پر فا ثریا بجیا' طلعت حسین' تاجدار عادل' زاہدہ حنا' آغا مس حسین' شفیق الزماں' اختر علیم سید نے بھی خطاب کیا' تقر میں جمیل الدین عالی' ڈاکٹر زمان نجمپوری' صبیح محسن' انور رومی' سید عبد الباسط بھی شریک تھے۔



ہوٹل آواری ٹاور میں منعقدہ مجلّہ شخصیت کی تقریب رونمائی کے موقع پر جمیل جالبی' حمید کاشمیری کو کتاب پیش کر رہے ہیں اس موقع پر شفیق الزماں اور شوکت صدیقی بھی موجود ہیں (تصویر قومی اخبار)

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED سندھ کا دوسرا سب سے بڑا اخبار

Daily QAUMI AKHBAR Karachi

ایڈیٹر الیاس شاکر

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جلد نمبر ۵ | ہفتہ ۴ر جمادی الاول ۱۴۱۳ھ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء قیمت 2 روپے | شمارہ ۱۳



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام احمد رشدی کی یاد میں منعقدہ محفل موسیقی میں گلوکارہ بشریٰ سلمان اور ابن حسن اپنی گائیکی کا مظاہرہ کررہے ہیں جبکہ تصویر میں گلوکار محمد علی اور موسیقار نیاز احمد بھی نمایاں ہیں (تصویر قومی اخبار)

احمد رشدی جیسے گلوکار اب نظر نہیں آتے نیاز احمد

ٹیلنٹس گلڈ کی محفل موسیقی سے شفیق الزماں زبیر الدین انور علی رومی کا خطاب

گلوکار محمد علی بشریٰ سلمان اور ابن حسن نے بھرپور گائیکی کا مظاہرہ کیا

کراچی (رپورٹ ○ ہیشان صدیقی) ممتاز موسیقار نیاز احمد نے کہا ہے کہ دنیائے موسیقی میں احمد رشدی کو جو منفرد اور نمایاں مقام حاصل ہے وہ کم گلوکاروں کو حاصل ہو سکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی گائیکی پر عبور رکھتے تھے۔ یہ بات انہوں نے ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منعقدہ "ایک شام احمد رشدی کے نام" میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تو محفلوں میں اتنے سننے والے نہیں ہوتے جتنے گلوکار ہوتے ہیں۔ مگر اچھے گائیک اب کم کم سامنے آتے ہیں۔ ٹیلنٹس گلڈ کے چیئرمین شفیق الزماں نے کہا کہ احمد رشدی کے فن کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اس محفل کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جنرل سیکریٹری ٹیلنٹس گلڈ نیوز کاسٹر زبیر الدین نے کہا کہ رشدی منفرد گلوکار تھے۔ انور علی رومی نے احمد رشدی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صاحب طرز گائیک تھے۔ انہیں پاپ سنگنگ اور غزل کی گائیکی میں بھرپور قدرت حاصل تھی۔ بعد ازاں گلوکار ابن حسن، گلوکارہ بشریٰ سلمان اور گلوکار علی نے خوب صورت گائیکی کا مظاہرہ کیا۔ گلوکار محمد علی نے دھکی پریم نگری کے مقبول گیت "دنیا کسی کے پیار میں" گا کر بے پناہ داد سمیٹی۔

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

جلد 61 | منگل 21 ربیع الثانی 1418ھ 26 اگست 1997ء | نمبر 230

نغمہ نگار فیاض ہاشمی کیساتھ ایک شام

کراچی (پ ر) ٹیلنٹس گلڈ میوزک اکیڈمی، آرٹس کونسل آف پاکستان کے تعاون سے معروف نغمہ نگار سید فیاض ہاشمی کے ساتھ ایک شام 26 اگست بروز منگل 8 بجے شب آرٹس کونسل میں منعقد کر رہی ہے۔ نثار بزمی، سید کمال، سعید امرت، ابراہیم نفیس اور شمی فاروقی فیاض ہاشمی کے فن اور شخصیت پر گفتگو کریں گے جبکہ اکیڈمی کے فنکار ان کے مقبول گانے پیش کرینگے

Vol. XVIII, No. 36, September 6 — 12, 1997



An evening was organised in the honour of Syed Fayaz Hashmi at Arts Council by Talents Guild. Seen in the pictures are Shafiq-uz-Zaman, Syed Fayaz Hashmi, Zubair Uddin, Hashmat Hussain Jaffri.

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

رجسٹرڈ نمبر SS-025 فون 2637111 تا 2637119 ایڈورٹائزنگ ڈیکس 9 لائنیں

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

WEDNESDAY, OCTOBER 06, 2004.

فلم انڈسٹری کو سید کمال کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے، حمایت علی شاعر

انہوں نے کامیڈی ہیرو کا کامیاب تصور دیا، ندیم اور دیگر مقررین کا تقریب سے خطاب

کراچی (شوبز ڈیسک) معروف شاعر و نغمہ نگار حمایت علی شاعر نے کہا ہے کہ فنکاروں کی وہی قدر و منزلت اور اہمیت ہونی چاہئے جو ادیب اور شاعروں کی ہوتی ہے سید کمال نہ صرف بڑے اداکار بلکہ ذہین اور منفرد سوچ رکھنے والے ہدایت کار بھی ہیں اور فلم انڈسٹری کو ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے آرٹس کونسل میں فلم انڈسٹری کے ماضی کے مقبول اداکار سید کمال کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب سے اداکار ندیم اداکار شکیل، غالب کمال اور ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے بھی خطاب کیا۔ اداکار ندیم نے کہا کہ کمال بھائی پاکستان فلم انڈسٹری کے آج بھی ہیرو ہیں جنہوں نے فلم میں کامیڈی ہیرو کا ایک انتہائی کامیاب تصور دیا ان کی اداکاری منفرد اور دل کو چھو لینے والی ہوتی تھی۔ اداکار شکیل نے کہا کمال بھائی کے ساتھ میں نے فلم میں کام کیا ہے وہ کمال کے اداکار ہی نہیں بلکہ بلند پائے کے ہدایت کار بھی ہیں کمال بھائی ہماری فلمی دنیا کا ایک بڑا نام ہے۔ سید کمال نے کہا کہ میں فلم انڈسٹری کیلئے اب بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں ہماری فلم انڈسٹری کو نئے چہرے نئے رائٹر نئے ہدایت کاروں کی ضرورت ہے اس کے بغیر فلم انڈسٹری ترقی نہیں کر سکے گی۔ بعد ازاں محفل موسیقی میں معروف گلوکاروں نے کمال پر فلمائے گئے مقبول گانے پیش کئے۔

سوشل راؤنڈ اپ

اصید جہاں



WEEKLY AKHBAR-E-JEHAN.KARACHI

ہفت روزہ

کراچی

اخبارِ جہاں

11 - 17 JUNE 2001

Rs.25

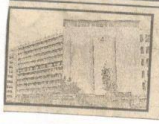
گزشتہ دنوں ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے افسانہ، ناول نگار اور ڈرامہ نویس حمید کاشمیری کے فن و شخصیت پر اپنے مجلہ شخصیت کا ایک ضخیم نمبر شائع کیا گیا جس کی تقریب رونمائی کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت ملک کے معروف دانشور اور محقق ڈاکٹر جمیل جالبی نے کی جبکہ مہمان خصوصی افسانہ نگار اور ناول نگار شوکت صدیقی تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حمید کاشمیری بنیادی طور پر افسانہ نگار ہیں اور انہوں نے جدید اردو ادب کے لئے بھی اہم کام کیا ہے۔ ان کے ناول، افسانہ اور ڈرامہ میں جدید ادب نمایاں نظر آتا ہے انہوں نے اپنے تخلیقی عمل کی بنیاد افسانہ پر قائم کی ہے ان کی کہانیوں میں حقیقت پسندی، گہرے تفکرات کا گہرا احساس اور تازگی کا پتہ چلتا ہے انہوں نے کہا کہ ان کے ڈرامے ہر دور میں دیکھنے والوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ اپنے افسانوں کو ڈرامہ کی شکل دینا بھی ہر کسی کی بات نہیں ہوتی لیکن ان کی کہانیاں جب ڈرامہ کی شکل میں ٹی وی اسکرین پر آتی ہیں تو اسے دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ مصنف نے جب اس کو کہانی کی صورت میں کتاب کے لئے لکھا ہوگا تو اس کا ہر منظر میں کچھ ہوگا جو کہ اسکرین پر دیکھا جا رہا ہے مہمان خصوصی افسانہ اور ناول نگار شوکت صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حمید کاشمیری بنیادی طور پر افسانہ اور ناول نگار ہیں لیکن انہیں اصل شہرت ڈرامہ نگاری سے ہی ملی انہوں نے کہا کہ حمید کاشمیری کی تحریروں میں ایک گہرائی اور کشش ہے جو ان کے ڈراموں میں جا بجا نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ حمید کاشمیری کے ڈراموں کا ناظرین کو انتظار رہتا ہے اور جو پڑھنے والے ان کے لکھے ہوئے ناول پڑھتے ہیں وہ بعد میں چاہتے بھی ہیں کہ اس کہانی کو اسکرین پر دیکھ کر وہ مزید دیکھنے کے ساتھ ساتھ پڑھنے کا لطف اٹھائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ناول اور اس پر بننے والے ڈرامہ ناظرین میں مقبولیت کی انتہا تک پہنچے ہیں۔ اس موقع پر حمید کاشمیری نے اپنے خطاب میں کہا کہ ٹیلنٹس گلڈ نے میری شخصیت کو مدنظر رکھ کر جو کتاب ترتیب دی ہے وہ میرے لئے قابل قدر ہے میں نے ابتداء میں اپنے ذہن میں یہ خواہش رکھی کہ کوئی ایسا کام کروں جو کہ بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے ہو اور میں جو کچھ بھی اپنے ارد گرد کے ماحول میں دیکھتا ہوں اس کو افسانے، ناول اور پھر ڈرامے میں دکھاتا ہوں اور یہ تمام کردار ہمارے اپنے ہی کردار ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے قلم کو اپنا پیشہ نہیں بنایا بلکہ ہمیشہ انسان اور انسانیت کے رشتے قائم کر رکھے ہیں۔ اس موقع پر حمید کاشمیری کی اہلیہ نے بھی انہیں اپنی مصروفیت کے باوجود ایک اچھا کامیاب انسان قرار دیا۔ کالم نگار زاہد مختا نے اپنے خطاب میں کہا کہ حمید کاشمیری کے ناولوں میں خیر و شر کی کشمکش جا بجا نظر آتی ہے اور ان کی تحریریں بھی ڈرامہ منظر نگاری رکھتی ہیں۔ ٹیلنٹس گلڈ کے جنرل سیکرٹری اختر علیم سید نے کہا کہ ہماری تنظیم نے فن کاروں کو ان کی زندگی میں ہی پذیرائی بخشنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کی پسندیدگی اور عمومی رائے نے ہمارے حوصلے بلند کئے ہیں اور ہم آئندہ بھی ایسی تقریبات منعقد کرتے رہیں گے اس موقع پر طلعت حسین، حمایت علی شاعر، فاطمہ ثریا بجیا، تاجدار عادل، شفیق الرحمان نے بھی حمید کاشمیری کے فن اور شخصیت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس تقریب کی نظامت آغا مسعود حسین نے کی۔



جیل میں قید ایک بچی مزار قائد کی سیر کے دوران بال سے کھیل رہی ہے۔

روزنامہ جرأت کراچی (2) 8 نومبر 2001ء

Daily JURA'AT کراچی جرأت





ٹیلنٹس گلڈ کراچی کے زیر اہتمام ایک شام شار بزمی کے نام کی تقریب میں شریک خواتین (تصاویر/سلیمان شاکر)

موجودہ دور میں موسیقی کی روح کو مجروح کیا جارہا ہے، شار بزمی

قابل احترام افراد کی پذیرائی ضروری ہے (شفیق الزماں) ہمارا مقصد اعتراف فن کو جلا بخشنا ہے، اختر عادل

کراچی (کلچرل رپورٹر) موجودہ دور میں موسیقی کی روح کو مجروح کیا جارہا ہے میں موجودہ موسیقی سے مطمئن نہیں ہوں موسیقی کو نقصان پہنچایا جارہا ہے ان

باقی صفحہ نمبر 7 بقیہ نمبر 22



ٹیلنٹس گلڈ کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ "شار بزمی کے نام ایک شام" کے موقع پر اگلے شاگردوں، مرجان، شمیم عادل، فیصل لطیف اور بینش کا تحائف دینے کے موقع پر شار بزمی کے ہمراہ گروپ فوٹو

شار بزمی کی دھنیں اسکرین پر دکھائی گئیں

کراچی (کلچرل رپورٹر) ٹیلنٹس گلڈ کراچی کی جانب سے موسیقار شار بزمی کے نام منعقدہ شام کے موقع پر شار بزمی کی موسیقی میں ترتیب دیے مقبول فلمی گیتوں کو

باقی صفحہ نمبر 7 بقیہ نمبر 25



"ایک شام شار بزمی کے نام" کے موقع پر شاگرد فن کا مظاہرہ کررہی ہے

بقیہ نمبر 25

اسکرین پر دکھایا گیا جس سے ماضی کی پاکستانی فلموں اور فلمسازوں کی یاد تازہ ہوگئی اس موقع پر اداکارہ رانی، شبنم، شمیم آراء، شاہد، وحید مراد، ندیم، محمد علی، ریگیلا پر فلمائے گئے گیتوں کو اسکرین پر دکھایا گیا جو کہ حاضرین نے بے حد پسند کئے بعد ازاں موسیقار شار بزمی [illegible] دوں فیصل لطیف، مرجان، شمیم ہاول، بنیش نے ان ہی گیتوں کو اپنی آواز میں گایا جن کی پرفارمنس کو بے حد پسند کیا گیا۔



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منعقدہ موسیقار شار بزمی کے نام ایک شام کے موقع پر شار بزمی، اختر عادل اور شفیق الزماں خطاب کررہے ہیں

روزنامہ جنگ کراچی

جمعرات 14 ربیع الاول 1422ھ 7 جون 2001ء

ایک شاندار شام



نرم گرم
☆☆☆
زاہدہ حنا

ہمارے ادیب، دانشور، مصور جب تک دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں ہم نادان کی تو قیر کرتے ہیں نہ انہیں تعظیم کے قابل سمجھتے ہیں۔ یہی لوگ جب اس جہاں سے گزر جائیں تو یہ بات کہتے نہیں تھکتے کہ ایک عظیم شخصیت ہمارے درمیان سے اٹھ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ میں شفیق الزماں صاحب کی قدر کرتی ہوں۔ شفیق نے یہ تہیہ کیا ہے کہ وہ زندہ اور موجود ادبی شخصیات کے ساتھ جلسے کریں گے اور ان کے فن اور شخصیت پر مجلے شائع کریں گے۔ یہ سلسلہ کئی برس پہلے اس وقت شروع ہوا جب انہوں نے حمایت علی شاعر پر ایک وقیع مجلہ مرتب کیا اور ایک شاندار تقریب منعقد کی، اس کے بعد کمال احمد رضوی کا نمبر آیا۔ یہ شفیق کی ہمت تھی کہ اداکار کے ساتھ ساتھ افسانہ نگار، ڈرامہ نگار اور مترجم کمال احمد رضوی سے بھی لوگ واقف ہوئے۔ ابھی چند دنوں پہلے ملک کے نامور افسانہ نگار اور ٹی وی کے مشہور و مقبول بکھاری حمید کاشمیری کا مجلہ شائع ہوا اور ان کے ساتھ شام منائی گئی جس کی صدارت ڈاکٹر جمیل جالبی کے حصے میں آئی۔ مہمان خصوصی شوکت صدیقی تھے۔ حمایت علی شاعر، فاطمہ ثریا صاحبہ، تاجدار عادل اور طلعت حسین نے حمید کاشمیری کے بارے میں بہت خوبصورت اور گہری باتیں کیں۔ اپنے طور پر میں نے بھی کچھ کہنے کی کوشش کی۔

میں نے حمید کاشمیری کے افسانے 64-62ء سے پڑھنا شروع کئے اور اس کے بعد سے اب تک ان کی قاری ہوں اور ناظر بھی۔ چند دنوں پہلے شائع ہونے والے مجلے میں شفیق الزماں نے ان کی شخصیت کے بارے میں اتنی متنوع تحریریں جمع کر دی ہیں کہ حمید کاشمیری ایک پہلو دار ہیرے کی طرح ہماری آنکھیں خیرہ کر دیتے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں ہیں جن کے اندر کا بچہ، آرام، اطمینان ان کے چہرے پر جھلکتا ہے۔ ان کا شانت چہرہ ہزاروں برس پہلے کے ان بھکشوؤں کی یاد دلاتا ہے جو باطن کی آنکھ سے دیکھتے تھے اور انسانوں کو ان کی تمام خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ قبول کرتے تھے۔

یقین نہیں آتا کہ حمید کاشمیری نے ہزاروں کردار تخلیق کئے، اچھے اور برے کردار، معصوم اور گناہ گار کردار، اس کے باوجود ان کے پاس کہانیوں کا خزانہ کم ہوا نہ ان کرداروں میں یکسانیت پیدا ہوئی۔ میں سوچتی ہوں کہ کیا کمال لکھنے والا ہے کہ پہلا کردار دوسرے سے اور چوتھا، چالیسویں سے منفرد اور مختلف ہے۔ میں خود بھی کہانیاں لکھتی ہوں اس لئے ان پر رشک کرتی ہوں کہ جب بھی وہ اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالتے ہیں ہر مرتبہ ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کہانی ہوتی ہے۔

حمید کاشمیری نے زندگی کہانیاں لکھنے اور کتابیں بیچنے سے شروع کی تھی، لیکن زندگی کسی کو بھی کہیں تک کر بیٹھنے کہاں دیتی ہے جو انہیں کتابوں کے اسی کھوکھے پر بیٹھے رہنے دیتی اور شہر کراچی بھی اس طرح سوتا جاگتا رہتا۔ افسانے بھلا کس ادیب کے گھر کی ضرورتیں پوری کر سکے ہیں، حمید کاشمیری بھی تلاش رزق میں نکلے تو ٹیلی ویژن کا رخ کیا۔ اب ان کی کہانیاں کم کم چھپتی ہیں لیکن ان کے لکھے ہوئے ڈرامے اور سیریل گھر گھر دیکھے جاتے ہیں۔ ہندوستان اور دوسرے براعظموں تک ان کے ڈراموں کی دھوم ہے۔ ایٹلی کی ایک کیوسک پر بیٹھنے والا اور روزدیدہ نگاہوں سے نازنینوں کو دیکھنے والا اب ٹیلی ویژن کی دنیا کا سیلبے بریٹی ہے۔ منی اسکرین پر جلوے دکھانے والی حسینائیں اس کے ڈراموں میں کام کرنے کی آرزو رکھتی ہیں اور "روٹی" بھی اب اپنے پیروں سے چل کر اس کے پاس آتی ہے۔

حمید کاشمیری نے کہانیاں کاتیں، ڈرامے بنے، ناول تراشے، کالم کاڑھے، جس میدان میں اترے نام پیدا کیا، جس کوچے سے گزرے وہاں نام دار ٹھہرے۔ کہانیاں ہوں یا ڈرامے یا ناول، سب ایک دوسرے کے شانے سے شانہ ملائے بڑھے چلے آتے ہیں اور اعلان کرتے جاتے ہیں کہ تخلیقی زندگی کا جو سفر اس شخص نے 50 کی دہائی میں شروع کیا تھا وہ جاری و ساری ہے نہ اس کے پاؤں تھکتے ہیں نہ قدم تھکتے ہیں اور نہ قلم کی روشنائی خشک ہوئی ہے۔ اپنے اسی قلم سے وہ کس روانی کے ساتھ ایسے کاری جملے لکھتا چلا گیا ہے۔

"اس وقت بظاہر پاکستان کا یا اور ملکوں کا مسئلہ روٹی نہیں ہے لیکن یہ کلیہ نہیں ایک سطحی نظریہ ہے۔ بادی النظر میں اگر دیکھا جائے تو پاکستانیوں کا پیٹ بھرا ہوا ہے اور روٹی ان کا مسئلہ نہیں۔ مسئلہ مکان کا ہے، اگر چھوٹا مکان ہے تو پھر بڑا مکان چاہئے، مکان کی آسائش و آرائش ہے۔ مسئلہ ٹی وی، وی سی آر، کپڑے دھونے کی مشین اور ڈیک کا ہے۔" قاضی صاحب رکے اور پھر بولنے لگے "مسئلہ کار کا ہے، پھر اچھی اور نئی کار کا ہے، پھر مسئلہ مہنگی کار کا ہے، مرسڈیز، بینز و کا پھر شاید ہیلی کاپٹر کی طرف بھی نگاہ جاتی ہے۔ بچوں کے لئے سوئمنگ پول لازمی ہونا چاہئے۔ سوئمنگ پول کے بغیر بچے زندہ رہ نہیں سکتے۔ لیکن بخردار روشن....." قاضی صاحب نے بولتے بولتے پھر توقف کیا، سانس لیا اور دوبارہ روشہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے "لیکن یہ سب کچھ اس وقت ہوتا ہے جب پیٹ میں روٹی ہو بجلی کے بغیر آدمی نے پوری تاریخ گزار دی، بینز و اور مرسڈیز کے بغیر آپ پوری زندگی گزار سکتے ہیں۔ ٹی وی اور وی سی آر کے وجود میں آنے سے پہلے بھی لوگ زندہ تھے لیکن روٹی کے بغیر کوئی ایک دن زندہ رہ سکا ہے اور کوئی دو دن گزار لے گا مگر تیسرے دن مر جائے گا۔ چند روسہ گھنٹے کا روزہ رکھنے کے بعد افطاری کے وقت تو اکثر لوگوں پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے۔ ہم نے قحط کے زمانے میں سونے کی پلیٹوں کے بدلے ایک روٹی مانگتے لوگوں کو دیکھا ہے، خوش نصیب لوگ ہو کہ تم نے قحط نہیں دیکھا۔"

ان کاٹ دار جملوں اور زہریلی کہانیوں کو لکھنے والا زندگی کے سفر میں بہت آگے نکل آیا ہے، وہ جس نے مری کی پہاڑیوں میں آنکھ کھولی تھی، صنوبر کے پیڑوں کے سائے میں ہوش سنبھالا تھا اور آسمان سے گرتی ہوئی برف کو ہتھیلیوں میں سمیٹا تھا، اب اس کے سر پر وقت کی برف جم چکی ہے، اس نے شہرت عام کے ایوان کی دیوار پر اپنا نام اپنے قلم سے کندہ کیا ہے، وہ یہ بات مانے یا نہ مانے لیکن اس کے ساتھی اس کے بڑھنے والے، اس کے تراشے ہوئے کرداروں کو ٹیلی ویژن اسکرین پر دیکھنے والے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ ایک مشہور اور مقبول لکھنے والا ہے۔

اس مشہور اور مقبول لکھنے والے کے ساتھ پچھلے برس یعنی سنہ 2000ء میں اے آر وائی گولڈ نے دبئی میں جشن منایا اور دس ہزار ڈالر کا انعام دیا اور اب جبکہ 2001ء ہے ایک اور ادبی تنظیم نے حمید کاشمیری کی شخصیت پر ایک شایان شان اور ضخیم مجلہ مرتب کیا، چند دنوں پہلے اس مجلے کی شاندار تقریب رونمائی ہوئی اور یوں حمید کاشمیری کو اس شہر نے چاہا اور سراہا جس میں وہ اپنی زندگی کی نصف صدی گزار چکے ہیں۔

معروف ادیب اور شاعر ادیب سہیل نے ان کے بارے میں بڑے کانٹے کی بات لکھی ہے کہ "وہ ناول لکھ رہے ہوں یا ڈرامہ اور افسانے تخلیق کر رہے ہوں، ان کی نظری استقامت انہیں کہیں اپنے موقف سے ہٹنے نہیں دیتی، اسی لئے ہر کہانی خواہ وہ ناول کی شکل میں ہو، افسانوی یا ڈرامائی قالب میں، اپنی چرب نوائی پوری دردمندی کے ساتھ کرتی ہے۔ ان کی تحریروں میں ترقی پسندی کی لہر فیشن کے طور پر استعمال نہیں ہوئی، اسے زندگی پسندی کے مفہوم میں برتا گیا ہے، یہ ان کی سوچ کا حصہ اور لہو کا مطالبہ ہے، اپنی افتادِ طبع کی وجہ سے حمید کاشمیری کا لب و لہجہ نثر میں فیض اور مخدوم کی ترجمانی کرتا ہے۔"

میں سمجھتی ہوں کہ لکھنے والے کے قلم کی روشنی اگر کسی انسان کے اندر اجالا کر دے تو وہ کامیاب لکھنے والا ہے۔ حمید کاشمیری نے خیر و شر کی کشمکش کو اتنی قوت اور دیانت سے لکھا ہے کہ انہوں نے یقیناً بہت سے دلوں کو منور کیا ہوگا۔ ایسا لکھنے والا تحسین و تکریم دونوں کا حق دار ہے۔ حمید کاشمیری شاد آباد رہیں، ان کا قلم اسی روانی سے چلتا رہے اور زندہ و توانا، ادب پر تی کی یہ روایت بھی قائم و دائم رہے۔

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

قیمت 10 روپے

SUNDAY FEBRUARY 15, 1998

ثقافتی خبریں

استاد سلامت حسین کے اعزاز میں تقریب

کراچی (شوبز ویک) ٹیلنٹس گلڈ آرٹس کونسل آف پاکستان کے تعاون سے بعد ۲۰ فروری کو ۷ بجے شام عالمی شہرت یافتہ فنکار استاد سلامت حسین (ہارمونی نواز) تحفہ حسن کارکردگی کے اعزاز میں ایک تقریب پذیرائی اور ان کی موسیقی میں ترتیب دیا ہوا ایک آڈیو کیسٹ "صدا ابھرتی ہے" کی تقریب رونمائی آرٹس کونسل کراچی میں ہوگی۔ تقریب کی صدارت صوبائی وزیر تعلیم قاضی خالد علی کریں گے بعد سن فصوصی محترمہ شہلا رضا ڈائریکٹر جنرل نیشنل کونسل آف آرٹس ہوگی۔ دیگر مقررین میں قمر علی مہای، محسن علی، فائزہ ثریا بجیا، امیر امہ خان اور موسیقار نیاز احمد شامل ہیں جو استاد سلامت حسین کے فن اور شخصیت پر روشنی ڈالیں گے

ثقافتی خبریں

روزنامہ جنگ کراچی (8) اتوار یکم مارچ 1998ء

استاد سلامت حسین کے اعزاز میں تقریب

کراچی (شوبز ویک) آرٹس کونسل کراچی میں ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام استاد سلامت حسین (تحفہ حسن کارکردگی) ہارمونی نواز کے ساتھ تقریب پذیرائی اور ان کی موسیقی میں ترتیب دیا ہوا ایک آڈیو کیسٹ "صدا ابھرتی ہے" کی جس کے شاعر پروفیسر محمد رئیس علوی ہیں تقریب رونمائی ہوئی۔ مہمان محترمہ کشور ناہید فیصل آباد میں رہتے ہوئے نہ آسکیں اور ان کی جگہ مشہور ڈرامہ نگار محترمہ فائزہ ثریا بجیا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ انہوں نے خطاب میں کہا کہ جب فنکار کی پذیرائی ہوتی ہے تو وہ تازہ دم ہو جاتا ہے اسے اپنی محنت اور ریاضت کا ثمر حاصل ہوتا ہے۔ استاد سلامت حسین اپنے فن کے ماہر ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔ تقریب سے موسیقار نیاز احمد، استاد امیر احمد خان، پروفیسر محمد رئیس علوی نے بھی خطاب کیا۔ استاد سلامت حسین نے اس موقع پر ٹیلنٹس گلڈ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ فن مسلسل جدوجہد کے بعد حاصل ہوتا ہے لیکن موجودہ دور میں لوگ راتوں رات فن حاصل کرنے کی تمنا کرتے ہیں۔ اس موقع پر محفل موسیقی کا اہتمام کیا گیا جس میں گلوکارہ عمی بہار بانو، آصف علی، انتظار حسین، شمیم وارثی اور استاد سلامت حسین نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔



فائزہ ثریا بجیا، استاد سلامت حسین کو تحفہ دے رہی ہیں

TG
TALENTS GUILD
A - 1, Muneer Garden Block - 18, Gulshan-e-Jauhar, Karachi.
Phone : 8117652

Ref. No. _____ Date 14/6/98

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED سندھ کا دوسرا سب سے بڑا اخبار
Daily QAUMI AKHBAR Karachi
ایڈیٹر الیاس شاکر
روزنامہ قومی اخبار کراچی
جلد نمبر 10 | اتوار 18 صفر المظفر 1419ھ 14 جون 1998 قیمت 3 روپے | شمارہ 233



ہوٹل نوواری ناور میں میلنٹس گلڈ کی جانب سے کمال احمد رضوی کی شخصیت پر شائع ہونے والی کتاب کمال احمد رضوی کو پیش کی جارہی ہے

کمال احمد رضوی پاکستان میں ڈرامہ نگاری کے حوالے سے سب سے بڑا نام ہے' ڈاکٹر فرمان

پی ٹی وی نے میرے ڈرامے اسلئے ضائع کردیئے کہ انکے پاس اضافی کیسٹ نہیں تھی' کمال رضوی

میں ہارا نہیں' زندگی کا کھیل اسوقت تک کامیابی سے جاری رہیگا جب تک پردہ نہیں گرتا

مجلہ "شخصیت" کمال احمد رضوی کی تقریب رونمائی سے اداکار شکیل اور دیگر کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز ادیب و ڈرامہ نگار کمال احمد رضوی (الن) نے کہا ہے اب مزاج تبدیل ہوگئے ہیں لوگوں میں واضع داری بھی ختم ہوگئی ہے اب لوگ صرف آج کی بات کرتے ہیں صرف اور صرف آج کی وہ جمعہ کے روز نواری ناور میں مجلہ " شخصیت" کمال احمد رضوی نمبر کی تقریب رونمائی سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے ٹیلی ویژن کی ناقدری کا گلہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے میرے ڈرامے اس لئے ضائع کردیئے کہ ان کے پاس کیسٹ نہیں تھی انہوں نے کہا کہ میں ہارا نہیں میرا زندگی کا کھیل جاری ہے اور اس وقت تک کامیابی سے جاری رہے گا جب تک پردہ نہیں گرتا ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کمال احمد رضوی پاکستان میں ڈرامہ نگاری کے حوالے سے سب سے بڑا نام ہے اداکار شکیل نے کہا کہ ہم نے کمال احمد رضوی سے بہت کچھ سیکھا وہ ہمارے لئے سرمایہ ہے اداکار طلعت حسین نے کہا کہ کمال احمد رضوی ایک ادارہ ہیں آغا مسعود حسین نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے استحصالی قوتوں کے خلاف علم جہاد کیا تقریب سے بیگم کمال احمد رضوی' محسن علی' علی نواز وفائی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

Daily QAUMI AKHBAR Karachi

ایڈیٹر ایاس شاکر

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جلد نمبر 9 | جمعہ 24 ربیع الثانی 1418ھ 29 اگست 1997ء قیمت 3 روپے | شمارہ 307

فنکار اور شاعر کو کبھی سیاسی نظر سے نہ دیکھیں وہ محبت کا پیغام دیتا ہے' فیاض ہاشمی

فیاض ہاشمی کے اعزاز میں تقریب سے سید کمال' ابراہیم نفیس' نثار بزمی' حشمت جعفری' شبی فاروقی کا خطاب

کراچی (رپورٹ ○ پرویز مظہر) ینگ ٹیلنٹ گلڈ کی جانب سے گزشتہ روز آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی میں نامور نغمہ نگار' مصنف اور مکالمہ نگار فیاض ہاشمی کی خدمات کو سراہتے ہوئے ایک شام منائی گئی۔ اس پُروقار تقریب کے مہمان خصوصی کراچی ٹیلی ویژن کے جنرل منیجر عبدالکریم بلوچ تھے۔ ینگ ٹیلنٹ گلڈ کے صدر زبیرالدین نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے شفیق الزماں نے کہا کہ فیاض ہاشمی فن اور ادب کے حوالے سے ایک ایسا نام ہے جو قابل فخر شخصیت کے طور پر برصغیر میں منفرد مقام رکھتے ہیں انہوں نے لازوال گیت لکھے جو آج بھی سننے والوں میں بے حد مقبول ہیں۔ آرٹس کونسل کی میوزک کمیٹی کے سربراہ حشمت حسین جعفری نے کہا کہ فیاض ہاشمی نے اپنی زندگی شعر وادب کے لئے وقف کردی۔ فلمساز اداکار سید کمال نے کہا کہ فیاض ہاشمی نے میری پہلی فلم "زمانہ کیا کہے گا" کے خوبصورت گیت تحریر کئے وہ گزشتہ نصف صدی سے بطور شاعر بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اداکار ابراہیم نفیس نے کہا کہ فیاض ہاشمی نے فلمی شاعری کی بنیاد رکھی وہ البیلے اور طربیہ اشعار بہت عمدگی سے تحریر کرتے ہیں۔ مہمان خصوصی عبدالکریم بلوچ نے کہا کہ فیاض ہاشمی 50 سال سے اپنی شاعری سے وطن کی خدمت کررہے ہیں مجھے خوشی ہوگی اگر وہ ٹیلی ویژن کے لئے اپنی شاعری سے ہمیں خدمت کا موقع دیں



ٹیلنٹس گلڈ میوزک اکیڈمی آرٹس کونسل آف پاکستان کے زیر اہتمام سید فیاض ہاشمی کے ساتھ ایک شام کی تقریب میں سید فیاض ہاشمی خطاب کررہے ہیں (تصویر قومی اخبار)



قطعہ

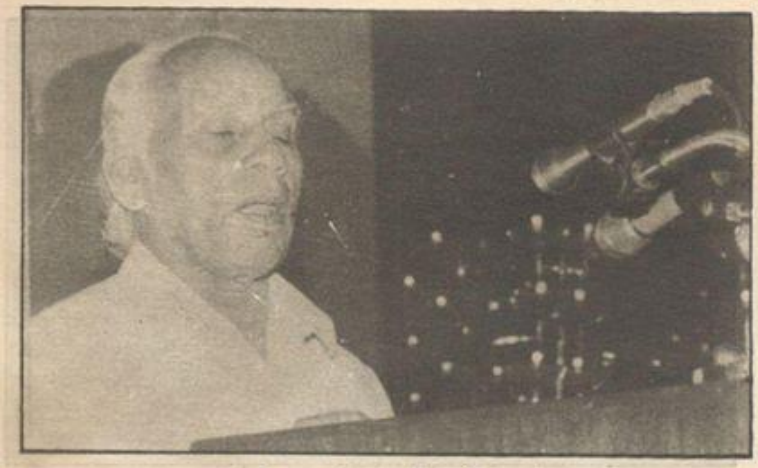
حمایت علی شاعر کی ستّرویں سالگرہ پر

حرف سپاس پیش کریں اور بصد خلوص
بندے کی بندگی کو' خدا کی خدائی کو
ستّر کے آپ ہوگئے شاعر بفضلہ
انیس سو چھیانوے' چودہ جولائی کو

مقبول نقش

منیر نیازی کے پاس ایک ہی غزل ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں' دلاور فگار

منیر نیازی اتنے بڑے شاعر نہیں جتنے بڑے احمد ندیم قاسمی اور احمد فراز ہیں۔ منیر نیازی کے پاس ایک ہی غزل ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف مزاحیہ شاعر اور شہنشاہ ظرافت دلاور فگار نے منیر نیازی کے متنازعہ انٹرویو میں پوچھے گئے سوالات کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ کراچی میں کوئی شاعر نہیں ہے' غلط ہے اور بدنیتی پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محشر بدایونی تھے۔ جمیل الدین عالی ہیں اور اس کے علاوہ کراچی میں غزل کے ایسے اہم شاعر جو کہ درد' آتش اور سودا کی زمین میں غزل کہتے ہیں یعنی تابش دہلوی موجود ہیں انہوں نے کہا کہ کراچی میں حمایت علی



☆ ڈاکٹر فرمان فتح پوری تقریب رونمائی میں خطاب کر رہے ہیں

شاعر ہیں جو ایک مشکل بات کو بھی بڑے اچھوتے انداز میں بیان کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں محسن بھوپالی' سرشار صدیقی' سحر انصاری' جون ایلیاء' پیرزادہ قاسم اور انور شعور جیسے شعراء کیا آج تک منیر نیازی کی سمجھ میں نہیں آئے ہیں۔ انہوں نے منیر نیازی کے خیالات پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے قتیل شفائی بھی بہت پسند ہے جو کہتا ہے کہ۔

دنیا میں قتیل اس سا منافق نہیں کوئی
جو ظلم تو سہتا ہے' بغاوت نہیں کرتا

منیر نیازی کون ہیں کیا وہ ادیب وغیرہ ہیں' خالد علیگ

منفرد لہجے کے معروف ترقی پسند بزرگ شاعر خالد علیگ نے منیر نیازی کے اس بیان پر کہ کراچی میں کوئی شاعر نہیں ہے' پر اظہار خیال کرتے ہوئے بے ساختہ کہا کہ یہ منیر نیازی کون ہیں؟ کیا کوئی ادیب وغیرہ ہیں؟ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سلسلہ کی تقریب کی صدارت کے موقع پر چائے کے وقفے کے دوران دنیائے ادب کے ایک سوال کے جواب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھائی میں نے تو ان کی شاعری بھی نہیں پڑھی ہے اس لئے مجھے آپ میں سے کوئی شاعر بتائیں کہ وہ کیسے شاعر ہیں۔

جمشید مسرور کے لئے ثقافتی ایوارڈ برائے ادب ۱۹۹۶ء

معروف شاعر جمشید مسرور کو گذشتہ دنوں اوسلو شہر کی جانب سے ثقافتی ایوارڈ برائے ادب ۱۹۹۶ء اور ایک لاکھ روپے نقد انعام دیا گیا۔ مذکورہ ایوارڈ سٹی ہال کے ایک بارونق اجتماع میں اوسلو کے لارڈ میئر Per Ditten Simonsen نے دیا۔ مذکورہ ایوارڈز اور انعامات کا سلسلہ ۱۹۲۹ء میں شروع کیا گیا تھا جو ہنوز پابندی اور کامیابی سے جاری ہے یہ ایوارڈ اوسلو شہر میں اعلیٰ خدمات کے اعتراف کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر جمشید مسرور نے اردو زبان میں حاضرین سے خطاب کیا اور محفل کو کشت زعفران بنا دیا۔

قمر ساحری کی موج رواں شائع ہوگئی

معروف شاعر قمر ساحری کا مجموعہ رباعیات "موج رواں" شائع ہوگیا ہے مذکورہ مجموعے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الف تا ی پہلی مرتبہ رباعیات شامل کی گئی ہیں اس طرح اردو ادب میں یہ ایک اہم نادر کتاب ہے۔ "موج رواں" میں قمر ساحری نے نعتیں' غزلیں اور مثنویاں بھی شامل کی ہیں۔

قومی اخبار کراچی

31 اکتوبر 1992



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام احمد رشدی کی یاد میں منعقدہ محفل موسیقی میں گلوکارہ بشریٰ سلمان اور ابن حسن اپنی گائیکی کا مظاہرہ کررہے ہیں جبکہ تصویر میں گلوکار محمد علی اور موسیقار نیاز احمد بھی نمایاں ہیں (تصویر قومی اخبار)

احمد رشدی جیسے گلوکار اب نظر نہیں آتے نیاز احمد

ٹیلنٹس گلڈ کی محفل موسیقی سے شفیق الزماں، زبیر الدین اور علی رومی کا خطاب

گلوکار محمد علی، بشریٰ سلمان اور ابن حسن نے بھرپور گائیکی کا مظاہرہ کیا

کراچی (رپورٹ ○ ذیشان صدیقی) ممتاز موسیقار نیاز احمد نے کہا ہے کہ دنیائے موسیقی میں احمد رشدی کو جو منفرد اور نمایاں مقام حاصل ہے، وہ کم گلوکاروں کو حاصل ہوسکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی گائیکی پر عبور رکھتے تھے۔ یہ بات انہوں نے ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منعقدہ "ایک شام احمد رشدی کے نام" میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تو محفلوں میں اتنے سننے والے نہیں ہوتے جتنے گلوکار ہوتے ہیں۔ مگر اچھے گائیک اب کم کم سامنے آتے ہیں۔ ٹیلنٹس گلڈ کے پیٹرن شفیق الزماں نے کہا کہ احمد رشدی کے فن کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اس محفل کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جنرل سیکریٹری ٹیلنٹس گلڈ نیوز کاسٹر زبیر الدین نے کہا کہ رشدی منفرد گلوکار تھے۔ انور علی رومی نے احمد رشدی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صاحب طرز گائیک تھے۔ انہیں پاپ سنگنگ اور غزل کی گائیکی میں بھرپور قدرت حاصل تھی۔ بعد ازاں گلوکار ابن حسن، گلوکارہ بشریٰ سلمان اور گلوکار علی نے خوب صورت گائیکی کا مظاہرہ کیا۔ گلوکار محمد علی نے دھکی پریم نگری کے مقبول گیت "دنیا کسی کے پیار میں" گا کر بے پناہ داد سمیٹی۔

ماہنامہ "وطن" لندن اکتوبر 1996

تبصرہ: عمران الارشد لندن
نام کتاب: شخصیت
صفحات: 620
نگراں: شفیق الزمان
مرتب: انور جبیں قریشی
ناشر: زیر اہتمام ٹیلنٹس گلڈ کراچی
1-8 منیر گارڈن بلاک 18 گلستان جوہر
کراچی (پاکستان)

"ٹیلنٹس گلڈ کراچی" گزشتہ بائیس برس سے ادبی ثقافتی اور سماجی حوالے سے مختلف پروگرام کی تشکیل دے رہی ہے اس تنظیم کے تحت ڈرامے مشاعرے ادبی سیمینار منعقد ہوتے رہے ہیں اس کے صدر شفیق الزمان' جنرل سیکرٹری زبیر الدین اور پروگرام پروڈیوسر اختر عادل ہیں گلڈ نے ادبی پروگرام کے تحت ایک نئی روایت کا آغاز کیا ہے گلڈ نے ایک نیا رسالہ "شخصیت" کے نام سے شائع کیا ہے اس مجلہ کا آغاز ملک کی مشہور ادبی شخصیت حمایت علی شاعر نمبر نکال کر اردو ادب پر بڑا احسان کیا ہے۔

حمایت علی شاعر ادبی دنیا میں ایک معتبر نام ہے یہ ایک منفرد لہجہ کا خوش خیال' خوش بیان' شاعر' نقاد' صحافی' قلم کار' محقق' مدرس افسانہ نگار ہے کئی کتابوں کا مصنف بے شمار مضامین کا قلم کار ہے۔ اس رسالہ کا یہ پہلا شمارہ 620 صفحات پر حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

حمایت علی شاعر موجودہ دور کی بڑی علمی شخصیت ہے بقول پروفیسر ممتاز حسین "حمایت کی شاعری اگر ایک طرف خود نوشت سوانح عمری ہے تو دوسری طرف قومی آئینہ بھی"۔

مکتوبات میں مولوی عبدالحق حفیظ جالندھری' احسان دانش میرزا ادیب مخدوم محی الدین کے علاوہ اور بڑے گراں قدر دانشوروں کے خطوط بھی شامل ہیں اور ان کی آراء' حمایت کی ادبی تخلیقات پر ملتی ہیں ہم عصر ادیبوں کے خطوط شامل کر کے مرتب نے بتانا چاہا ہے کہ حمایت علی شاعر کے ساتھی بھی ان سے کتنا پیار کرتے ہیں یہ خطوط کچھ ذاتی نوعیت کے ساتھ ادبی حوالے سے بھی ہیں

تبصرے کے زیر عنوان سجاد ظہیر' ڈاکٹر سید عبداللہ' احمد ندیم قاسمی' امجد اسلام امجد کے تبصرے جو کئی اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں وہ بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ حمایت علی شاعر کی ادبی زندگی کی ابتداء افسانہ نگار کی حیثیت سے ہوئی یہ وہ زمانہ تھا جب ترقی پسند تحریک اپنے عروج پر تھی اور حمایت بھی تحریک میں شامل تھے انہوں نے اس دور میں کئی اعلیٰ معیاری افسانے لکھے ہیں ہیں جو ہندوستان کے معیاری ہفت روزہ اور ماہناموں میں شائع ہوتے رہے اس دور کے چند افسانے بھی اس کتاب میں شامل ہیں اسی طرح ان کے تحقیقی تنقیدی مضامین اور کئی کتابوں کے دیباچے شامل کر کے مرتب نے حمایت کی شخصیت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔

شعری انتخاب جناب محمت بریلوی کا ہے انہوں نے حمایت علی شاعر کے شعری انتخاب میں طویل نظمیں' قطعات' نثری نظمیں اور ثلاثیاں کا انتخاب شامل ہے۔ ثلاثی کی ایجاد کا سہرا حمایت علی شاعر کے سر ہے یہ صنف ثلاثی حمایت نے 1961ء میں اختراع کی اور آج ہمارے معتبر شعراء بھی بڑے ذوق اور شوق سے ثلاثیاں لکھ رہے ہیں۔

اس کتاب کے آخری حصہ میں انگریز مضامین جو مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے ہیں اس کی فہرست اور ان مضامین کو بھی شامل کتاب کر دیا گیا ہے۔

غزل

ہر چہرے کو آئینہ جاں کر نہیں سکتے
پتھر پہ تو شیشے کا گمان کر نہیں سکتے

احساس کی شدت کو عیاں کر نہیں سکتے
جو دل پہ گزرتی ہے بیاں کر نہیں سکتے

اک شوق جنوں نے ہمیں چھوڑا نہ کہیں کا
اظہار تمنا بھی یہاں کر نہیں سکتے

یہ کیسی سزا ہم کو محبت میں ملی ہے
محفل میں تری آہ و فغاں کر نہیں سکتے

ناحق ہی تڑپیں گے محبت میں کسی کے
اس درد کا درماں بھی یہاں کر نہیں سکتے

گلشن کہنہ (لندن)

غزل

روشنی پر قتل کا الزام ہے
خون میں ڈوبی سحر اور شام ہے

جابجا انسانیت کی دھجیاں
ہر جگہ کہرام ہی کہرام ہے

آنکھ کی محراب اشکوں کے چراغ
اب یہی آغاز اور انجام ہے

چھوڑیئے اپنے وطن کی داستاں
اب قفس میں ہی مجھے آرام ہے

حسن ہے بے عیب راہی سر بہ سر
عشق تو الزام ہی الزام ہے

سوہن راہی (لندن)



☆ سوا چھ سو صفحات پر مشتمل ضخیم مجلہ شخصیت کے حمایت علی شاعر نمبر کی رونمائی ممتاز شاعر جمیل الدین عالی کے ہاتھوں عمل میں لائی جارہی ہے۔ اس موقع پر عالی جی' انور جمیں' حمایت علی شاعر اور شفیق الزماں

ہے کہ اس میں جوش کے گھر کا ایک ماہ کا خرچہ چل سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر حقیقتاً" بلند پایہ شاعر ہیں۔ مجھے اپنے اکثر معاصرین سے شدید قسم کی شکایتیں ہیں لیکن حمایت صاحب نے مجھے صرف ایک بار اپنے ترنم کی بدولت شکایت کا موقع دیا تاہم مجھے احساس ہوا کہ میری وہ شکایت غلط تھی لہٰذا آج میں ان سے معافی مانگتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ وہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اور بیرون ملک ان کی شناخت ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حمایت علی شاعر کو پرائڈ آف پرفارمنس کے معاملے میں نظر انداز کیوں کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حمایت علی شاعر کی صلاحیت اور محنت قابل داد ہے۔ وہ معاصرین کی تعریف میں بخل سے کام نہیں لیتے اور نہ منافقت کو راہ دیتے ہیں۔ قبل ازیں آغا مسعود حسین نے نظامت کے فرائض ادا کرتے ہوئے معراج الدین خان کو تلاوت کلام پاک کی دعوت دی۔ بعد ازاں لیلنس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے گلڈ کا تعارف اور اس کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ گلڈ گزشتہ ۲۲ برس سے ادبی' ثقافتی اور سماجی نوعیت کے پروگرام باقاعدگی سے منعقد کررہی ہے انہوں نے کہا کہ گلڈ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے شہر کے اہم اور معتبر دانشوروں اور فنکاروں کا نہ صرف بھرپور تعاون حاصل رہا ہے بلکہ کئی اہم شخصیات گلڈ سے وابستہ ہیں۔ شفیق الزماں نے کہا کہ انہوں نے اوائل برسوں میں معین اختر' شہزاد رضا' بشیر احمد' شیلو خاں اور مسعود خاں جیسے فنکاروں کو متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ لیلنس گلڈ کا موجودہ "شخصیت" کا حمایت علی شاعر نمبر دراصل ہمارے عہد کی اس بڑی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ہے جن کا ادبی سفر نصف صدی پر محیط ہے۔ انہوں نے مختلف اصناف ادب کے علاوہ ریڈیو' ٹیلی ویژن' اسٹیج اور فلم میں بھی اپنے قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ "شخصیت" کے مرتب انور جمیں قریشی نے اس موقع پر کہا کہ لیلنس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے حمایت علی شاعر جیسی ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں اس دستاویز کو مرتب کرنے کا کام مجھے سونپا اب اس کا فیصلہ تو آپ ہی کریں گے کہ میں کہاں تک کامیاب رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر نے کئی اہم کام کئے ہیں زندگی سے چوکھی کی لڑائی لڑی ہے۔ انہوں نے ایک عملی انسان' بڑے شاعر ادیب اور محقق کی حیثیت سے اپنے عہد کی تمام قد آور شخصیات کے سامنے اپنی ایک مستند حیثیت منوائی اور آج بھی بڑی بردباری سے اور توانائی کے ساتھ اپنی اس حیثیت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ انور جمیں قریشی نے مزید کہا کہ شاعر صاحب کی ستروین سالگرہ کے موقع پر میں انہیں

فی شمارہ : دس روپے

زیر اہتمام **افکار** کراچی

فاؤنڈیشن

۱۰۵/سی نیشنل آکو پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی - ۷۴۴۰۰

شخصیت

(حمایت علی شاعر نمبر)

(مجلہ)

مرتب : انور جمیل قریشی

صفحات : ۶۱۶ ● قیمت درج نہیں

زیر اہتمام : فیلنس گلڈ، ۱-۸ میز کارڈن، بلاک ۱۸ گلستان جوہر کراچی

فی زمانہ حمایت علی شاعر اردو کے ان معدودے چند باکمال شعراء میں سے ہیں جنھیں شعر و ادب کے ساتھ ساتھ بعض دیگر فنون میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی بھرپور داد اپنی زندگی ہی میں مل گئی ہے۔ ان کی تخلیقات کے انتخاب اور اُس داد و تحسین کو جو انھیں ملی ہے ایک زندہ و پائندہ گواہی کی صورت میں آنے والے زمانوں کے لیے محفوظ کر دینے کا سہرا فیلنس گلڈ کے سر جاتا ہے۔ فیلنس گلڈ کراچی

نکہت بریلوی — اپریل ——— ۱۹۸۶ء — نئی کتابیں

کی ایک ثقافتی تنظیم ہے جو گزشتہ ۲۲/۲۳ سال سے شعر و ادب اور دیگر فنون لطیفہ کے فروغ کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس تنظیم کا نیا پروگرام یہ ہے کہ ہر سال ادب و فن سے تعلق رکھنے والی ملک کی کسی اہم شخصیت پر ایک ضخیم مجلے کی صورت میں اس دستاویز مرتب کر کے شائع کی جائے جو اس شخصیت کی پوری زندگی کا احاطہ کرتے ہوئے اس کے فکری و فنی ارتقاء کی مکمل روداد ہو۔ اس پروگرام کا آغاز ۱۹۹۶ء میں حمایت علی شاعر کی کثیر الجہات شخصیت پر ایک ضخیم مجلے کی اشاعت سے کیا گیا ہے۔ ۱۴ جولائی ۱۹۹۶ء کو اس مجلے کی جس کا نام "شخصیت" اور ذیلی عنوان "حمایت علی شاعر نمبر" ہے شاندار تقریب رونمائی کراچی کے ایک پانچ ستاروں والے ہوٹل میں منعقد ہوئی۔

اس مجلے میں جو تیئیس ۲۳ ابواب اور ۶۱۶ صفحات پر مشتمل ہے، حمایت علی شاعر کی ذات اور شخصیت کے ہر پہلو اور فن کی ہر جہت پر سیر حاصل مواد مہیا کر دیا گیا ہے۔ پہلا باب "مہ کار سفتہ" ان کے ذاتی کوائف اور دوسرا باب "رودِ سرا" ان کے تفصیلی سوانحی خاکے پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب میں مجلے کے مرتب انور جمیل قریشی کی حمایت علی شاعر سے ایک طویل ملاقات کے دوران ہونے والی گفتگو شاعر کی فکر و فن کے بہت سے گوشوں کو روشن کرتی ہے۔ چوتھے باب میں "آئینہ در آئینہ" کے زیر عنوان حمایت علی شاعر کی منظوم خود نوشت سوانح حیات کے ابتدائی بارہ حصے شامل ہیں۔ یہ منظوم خود نوشت "ادبی دنیا" لاہور میں قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ پانچواں باب ان دو ابواب پر مشتمل ہے جو خود شاعر نے اپنے پانچ مشہور مجموعوں اور مضامین کی دو کتابوں پر لکھے تھے۔ چھٹے باب میں وہ مکاتیب ہیں جو مشاہیر ادب نے وقتاً فوقتاً حمایت علی شاعر کو لکھے۔ ساتویں باب میں شاعر کے پانچوں شعری مجموعوں، دو کتابوں اور بعض اہم نظموں پر مختلف ادیبوں اور نقادوں کے لکھے ہوئے تبصرے اور مطالعے شامل ہیں۔ آٹھویں باب میں نکہت بریلوی کا کیا ہوا حمایت علی شاعر کے کلام کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ نواں باب شاعر کے بارے میں چند مشاہیر ادب کے تاثراتی مضامین پر مشتمل ہے۔ دسواں باب ان شعری تجربوں کے متعلق ہے جو شاعر کی فنکارانہ پرکھ کے غماز ہیں اور جن میں "ثنائی" کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ گیارہویں باب ایک کرداری منظوم تمثیل۔ "شکست کی آواز" پیش کی گئی ہے۔ بارہواں باب شاعر کے فن پر مختلف نقادوں اور ادیبوں کے مقالات اور تیرہواں باب، چند شعراء کی جانب سے حمایت علی شاعر کو پیش کیے گئے منظوم خراج عقیدت پر مشتمل ہے۔ چودھویں باب میں شاعر کی ایک نظم "فنا" کا تجزیاتی مطالعہ مختلف شاعروں اور ادیبوں نے کیا ہے۔ پندرھویں باب میں شاعر کے نام مشاہیر ادب کے لکھے ہوئے مزید خطوط اور سولھویں باب میں ایک غزل "تخلیق" بدلتے زاویے" پیش کی گئی ہے۔ سترھویں باب میں چند مشاہیر ادب نے حمایت علی شاعر کی شخصیت اور فن پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی ہے۔ اٹھارھواں باب بھی حمایت علی شاعر کے اشتراکیہ اور انیسواں باب حمایت علی شاعر کے ان خطوط پر مشتمل ہے جو آدھی نصف صدی سے زائد کی ادبی زندگی کے دوران انھوں نے مختلف مشاہیر ادب اور مربیان جرائد کو لکھے۔ بیسویں باب میں ریڈیو، ٹیلی وژن اور فلم کے حوالے سے حمایت علی شاعر کی خدمات کی (اداکاری، شاعری، مکالمہ نگاری، ڈراما نگاری، فلمی نغمہ نگاری، منظر نامہ نگاری، مکالمہ نگاری، فلم سازی اور ہدایت کاری کے ساتھ ساتھ ادبی تحقیق و تنقید پر خود حمایت علی شاعر اور بعض دیگر شخصیات کی تحریریں مجلے کو دی گئی ہیں۔ اکیسواں باب حمایت علی شاعر کی چند ابتدائی تحریروں پر مشتمل ہے جو ۱۹۴۳ء اور ۱۹۵۰ء کی درمیانی مدت میں لکھی گئی تھیں۔ بائیسواں باب متعدد تصاویر پر مشتمل اہم کی صورت میں ہے اور تیئیسویں باب میں شاعر پر لکھے گئے انگریزی مضامین شامل ہیں۔

"شخصیت" کے مشمولات کی فراہمی اور ان کی ترتیب و تہذیب میں انور جمیل قریشی نے قابل رشک ژرف نگاہی، محنت اور عرق ریزی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ اس مجلے کی اشاعت میں فیلنس گلڈ کے دیگر ارکان خصوصاً گلڈ کے صدر شمیم الزماں کی مساعی کو جتنا بھی سراہا جائے کم ہے۔ حمایت علی شاعر کی شخصیت اور فن سے کما حقہ واقفیت حاصل کرنے کے لیے یہ مجلہ ایک نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (خلیق ابراہیم خلیق) (۷۶)

روزنامہ نوائے وقت کراچی (3) 13 جون 2001ء

تنظیم کل پاکستان سالانہ
نعتیہ مشاعرہ کے زیر اہتمام

39واں روح پرور سالانہ نعتیہ مشاعرہ

ٹیلنٹ گلڈز کے زیر اہتمام حمید کاشمیری پر مجلہ شخصیت کی تقریب

حمید کاشمیری کی بنیاد افسانہ نگاری ہے: شوکت صدیقی

تنظیم سالانہ کل پاکستان نعتیہ مشاعرہ کے روح رواں شیخ محمد الٰہی ہر سال ربیع الاول کے موقع پر ایک نعتیہ مشاعرے کا اہتمام کرتے ہیں اس سال بھی نعتیہ

بازگشت

راشد نور

مشاعرہ کا انعقاد ہوا جس کا اہتمام خالقہ نیاہال میں کیا گیا تھا۔ شیخ محمد الٰہی انتہائی عقیدتوں کے ساتھ نعتیہ محفل کا انعقاد کرتے ہیں خالد نیاہال میں منعقد ہونے والی یہ 39ویں سالانہ محفل تھی جس کے مہمانان اعزازی حاجی حنیف طیب' سیف الرحمٰن گرامی اور اسحاق باٹھی تھے۔ صدارت راغب مراد آبادی کو تفویض کی گئی تھی جبکہ مہمان خصوصی ڈاکٹر پیرزادہ قاسم تھے۔

شہر کے مرکز میں واقع خالقہ نیاہال میں منعقدہ پروگراموں میں اگر سامعین پر توجہ کرلی جائے تو کیا ہی اچھا ہو تاہم سامعین کو بھی ایسے پروگراموں کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔ عقیدتوں کی مظہر اس نعتیہ شعری محفل میں شعرا کی ایک کثیر تعداد شریک تھی۔ جن میں راغب مراد آبادی (صدر) ڈاکٹر پیرزادہ قاسم (مہمان خصوصی) پروفیسر منظر ایوبی' امید فاضلی' شمس وارثی' اعجاز رحمانی' ماجد خلیل' انوار عزمی' اقبال حیدر' سراج الدین سراج' عالمدار حیدر اسلم' نجمہ خان' رضی عظیم آبادی' شہزاد عالم شہزاد اور دیگر شعرا نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔

اس موقع پر خصوصیت سے حاجی حنیف طیب' سیف الرحمٰن گرامی اور اسحاق باٹھی نے اظہار عقیدت کیا محفل رات گئے تک جاری رہی نظامت کے فرائض اقبال حیدر نے انجام دیئے۔

ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام ہمارے محترم ادب نواز دوست شفیق الزماں نے شخصیت کے عنوان سے حمید کاشمیری کے فن پر ایک دستاویز کی صورت میں خصوصی مجلہ شائع کیا ہے اس سے قبل وہ حمایت علی شاعر اور کمال احمد رضوی پر خصوصی مجلے شائع کرچکے ہیں۔ حمید کاشمیری کے افسانوی سفر اور ڈرامہ نگاری کے حوالے سے 'شخصیت' نمبر میں خصوصی مضامین اور اہم تحریریں شامل کی گئی ہیں۔ شخصیت کی تعارفی تقریب مقامی ہوٹل میں منعقد کی گئی جس کی صدارت ڈاکٹر جمیل جالبی نے کی۔ تقریب کے روح رواں شفیق الزماں نے بتایا کہ کسی بھی شخصیت پر مجلہ شائع کرنے کیلئے مالی اخلاقی اور علمی تعاون درکار ہوتا ہے خدا کا شکر ہے کہ مالی اور اخلاقی تعاون تو مل جاتا ہے لیکن علمی تعاون میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے حمید کاشمیری نے تقریباً 18 ناول لکھے ہیں ان کے سلسلے میں جس علمی تعاون کی ضرورت تھی اس کیلئے بڑی کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں مختلف لوگوں کے تعاون کے سلسلے میں اظہار تشکر کیا۔

آغاز مسعود حسین جو اس تقریب کے ناظم تھے۔ انہوں نے اپنے زاویہ فکر سے نظامتی فریضہ انجام دیا۔ تقریب کی پہلی مقررہ زاہدہ حنا نے کہا کہ حمید صاحب کہنے کو کشمیری ہیں لیکن کراچی کا آئوٹ اگ ہیں۔ حمید کاشمیری نے ہزاروں کردار تخلیق کئے ان کی تحریروں میں ترقی پسندی فیشن کے طور پر استعمال نہیں ہوئی۔ اس اثنا میں مہمان خصوصی اور صدر کو کتاب پیش کی گئی اور یوں تصاویر کا ایک سیشن بھی پایہ تکمیل کو پہنچا۔

تاجدار عادل نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ ہماری زندگی سے رفتہ رفتہ ادب اور در ہوتا جارہا ہے۔ اہل قلم اور اہل علم کے قرض اتارنے کی کوئی سبیل نہیں۔ حمید کاشمیری کا کمال یہ ہے کہ ان کے 99 فیصد کردار گلیمر کی دنیا سے آئے ہوئے کردار نہیں ہوتے زندگی بھی اچھی لگے اور ڈرامہ بھی یہی حمید کاشمیری کا کمال ہے۔ ادھر طلعت حسین نے بتایا کہ ٹیلی پلے جس قدر حمید کاشمیری کا اسٹرانگ ہوتا ہے اتنا کسی اور کا نہیں ہوتا اس سے محسوس ہوتا ہے کہ اس آدمی کو پورا عبور حاصل ہے۔ اس موقع پر طلعت حسین نے ایک واقعاتی طرز کا مضمون سنایا۔

فاطمہ ثریا بجیا نے کہا کہ میں حمید میاں کے ادبی معرکے پر بات نہیں کروں گی میں ان کی شخصیت پر بات کروں گی۔ حمید کا پتہ دراصل "کتاب گھر ہے"



"شخصیت" کی تقریب رونمائی میں آغا مسعود حسین' شوکت صدیقی' صدر تقریب جمیل جالبی' حمید کاشمیری اور شفیق الزمان

ایک زمانے میں جب کوئی اچھی کتاب ڈھونڈتا ہوتی تھی تو حمید سے لے لیا کرتے تھے حمید کے سلسلے میں میں یہ میرے لئے ایک محبت بھری پہچان تھی۔ حمایت علی شاعر نے کہا کہ حمید کاشمیری کو ڈرامے کے کسی نقاد نے نہیں پہچانا اس کی تمام شہرت ٹی وی کے حوالے سے عوام میں ہے سرکاری سطح پر اسے کوئی اعزاز نہیں ملا کیونکہ وہ سرکار کے حلقہ بگوشوں میں نہیں تھا۔ آج وہ ہمارے عہد کے چند بڑے ڈرامہ نگاروں میں سے ہے میں تو یہی کہوں گا کہ

"آنکھ رکھتا ہے تو پہچان مجھے"

اس موقع پر حمید کاشمیری نے کہا کہ میں اپنے خاندان کا پہلا اور گاؤں کا تیسرا میٹرکولیٹ ہوں میں کچھ بھی بن سکتا تھا لیکن میرے اندر لکھنے کی آگ تھی آج اسی وجہ سے خراج تحسین وصول کررہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے سو زندگیاں بھی ملیں تو میں ادیب بننے کو ترجیح دوں گا۔ یہ بات جس طرح انہوں نے تالیوں کی گونج میں کہی آغا مسعود حسین کو حمید کاشمیری کی زندگی کی شریک سفر کو مد عو کرنا پڑا اور یوں بیگم حمید کاشمیری نے اپنے شوہر کے لئے بھرپور جملے ادا کئے۔

ادھر مہمان خصوصی ممتاز ادیب شوکت صدیقی نے کہا کہ حمید کاشمیری کی بنیاد افسانہ نگاری ہے ان کی شخصیت کا کا مپلیکس افسانہ نگاری کا عنصر ہے۔ کوئی بھی واقعہ افسانہ نگار کی آنکھ ہوتا ہے حمید کاشمیری کے پاس تجربے اور مشاہدے کا علم بڑا وقیع ہے ان کا ناول ان کے افسانوں کی توسیع ہے ان کے ڈراموں میں افسانہ نگاری نظر آتی ہے مجلہ شخصیت میں حمید کاشمیری کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے۔

آخر میں صدر محفل ڈاکٹر جمیل جالبی نے کہا کہ مجلہ

باقی صفحہ چھ پر



نعتیہ مشاعرے میں راغب مراد آبادی' امید فاضل' پیرزادہ قاسم اور سیف الرحمٰن گرامی



نعتیہ مشاعرے میں صدر مشاعرہ راغب مراد آبادی کلام سنا رہے ہیں عقب میں منظر ایوبی' امید فاضلی' پیرزادہ قاسم' شمس وارثی اور احسان کاکوری بیٹھے ہیں

○ باضمیر، بیباک اور غیر فدویانہ صحافت کا نقیب ○

چیف ایڈیٹر الیاس شاکر * ایڈیٹر مختار عاقل

روزنامہ جرأت Daily JURA'AT کراچی

جلد 1 | ہفتہ 24/ ربیع الاول 1417ھ 10/ اگست 1996ء قیمت 2 روپے | شمارہ 290

شخصیت نمبر کا اجراء

معروف شاعر حمایت علی شاعر کی ستر ویں سالگرہ کے موقع پر فیلٹس گلڈ کے زیر اہتمام ایک مجلہ "شخصیت نمبر" کا اجرا کیا گیا اس سلسلے میں ایک یادگار تقریب کا انعقاد مقامی پنج ستارہ ہوٹل میں کیا گیا۔ جس کی صدارت معروف شاعر اور دانشور جناب جمیل الدین عالی نے نظامت کے فرائض آغا مسعود حسین نے انجام دیے۔ معراج الدین خان نے تلاوت آیات قرآنی سے تقریب کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ فیلٹس گلڈ کے صدر شفیق الرحمان نے ابتدائی کلمات میں گلڈ کا تعارف اور اس کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ملک کی بہت سی نامور شخصیات گلڈ سے وابستہ رہی ہیں جس میں اعظم اعظمی آزر حفیظ اور یادر مہدی جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ گلڈ کی جانب سے ایوارڈ بھی تقسیم کیے جاتے ہیں اس گلڈ کی تیاری میں ڈیڑھ برس کا عرصہ لگا اور انور جمیل قریشی نے اسے مرتب کیا ہے مجلے کے مرتب انور جمیل قریشی نے اپنی مختصر گفتگو میں کہا کہ شاعر صاحب کی ستر ویں سالگرہ کے موقع پر میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں یہ مجلہ میری پہلی کاوش ہے اس میں اگر غلطیاں محسوس ہوں تو معذرت خواہ ہوں۔ عالیہ امام نے اس موقع پر حاضرین کے "بلورین ذوق سماعت" کا سخت امتحان لیتے ہوئے ایک تفصیلی مضمون پڑھا لیکن اس میں حمایت علی شاعر سے متعلق کچھ نہیں تھا۔ رحیم گلبوشی کے بعد قمر علی عباسی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میری اور حمایت کی کہ شعر کا آغاز 1955ء میں ہوا تھا وہ اس وقت ریڈیو سے منسلک تھے اور انہوں نے میرے خط کا جواب دیا تھا جسے سننے کے بعد خود ہمیں ریڈیو جانے کا شوق ہوا ان کا خوبصورت شعر اور دلنواز ترنم دلوں کا لبھاتا ہے وہ کہتے ہیں سترسال میں ان کی محمد صحت کا راز ان کا صاف ذہن ہے۔ افتخار عارف کا پیغام محمد ایوب نے پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا کہ حمایت ان ممتاز اہل قلم میں ہیں جن کی ادبی خدمات عام آدمی اور ادب کے قاری دونوں میں عام ہیں کیونکہ وہ فون لیٹر کے مختلف شعبوں سے وابستہ رہے ہیں اور ہر جگہ نمایاں کردار ادا کیا ہے اپنے زمانے کے ایک بڑے شاعر کو اس کی زندگی ہی میں خراج تحسین پیش کرنا ایک اہم اور قابل تقلید بات ہے۔ الیاس رشیدی کا پیغام زکی کانپوری نے پڑھ کر سنایا جس میں حمایت علی شاعر کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا جو انہوں نے فلم کے شعبے میں انجام دی تھیں۔ پروفیسر عنایت انصاری نے مجلے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجلہ اس اعتبار سے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں حمایت علی شاعر کی زندگی شخصیت اور فن کے حوالے سے تفصیلی مواد اکٹھا کیا گیا ہے۔ ان کا نثری اور شعری کام انہیں زندہ رکھے گا۔ حمایت علی شاعر کا تعلق اس نسل سے ہے جس نے انقلاب آشوب انتظار اور انتشار کا دور دیکھا ہے۔ انہوں نے اسی دور میں شاعری شروع کی اور آج ہمیں جن حالات کا سامنا ہے اس کا اظہار ہم ان کی شاعری میں پاتے ہیں ان کی شاعری کا کئی زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ آگے تک جائے گا قدرت نے انہیں زبردست تخلیقی قوت عطا کی ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے اپنی تقریر میں کہا کہ حمایت کے نام اور کام سے ہمارے شہر اور ملک کا نام دوسرے ممالک میں جانا جاتا ہے۔ میں ان کو پچھلے پینتالیس سال سے جانتا ہوں یہ خود شناس آدمی ہیں انہوں نے کسب معاش کے سلسلے میں مختلف جگہوں پر خدمات انجام دیں اور قلم کی طاقت کا بھی مظاہرہ کرتے رہے۔ ان کا کمٹمنٹ اپنے نظریے کے ساتھ رہا۔ وہ انسانیت سے کمٹمنٹ رہے ہیں جہاں انسان کو مجبور و مظلوم دیکھتے ہیں احتجاج کرتے ہیں وہ اب ستر سال کے ہوئے ہیں لیکن ان کا عزم حوصلہ اور ہمت موجود ہے میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تا سلامت رہیں اور کام کرتے رہیں۔ مقبول نقش اور راغب مراد آبادی کے منظوم خراج تحسین کے بعد حمایت علی شاعر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں خود کو اس لحاظ سے بڑا خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں نے ابتدائی عمر سے محبتیں پائی ہیں میرے دکھوں میں بھی میرے دوستوں نے میرا ساتھ دیا۔ محبت بڑی دولت ہے اور یہ خوش نصیبوں کو ہی ملا کرتی ہے۔ میں نے خود کو کبھی تنہا محسوس نہیں کیا اب میری صرف یہ آرزو ہے کہ کچھ ایسا کام کروں جو سب کو یاد رہے تقریب کے صدر جمیل الدین عالی نے کہا کہ اپنے ہم عصروں کے بارے میں کچھ کہنا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ حمایت کی صلاحیت اور محنت قابل دید ہے وہ اکھارہ کتابوں کے مصنف ہیں ملک اور بیرون ملک ان کی شناخت ہے اسلام آباد کو کراچی کے اہل علم و دانش کی اہمیت تسلیم کرنی چاہیے اس کے علاوہ شہر اور ملک کی اپنی تنظیموں کو بھی حمایت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر یہ بات کہی کہ کراچی سب سے زیادہ ٹیکس دینے والا شہر ہے جس سے پرائیڈ آف پرفارمنس دیا جاتا ہے تو پھر کراچی کے صبا اختر حمایت علی شاعر اور ان جیسے بڑے فنکاروں کو نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔ آخر میں حمایت علی شاعر کی بیگم نے اپنے مجازی خدا کے بارے میں چند کلمات کہے۔

TG
TALENTS GUILD
A - 1, Muneer Garden Block - 18, Gulshan-e-Jauhar, Karachi.
Phone : 8117652

Ref. No.

قومی اتحاد کراچی
روزنامہ
جلد نمبر 6 | اتوار 25 صفر المظفر 1419ھ 21 جون 1998ء | شمارہ نمبر 110

کراچی کی ثقافتی سرگرمیاں

ترتیب
سعادت علی ضیاء

"شخصیت" کی تقریب رونمائی

ممتاز ڈرامہ نگار، اداکار، ہدایت کار اور ادیب کمال احمد رضوی کی شخصیت پر ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے شائع ہونے والی مکمل دستاویز



ٹیلنٹس گلڈ کی تقریب میں اسٹیج پر شفیق الرحمان، کمال احمد رضوی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور زبیر الدین بیٹھے ہیں



تقریب رونمائی کے موقع پر مہمان خصوصی خواتین نے بھاری تعداد میں شرکت کی



تقریب کے شرکاء میں پروفیسر سحر انصاری، اداکار خلیل، حمید کاشمیری، سرشار صدیقی اور حمایت علی شاعر نمایاں تھے

کراچی میں یوں تو ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں روز کا معمول بن چکی ہیں لیکن اس حوالے سے چند تقریبات اس نوعیت کی ہوتی ہیں جو دیر تک یاد رکھی جاتی ہیں اور ان کی بازگشت مختلف محفلوں میں مہینوں سنائی دیتی ہے ایسی ہی ایک تقریب گذشتہ دنوں، تواری ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ ٹیلنٹس گلڈ جس کے روح رواں شفیق الرحمان ہیں اس طور پر خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ اس نے ممتاز ڈرامہ نگار، ادیب، ہدایتکار اور اداکار کمال احمد رضوی پر شخصیت کے عنوان سے ایک مجلہ شائع کیا اس مجلے میں کمال احمد رضوی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے اور مختلف ممتاز شخصیات نے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے یہ یادگار مجلہ ایک مکمل دستاویز ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ کا ایک حصہ بن جائے گی۔ تواری ہوٹل میں شخصیت کی تقریب رونمائی بڑے شایان شان طریقے سے منعقد کی گئی اور اس کے مہمان خصوصی ممتاز شاعر اور دانشور ڈاکٹر فرمان فتح پوری تھے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈرامہ ہماری تہذیب اور ثقافت کا حصہ ہے اور اسے فروغ دینے میں کمال احمد رضوی نے جو کردار ادا کیا ہے وہ برسوں یاد رکھا جائے گا حمید کاشمیری نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے اپنے ڈراموں میں ایک عام آدمی کی نفسیات کا احاطہ کیا ہے قمر علی عباسی نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے اپنے ڈراموں میں انسانی قدروں کو اجاگر کیا ہے اور اپنے قلم سے معاشرے کو جھنجھوڑا ہے۔ محسن علی نے کہا کہ مجھے کمال احمد رضوی کے ڈراموں سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے تقریب سے حمایت علی شاعر، سرشار صدیقی، علی نواز دھانی، مہیب محسن، طلعت حسین، خلیل احمد، کمال احمد رضوی، بیگم عشرت کمال احمد، زبیر الدین، مشفیق الرحمان اور سابق صوبائی وزیر آغا مسعود نے بھی خطاب کیا۔

جنگ کراچی

میڈ ویک

27 مئی 1992ء



شیلو اور مسعود

شیلو اور مسعود کی محفل غزل

ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں شہر کے منفرد فنکار مسعود خاں اور ان کی بیگم شیلو خان کے ساتھ ایک شام غزل کا انعقاد آرٹس کونسل آف پاکستان میں کیا گیا جس کی صدارت ملک کے مشہور موسیقار نثار بزمی نے کی اس پروقار تقریب میں شہر کی چنیدہ چنیدہ شخصیات نے شرکت کی۔ مسعود خان اور شیلو خان جو شہر میں اپنا مقام بنا رہے ہیں ایک طویل عرصے تک ملک سے باہر رہے اور پاکستانی فنکاروں کے حوالے سے اپنے فن کا مظاہرہ بیرون ملک کرتے رہے ان کی ملاقات کے بارے میں موسیقار نثار بزمی نے کہا کہ ان کی آوازوں میں کلاسیقیت اور مٹھاس ہے ان کے انداز کا دھیما پن ان دونوں فنکاروں کو دوسروں سے الگ اور منفرد کرتا ہے ان لوگوں کو مزید سامنے آنا چاہیئے۔

ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الرحمٰن نے کہا کہ گلڈ کی ہمیشہ سے یہ خواہش اور کوشش رہی ہے کہ وہ باصلاحیت فنکاروں، ادیبوں اور فنون لطیفہ سے تعلق رکھنے والی دیگر شخصیات کو سامنے لائے اور اسی لئے گلڈ اکثر مختلف باصلاحیت لوگوں کے ساتھ شامیں مناتی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گلڈ اپنی اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب بھی رہی ہے اور آج کئی بڑے بڑے نام اسی گلڈ کے حوالے سے سامنے آئے

روزنامہ آغاز کراچی

گلوکار بشیر احمد کے ساتھ ایک شام

ٹیلنٹس گلڈ کے شیدائی اکثر جب بھی ہم سے ملتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی ہنگامہ کرنے والے ہیں پچھلے دنوں انھوں نے نیشنل سینٹر کے تعاون سے گلوکار بشیر

پیشنٹس بشیر احمد کے ساتھ بشیر احمد پر مقالہ سنتے ہوئے کلاسیکی سنگیت



موسیقار بشیر احمد کے ساتھ ٹیلنٹس گلڈ اور نیشنل سینٹر کے زیر اہتمام منائی گئی شام میں بشیر احمد اور مینا بشیر نغمہ سرا ہیں اور حاضرین محظوظ ہو رہے ہیں۔

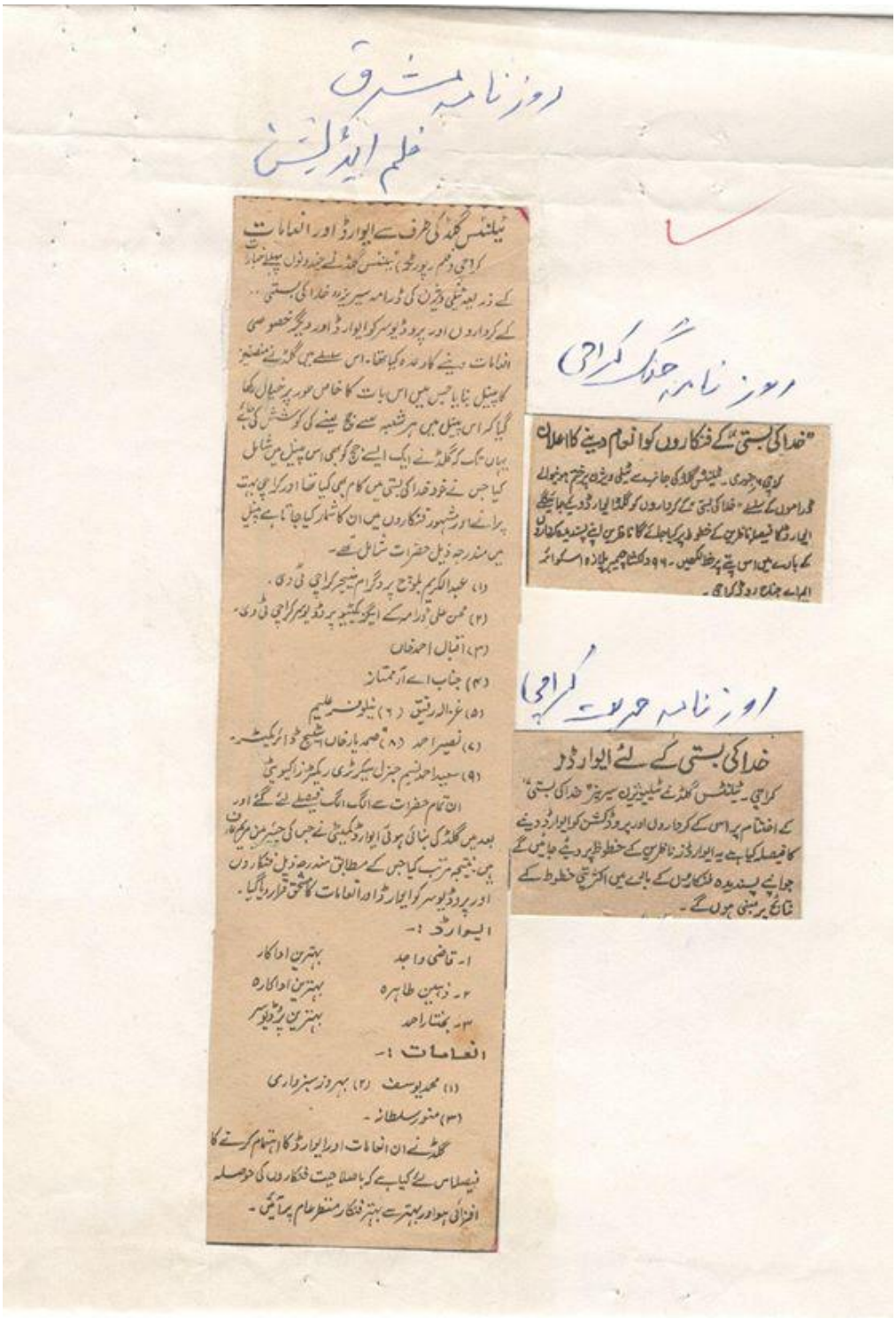
اور موسیقار بشیر احمد کے ساتھ ایک شام منائی۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی ریڈیو پاکستان کے ظاہر شاہ صاحب تھے لیکن ان کی مصروفیت کے باعث پروگرام ہوا حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ظاہر شاہ صاحب کی کرسی صدارت پر ان کی تصویر لگا دی جاتی۔

شہر میں رکشہ ٹیکسی کی اسٹرائیک کے باوجود بڑی تعداد میں بہاتوں نے شرکت کی جن خواتین کو گھر اور دیے گھر ٹا گاڑی میں نہیں تشریف لائی تھیں وہ لوگ کرسیاں ختم ہونے کے بعد ٹیبل پر بیٹھ کر اور کچھ ٹیبل کے نیچے بیٹھ کر پروگرام سنتے رہے بشیر احمد نے کئی دھن گا کر سنائیں اور لوگوں کو مسلسل محظوظ کیا۔ اور لوگ بور ہو رہی تھی جگہ اور اور کے نعرے لگاتے رہے اور شام ۷ بجے شروع ہونے والا پروگرام رات کے دس بجے کے بعد تک جاری رہا۔ اور لوگ پھر بھی اٹھنے کے لئے تیار نہ تھے۔

بشیر احمد کے علاوہ ان کی بیگم گلوکارہ مینا بشیر نے بھی کئی رس بھرے گیت سنائے اور آخر میں دونوں نے مل کر کئی گانے سنائے۔

تقریب کے دوران ایک دلچسپ واقعہ ہوا۔ بشیر احمد پر منٹاز ایم اور روشن علی حضرت کو مقالہ پڑھنے تھے۔ منٹاز ایم آئے تو پبلک نے ان کو پڑھنے نہیں دیا سب لوگ شور مچا رہے تھے کہ ہم نہیں سنیں گے۔ تو منٹاز ایم بار بار کہہ رہے تھے کہ آپ تنا بھی چاہیں شور مچائیں میں پڑھ دوں گا مقالہ آپ کو ہی دھن لگانا پڑیں گی لیکن اس پر اور احتجاج ہوا کہ آدھا مقالہ سنیں گے بنا جو منٹاز ایم عرض کیے پر دوبارہ اوپر آ کر مقالہ پڑھ کر واپس آئے۔

پھر پروگرام کو روکا گیا۔ اور دوسرا مقالہ شروع کیا گیا یہ مقالہ بشیر احمد کے بچپن کے دوست روشن علی حضرت نے پڑھا جو ان کے بقول "دوست ہیں پروگرام کے شروع میں سنیئن الزمان نے جو گلڈ کے صدر ہیں بشیر احمد کا تعارف کرایا۔ شہر کراچی کے دیئے ترین موسیقار استاد علی رومی نے کیمرہ لگ کی جو کہ خوبصورت اور پرکشش تھی۔



روزنامہ مشرق

فلم ایڈیشن

ٹیلنٹس گلڈ کی طرف سے ایوارڈ اور انعامات

کراچی (نمائندہ خصوصی) ٹیلنٹس گلڈ نے چند دنوں پہلے نشر ہونے والے ٹیلی وژن کی ڈرامہ سیریز "خدا کی بستی" کے کرداروں اور پروڈیوسر کو ایوارڈ اور دیگر خصوصی انعامات دینے کا اعلان کیا تھا۔ اس سلسلے میں گلڈ نے منصفین کا پینل بنایا جس میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ اس پینل میں ہر شعبہ سے جج لینے کی کوشش کی جائے یہاں تک کہ گلڈ نے ایک ایسے جج کو بھی اس پینل میں شامل کیا جس نے خود خدا کی بستی میں کام بھی کیا تھا اور کراچی بہت پرانے اور مشہور فنکاروں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے پینل میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے۔

(۱) عبدالکریم بلوچ پروگرام منیجر کراچی ٹی وی۔
(۲) محسن علی ڈرامہ کے ایگزیکٹیو پروڈیوسر کراچی ٹی وی۔
(۳) اقبال احمد خاں
(۴) جناب اے آر ممتاز
(۵) غزالہ رفیق (۶) نیلوفر علیم
(۷) نصیر احمد (۸) صمد یار خاں شیبی ڈائریکٹر۔
(۹) سید احتشام جنرل سیکرٹری ریکارڈنگ ایسوسی ایشن

ان تمام حضرات سے الگ الگ فیصلے لئے گئے اور بعد میں گلڈ کی بنائی ہوئی ایوارڈ کمیٹی نے جس کی چیئرمین محترمہ ہیں نتیجہ مرتب کیا جس کے مطابق مندرجہ ذیل فنکاروں اور پروڈیوسر کو ایوارڈ اور انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔

ایوارڈ :-

۱۔ قاضی واجد	بہترین اداکار
۲۔ ذہین طاہرہ	بہترین اداکارہ
۳۔ بختیار احمد	بہترین پروڈیوسر

انعامات :-

(۱) محمد یوسف (۲) بہروز سبزواری
(۳) منور سلطانہ۔

گلڈ نے ان انعامات اور ایوارڈ کا اہتمام کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ باصلاحیت فنکاروں کی حوصلہ افزائی ہو اور بہتر سے بہتر فنکار منظر عام پر آئیں۔

روزنامہ جنگ کراچی

"خدا کی بستی" کے فنکاروں کو انعام دینے کا اعلان

کراچی (پ ر) ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے ٹیلی ویژن پر ختم ہونے والے ڈراموں کے سلسلے "خدا کی بستی" کے کرداروں کو گلڈ ایوارڈ دیے جائیں گے ایوارڈ کا فیصلہ ناظرین کے خطوط پر کیا جائے گا ناظرین اپنے پسندیدہ کرداروں کے بارے میں اس پتے پر خط لکھیں۔ ۹۹ دکشن چیمبرز پلازہ ۱۰ اسکوائر ایبا سے جناح روڈ کراچی۔

روزنامہ حریت کراچی

خدا کی بستی کے لئے ایوارڈز

کراچی۔ ٹیلنٹس گلڈ نے ٹیلیویژن سیریز "خدا کی بستی" کے اختتام پر اس کے کرداروں اور پروڈکشن کو ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ ایوارڈز ناظرین کے خطوط پر دیئے جائیں گے جو اپنے پسندیدہ فنکاروں کے بارے میں اکثریتی خطوط کے نتائج پر مبنی ہوں گے۔

روزنامہ حریت

سنڈے ایڈیشن 30 نومبر 1975

سوشل راؤنڈ اپ

ٹیلنٹس گلڈ نے ڈرامہ "بیچ رستہ میں" اسٹیج کیا



ٹیلنٹس گلڈ کے پیش کردہ ڈرامے "بیچ رستہ" کا ایک منظر

ایک زمانہ تھا کہ کراچی میں اسٹیج ڈرامہ شاذ و نادر ہی ہوا کرتے تھے مگر اب گذشتہ ایک ڈیڑھ سال سے یہاں اچھی خاصی تعداد میں ڈرامے اسٹیج ہونے لگے ہیں بلکہ اب تو یہ حال ہے کہ ڈرامہ کرنے والوں کو ہال خالی نہیں ملتا اور اس کے لئے انہیں کئی کئی مہینے انتظار کرنا پڑتا ہے۔

ٹیلنٹس گلڈ کراچی کے فنکاروں کی ایک فعال تنظیم ہے جو تنظیم وقتاً فوقتاً ڈرامے اسٹیج کرتی رہتی ہے گذشتہ دنوں ٹیلنٹس گلڈ نے آدم جی آڈیٹوریم میں "بیچ راستہ میں" کے نام سے ایک ڈرامہ پیش کیا۔

ڈرامے کے نمایاں کردار مسز زبیدہ رضا، رفعت قدیر، ہمدانی، فرید خاں، یاسمین طاہر اسلوجی اور شاہد خان نے ادا کئے۔ ڈرامے کے اختتام پر تمام فنکاروں اور عملہ کے اراکین کی جانب سے خوبصورت گفٹ باکس دیئے گئے۔

TG TALENTS GUILD
A - 1, Muneer Garden Block - 18, Gulshan-e-Jauhar, Karachi.
Phone : 8117652

Ref. No. _____ Date 14/6/98

Daily QAUMI ITTEHAD Karachi
ایڈیٹر: رضیہ سلطانہ
روزنامہ قومی اتحاد کراچی
جلد نمبر 7 | اتوار 18 صفر المظفر 1419ھ 14 جون 1998ء | شمارہ نمبر 103

تھیٹر کے ذریعے ہی جذبوں کی تخلیق ہوتی ہے

کمال احمد رضوی

میرا حقیقی عشق تھیٹر ہے

کروڑوں روپے کا بجٹ ٹیلی ویژن کے پاس ہے ویڈیو خریدنے کے پیسے نہیں ہیں

کمال احمد رضوی نے جو کام کیا ہے وہ پچاس برسوں میں کوئی نہ کر سکا' فرمان فتح پوری' تقریب پذیرائی سے خطاب



نیشنس گلڈ کے زیر اہتمام کمال احمد رضوی کے مجلے "شخصیت" کی تقریب رونمائی میں مجلے کے مصنف کمال احمد رضوی کو شفیق الرحمان اپنا مجلہ پیش کر رہے ہیں اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور زبیر الدین بھی موجود ہیں۔

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز ڈرامہ نویس اداکار اور ہدایت کار کمال احمد رضوی نے کہا کہ ٹی وی کے ذریعے صرف وقت پاس کیا جا سکتا ہے لیکن کچھ سیکھا نہیں جا سکتا میرا بنیادی اور حقیقی عشق تھیٹر ہے کیونکہ تھیٹر کے ذریعہ ہی جذبوں کی تخلیق ہوتی ہے لیکن اب تھیٹر دیکھنے والے نہیں ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب نیشنس گلڈ کی جانب سے اپنی شخصیت پر شائع ہونے والے مجلے (شخصیت) کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ ٹی وی کے ارباب اختیار کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر انہوں نے ٹی وی کے لئے لکھنا چھوڑ دیا ہے انہوں نے انکشاف کیا کہ پی ٹی وی نے ان کے مزاحیہ پروگرام الف نون سمیت تمام سیریل ڈراموں کے

باقی صفحہ 3 نمبر 2

بقیہ 2

ریکارڈ ضائع کر دیئے ہیں انہوں نے کہا کہ جب ریکارڈ کے حصول کے لئے پی ٹی وی کی لائبریری میں رابطہ کیا تو وہاں پر موجود خواتین یا سکین نے بتایا کہ ریکارڈنگ ٹیپ ختم کر دیئے گئے ہیں اس لئے پرانے ریکارڈ پر نئی ریکارڈنگ کر دی گئی ہے انہوں نے کہا کہ اس تقریب پذیرائی سے ان میں خوشی کا نیا احساس جاگا ہے تقریب کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کی اس موقع پر آغا مسعود' شفیق الرحمان' طلعت حسین' جمیل صبیح' حسن زبیر الدین اور عشرت کمال نے بھی خطاب کیا کمال احمد رضوی کی خصوصی دعوت پر ایڈیٹر قومی اتحاد رضیہ سلطانہ بھی پروگرام میں شریک ہوئیں۔ تقریب کے صدر ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا کہ کمال رضوی نے ۵۰ سالوں میں وہ کام کیا ہے جو برصغیر میں کوئی اور نہیں کر سکا انہوں نے مزید کہا کہ کمال احمد رضوی نے زندگی کے تجربات کو عملی شکل دی ہے شیکسپیئر کی طرح ان کے ڈراموں میں بھی عام زندگی کے مشاہدے ملتے ہیں آغا مسعود حسین جنہوں نے تقریب کی نظامت کے فرائض بھی انجام دیئے انہوں نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے ۳۵ کتابیں تحریر کیں اور پوری زندگی علم و ادب کے لئے وقف کر دی حمایت علی شاعر نے کہا کہ ایسی تقریبات سے نظر انداز کردہ باصلاحیت افراد کی افسردگی دور ہوتی ہے طلعت حسین نے کہا کہ ڈرامہ ہماری ثقافت کا حصہ نہیں ہے اس کے باوجود کمال احمد رضوی جیسے باصلاحیت افراد نے پاکستان میں اس کی آبیاری کی معروف ٹی وی اناؤنسر جمیل نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے پاکستان میں ڈرامہ کی ترقی کیلئے بہت کام کیا ہے محسن علی نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے اپنے فن کے معاملے میں کسی مصلحت کیلئے تیار نہیں قمر علی عباسی نے کہا کہ کمال رضوی نے خون جگر سے ڈرامہ کے فن کی آبیاری کی ہے ممتاز راکٹر حمید کاشمیری نے کہا کہ کمال احمد رضوی بہت اچھے اور حساس دل انسان بھی ہیں انہوں نے کہا کہ کمال رضوی فقرے کے بادشاہ ہیں۔ اور دوستی کے حوالے سے ان کے پاس گروی ہو گیا۔ دین محمد وفائی نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے قلندرانہ شان سے زندگی بسر کی ہے نیشنس گلڈ کے صدر شفیق احمد خان اور جنرل سیکرٹری زبیر الدین نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا ادیبوں شاعروں اور مصوروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔



☆ ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الرحمان تقریب رونمائی میں خطاب کرتے ہوئے



☆ حمایت علی شاعر نمبر کی تقریب رونمائی میں جمیل الدین عالی خطاب کرتے ہوئے

دوسرے ممالک میں جانا جاتا ہے۔ میں ان کو پچھلے ۴۵ سال سے جانتا ہوں انہوں نے کسب معاش کے سلسلے میں مختلف جگہوں پر خدمات انجام دیں اور قلم کی طاقت کا مظاہرہ کرتے رہے ان کا کمٹمنٹ اپنے نظریئے کے ساتھ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ انسانیت سے کمٹڈ رہے ہیں جہاں انسان کو مجبور و مظلوم دیکھتے ہیں احتجاج کرتے ہیں۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا کہ وہ اب ستر سال کے ہوئے ہیں لیکن ان میں عزم، حوصلہ اور ہمت موجود ہے میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تادیر سلامت رہیں اور کام کرتے رہیں۔ اس موقع پر معروف شعراء راغب مراد آبادی اور مقبول نقش نے انہیں منظوم خراج تحسین پیش کیا۔ مزید براں دوران تقریب حیدر آباد کالونی کی معروف شخصیت شبیر بھائی گلفروش نے حیدر آبادی روایت کے عین مطابق خوبصورت ہار حمایت صاحب کو پیش کیا۔ علاوہ ازیں نجمہ خان، نعیم عابد فاروقی اور ڈاکٹر عالیہ امام نے بھی حمایت علی شاعر اور بیگم حمایت علی شاعر کو گلدستے پیش کئے۔ حمایت علی شاعر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ۷۰ برس کی عمر میں پہنچ کر اب مجھے وہ کام کرنے ہیں جو ابھی تک ادھورے ہیں تاہم میں خود کو تھکا ہوا محسوس نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ میں خود کو اس لحاظ سے بڑا خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں نے ابتدائی عمر سے محبتیں پائی ہیں۔ میرے دکھوں نے مجھے زندگی سے بے نیاز نہیں کیا بلکہ میرا حوصلہ بڑھایا ہے۔ محبت بڑی دولت ہے اور یہ خوش نصیبوں کو ہی ملا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں عمر کے کسی بھی حصے سے خوفزدہ نہیں ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلم اور ٹی وی کے لئے لکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے، حمایت علی شاعر نے کہا کہ شاعر وہی بات کہتا ہے جو اس کی ذات و زندگی اور اس کے عہد و معاشرہ سے متعلق ہوتی ہے امیر خسرو اردو کے پہلے شاعر تھے ان سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسانی ذہن کو ہمہ جہت ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بڑا شاعر کسی ایک خانے میں بند نہیں ہوتا وہ شاعری کے علاوہ دوسرے فنون سے بھی دلچسپی اور تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں فلم سے اپنی وابستگی پر شرمندہ نہیں ہوں کیونکہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ کوئی بھی فن حقیر یا معمولی نہیں ہوتا اگر جوش اور فیض شاعری کے بڑے نام ہیں تو مہدی حسن اور لتا منگیشکر بھی موسیقی کی دنیا میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ آخر میں حمایت علی شاعر نے کہا کہ کمٹمنٹ شاعر کے لئے لازمی ہے۔ تقریب کے اختتام سے قبل آغا مسعود حسین نے بیگم حمایت علی شاعر (معراج نسیم) کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۹ء میں میری حمایت صاحب کے ساتھ شادی ہوئی تھی ہماری زندگی میں بہت سے نشیب و فراز آئے لیکن حمایت صاحب نے ہر حال میں اپنے گھر اور بچوں کو وقت دیا وہ بہت اچھے شوہر اور باپ ثابت ہوئے ہیں ان کی شاعری کیسی ہے اس کے بارے میں تو آپ ہی فیصلہ کریں گے۔

ہم بھی وہاں موجود تھے
ستّرویں سالگرہ کے شرکاء

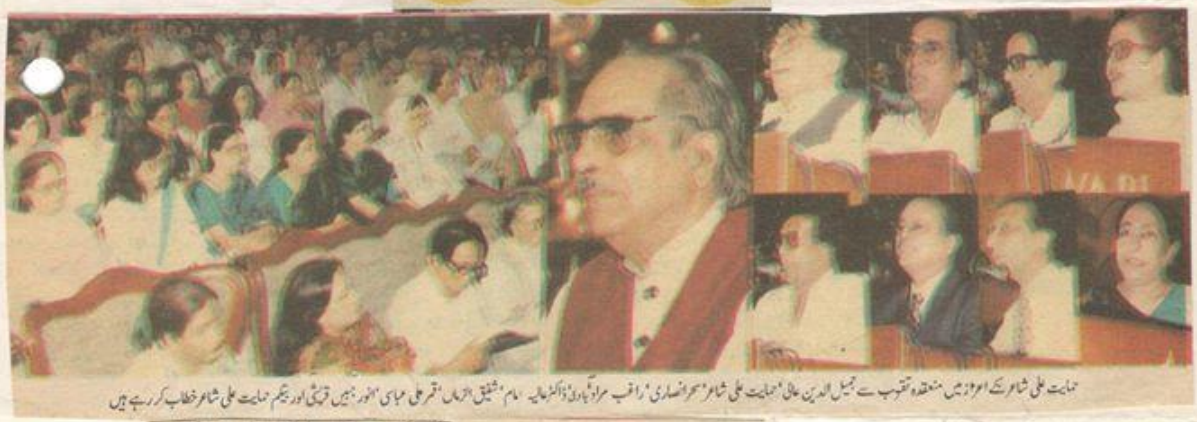
گزشتہ دنوں کراچی میں ایک طویل عرصے بعد حاضرین کی ریکارڈ تعداد حمایت علی شاعر کی ستّرویں سالگرہ کے موقع پر دیکھنے میں آئی اس موقع پر تقریب میں صہبا لکھنوی، آفتاب احمد خان، پروفیسر جاذب قریشی، سرشار صدیقی، نجمہ خان، رعنا اقبال، مصباح الدین شکیل، حکیم ناصر، جلال الدین نگاہ، علی حیدر ملک، مقبول نقش، رشید شکیب، قمر ساحری، نکہت بریلوی، ناصر زیدی، صالح اچھا، ڈاکٹر پیرزادہ قاسم، انکر عباس ہاشمی، سہیل ادیب، خلیق ابراہیم خلیق، مظہر بانی، سعید شیخ، جمال نقوی، جمال پانی پتی، جاوید منظر، ڈاکٹر محمد علی صدیقی، مسٹر اینڈ مسز لطف اللہ خان، مظہر جمیل، حسین انجم، شہزاد منظر، پروفیسر حمید

میگزین فیملی
ہفت روزہ
جلد نمبر 6، شمارہ نمبر 45، 25 تا 31 اگست 1996ء بمطابق 15، 19 ربیع الثانی 1417ھ

سوشل ٹاؤنڈاپ

حمایت علی شاعر کے اعزاز میں تقسیم

کراچی ـــــ سیدہ نقوی



حمایت علی شاعر کے اعزاز میں منعقدہ تقسیم سے جمیل الدین عالی، حمایت علی شاعر، سحر انصاری، راقب مراد آبادی، ڈاکٹر عالیہ امام، شفیق الرحمان، قمر علی عباسی، انور جمیل قریشی اور بیگم حمایت علی شاعر خطاب کر رہے ہیں

حمایت علی شاعر کا شمار ملک کے ممتاز شعرا میں ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں ان کی ستویں سالگرہ کے موقع پر ان کے فن اور شخصیت پر ایک خصوصی نمبر "شخصیت" کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا اور جمیل قریشی نے مرتب کیا تھا اس خصوصی نمبر کی تعارفی تقسیم ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی جس کی صدارت جمیل الدین عالی نے کی۔ مقررین میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری، پروفیسر سحر انصاری، ڈاکٹر عالیہ امام، قمر علی عباسی، انور جمیل قریشی اور شفیق الرحمان شامل تھے۔ افتخار عارف اور الیاس رشیدی کے مضامین ان کی عدم موجودگی کے سبب دوسرے لوگوں نے پڑھ کر سنائے۔ قمر علی عباسی نے حمایت علی شاعر کی شخصیت کے حوالے سے دلچسپ تقریر کی۔

جمیل الدین عالی نے کہا کہ حمایت علی شاعر کی علمی و ادبی خدمات اتنی ہیں کہ انہیں بہت پہلے صدارتی ایوارڈ مل جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کراچی کے ادیبوں کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس ایسے لوگوں کو یہ ایوارڈز دیئے گئے ہیں جنہوں نے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا۔ عالی صاحب نے حمایت علی شاعر کے فن اور شخصیت پر خصوصی نمبر مرتب کرنے والوں کو مبارکباد دی۔ حمایت علی شاعر نے ٹیلنٹس گلڈ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ وہ شدت جذبات کے سبب تقریر نہ کر پائے۔ بیگم حمایت علی شاعر نے بھی اس موقع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت صاحب نہایت ہی اچھے شوہر اور بے پناہ محبت کرنے والے باپ ہیں۔ انہوں نے مصروفیات اور زندگی کے ہنگاموں میں اپنے گھر اور بچوں کو فراموش نہیں کیا۔ وہ کیسے شاعر ہیں اس کا فیصلہ تو آپ ہی کریں گے۔ معروف صحافی آغا مسعود حسین نے اس موقع پر نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ اس پروقار تقسیم میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔

****

زیر اہتمام
افکار فاؤنڈیشن
کراچی
مراسلت کا پتہ :- ۱۰۵/سی نیشنل آٹو پلازہ - مارسٹن روڈ کراچی ۷۴۴۰۰

سال: ۵۷ ــــ اکتوبر ۲۰۰۱ء ● شمارہ ــــ ۷۹

مدیر
صہبا لکھنوی

مدیران انتظامی:
مقصودہ صہبا - امینہ اسعد

معاون خصوصی:
راشد نور

شخصیت

حمید کاشمیری نمبر ۲۰۰۱ء

مرتبین: شفیق الزماں، مرزا سلیم بیگ، فرحانہ ادریس
صفحات: ● قیمت:
ناشر: ٹیلنٹس گلڈ ۵ - ایلین - ۱ - اکاڈمکرشل فیز ۷ ڈیفنس سوسائٹی کراچی

ٹیلنٹس گلڈ نے جس کے ارباب اقتدار میں شفیق الزماں، مرزا سلیم بیگ، فرحانہ ادریس کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ شامل ہیں۔ حمید کاشمیری کی شخصیت اور فن پر شخصیت کا تیسرا شمارہ شائع کر کے ادب کی اس معروف شخصیت کو بروقت خراج تحسین پیش کیا ہے اس کا یہ عمل ایک ادبی خدمت ہی کہلایا جائے گا۔

حمید کاشمیری جنھیں پہلا اے آر وائی گولڈ ادبی انعام بھی مل چکا ہے۔ افسانہ نگار، ناول نویس اور ڈرامہ نگار ہیں۔ حمید کاشمیری نے ان تینوں میدانوں میں اپنی بساط بھر کارکردگی دکھائی ہے لیکن ان کا بہترین شعبہ ڈرامہ نگاری ہے۔ ٹی وی پر ان کے ڈراموں کے سلسلوں نے خاصی مقبولیت حاصل کی ہے۔ انھوں نے کوشش کی ہے کہ معاشرے کے تمام ہی طبقات کے دکھ سکھ اور مسائل کو اجاگر کیا جائے۔ انھوں نے شر اور برائی کے نمائندوں کو خوب صورتی سے بے نقاب کیا ہے۔ بہت سے سلسلوں میں ان کا "کانی باؤس" تھا جو آج بھی بھلائے نہیں بھولتا۔ مجموعی طور پر انھوں نے اپنے فن کے سہارے اردو زبان و ادب کی خدمت کی ہے اور ان کا قلم آج بھی رواں ہے۔

ان کو خراج تحسین پیش کرنے والوں میں ایک معتد بہ تعداد ہے۔ جن میں ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر فرمان فتحپوری، کمال احمد رضوی، زاہدہ حنا، فردوس حیدر، ممتاز حسین، شوکت صدیقی، حسینہ معین، افتخار عارف، محمد خالد اختر، طاہر مسعود، آغا ناصر، شہزاد منظر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ فہرست خاصی طویل ہے جس کی وجہ سے سب کے نام نہیں دیے جا سکتے۔

اس میں حمید کاشمیری کی اپنی تحریریں بھی شامل ہیں۔ مجموعی طور پر یہ مجلہ بہت بھرپور ہے اور حمید کاشمیری کے فن اور شخصیت کا صحیح احاطہ کرتا ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے تاکہ لائق فائق و سینئر فن کار یہ محسوس کریں کہ انھوں نے ادب کو جو خون جگر پلایا ہے وہ ضائع نہیں گیا۔ ویسے بھی معاشرے کا فرض ہے کہ وہ علم و ادب کے فن کاروں کو خراج تحسین پیش کرے۔

مجلہ خوب صورت چھپا ہے۔

ــــ ڈاکٹر ممتاز احمد خاں

خبرنامہ

آرٹس کونسل آف پاکستان

ایم۔ آر کیانی روڈ کراچی پاکستان

جلد نمبر ۱ | جولائی ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۱



ٹیلنٹس گلڈ کی شامِ غزل میں انور علی رومی، زبیر الدین، نشار تیمی، یاور مہدی اور شفیق الزماں کا گروپ فوٹو۔

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ..... میر خلیل الرحمٰن

مینجنگ ایڈیٹر، پبلشر، پرنٹر میر جاوید رحمٰن نے انٹرنیشنل نیوز پیپرز کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کیلئے جاوید پریس، پرنٹنگ ہاؤس آئی آئی چندریگر روڈ کراچی سے چھپوا کر شائع کیا۔ روزنامہ جنگ کراچی، راولپنڈی، لاہور اور کوئٹہ سے بیک وقت ہر روز صبح شائع ہوتا ہے اور اس کی اشاعت پاکستان بھر میں تمام اخباروں سے زیادہ ہے، یہی ادارہ سب سے زیادہ چھپنے والا ہفت روزہ "اخبار جہاں"، شام کا اخبار "ڈیلی نیوز" اور ہفت روزہ "میگ" بھی شائع کرتا ہے۔ "جنگ" کا ایک انٹرنیشنل ایڈیشن لندن سے بھی ہر روز شائع ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر انچیف۔ میر خلیل الرحمٰن، ایڈیٹر۔ محمود شام)

روزنامہ جنگ "جمعہ ایڈیشن" (VII) 26 جولائی 1996ء

محفلیں

حمایت علی شاعر کے اعزاز میں

ٹیلنٹس گلڈ نے ممتاز شاعر حمایت علی شاعر کی ستر ویں سالگرہ کے موقع پر اُن کے فن اور شخصیت پر ایک خصوصی نمبر "شخصیت" کے عنوان سے شائع کیا۔ اسے انور جبیں قریشی نے مرتب کیا تھا اس خصوصی نمبر کی تعارفی تقریب جمیل الدین عالی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مقررین میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری، پروفیسر سحر انصاری، ڈاکٹر عالیہ امام، قمر علی عباسی، انور جبیں قریشی اور شفیق الزماں تھے۔ افتخار عارف اور الیاس رشیدی کے مضامین اُن کی عدم موجودگی کے سبب دوسرے لوگوں نے پڑھ کر سنائے۔ قمر علی عباسی نے حمایت علی شاعر کی شخصیت کے حوالے سے دلچسپ تقریر کی۔ جمیل الدین عالی نے کہا کہ حمایت علی شاعر کی علمی اور ادبی خدمات اتنی ہیں کہ انہیں بہت پہلے صدارتی ایوارڈ مل جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کراچی کے ادیبوں کو مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے اس کے برعکس ایسے لوگوں کو یہ ایوارڈ دیئے گئے ہیں جنہوں نے کوئی قابلِ ذکر کام نہیں کیا۔ عالی صاحب نے حمایت علی شاعر کے فن اور شخصیت پر خصوصی نمبر مرتب کرنے والوں کو مبارکباد دی۔ حمایت علی شاعر نے ٹیلنٹس گلڈ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا وہ شدتِ جذبات کے سبب تقریر نہ کر پائے۔ بیگم حمایت علی شاعر نے کہا کہ حمایت صاحب نہایت ہی اچھے شوہر اور پناہ محبت کرنے والے باپ ہیں۔ انہوں نے مصروفیات اور زندگی کے ہنگاموں میں اپنے گھر اور بچوں کو فراموش نہیں کیا وہ کیسے شاعر ہیں اس کا فیصلہ تو آپ ہی کریں گے۔ معروف صحافی آغا مسعود حسین نے نظامت کی۔ اس تقریب میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔

WEEKLY AKHBAR-E-JEHAN, KARACHI
ہفت روزہ
کراچی
اخبارِ جہاں
29 JULY - 4 AUG, 1996.
Rs . 25

کراچی کا ادبی منظر نامہ

● علی حیدر ملک

● حمایت علی شاعر کی ستروین سالگرہ پر تقریب

● کراچی کے اہلِ علم و دانش کو تسلیم کیا جانا چاہیئے

حمایت علی شاعر پاکستان کے ایک ایسے شاعر اور ادیب ہیں جنھوں نے بیک وقت مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی ہے اور ترسیل و ابلاغ کیلئے تمام دستیاب ذرائع استعمال کئے ہیں ریڈیو، فلم، ٹی وی، اخبارات اور جرائد سے وابستگی کے دوران انہوں نے مختلف النوع خدمات انجام دی ہیں مگر ان کی بنیادی حیثیت اور پہچان ایک شاعر کی ہے وہ اپنے کلام کے ساتھ ساتھ ترنم کے باعث مشاعروں کے ایک کامیاب اور مقبول شاعر سمجھے جاتے ہیں۔

ادبی و ثقافتی تنظیم ٹیلنٹس گلڈ نے حمایت علی شاعر کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کی غرض سے "شخصیت" نامی مجلے کا "حمایت علی شاعر نمبر" شائع کیا ہے اس خاص نمبر کی تقریب رونمائی حمایت صاحب کی ستروین سالگرہ (14 رجولائی 1996ء) کے موقع پر ایک پنج ستارہ ہوٹل میں منعقد ہوئی جس کا اہتمام بھی ٹیلنٹس گلڈ نے کیا تھا تقریب کی صدارت جمیل الدین عالی اور نظامت آغا مسعود حسین نے انجام دی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا جس کی سعادت معراج الدین خان نے حاصل کی۔

سب سے پہلے ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گلڈ کا قیام آج سے 22 رسال قبل عمل میں آیا تھا ادبی مجلے "شخصیت" کا اولین شمارہ انور جبیں قریشی نے "حمایت علی شاعر نمبر" کی صورت میں مرتب کیا ہے اس خاص نمبر کے مرتب انور جبیں قریشی نے اس موقع پر کہا کہ آج حمایت صاحب کی ستروین سالگرہ ہے اس لئے ہم ان کی خدمت میں سپاس گزار کے طور پر یہ نمبر پیش کر رہے ہیں یہ میری پہلی کاوش ہے اس لئے گزارش کرو نگا کہ میری غلطیوں اور کوتاہیوں کو در گزر فرمائیں۔

باقاعدہ مضامین اور تقاریر کا آغاز ڈاکٹر عالیہ امام کے مضمون سے ہوا جس میں انہوں نے ادب اور ادیب کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ قمر علی عباسی نے اپنی تقریر کی ابتداء اپنے مخصوص کالمانہ انداز میں کی یہ آگے چل کر انہوں نے کہا کہ شاعر و ادیب زمان و مکان کی قید توڑ دیتے ہیں۔ حمایت علی شاعر نے بھی اپنے ادبی کارناموں کے ذریعہ وقت کے دائرے کو توڑ دیا ہے میں حیدر آباد میں ان کا مداح تھا اور ان کے ساتھ شرارتیں کیا کرتا تھا وہ ریڈیو سے اپنی آواز کا جادو جگاتے تھے انہوں نے ریڈیو پر میرے ایک خط کا جواب بھی دیا تھا وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

محمد ایوب نے حمایت علی شاعر کی شاعری سے متعلق افتخار عارف کا پیغام اور زخمی کانپوری نے ان کی فلمی نغمہ نگاری کے حوالے سے الیاس رشیدی کا مضمون پڑھ کر سنایا۔

پروفیسر سحر انصاری نے کہا کہ حمایت علی شاعر کا پہلا مجموعہ کلام "آگ میں پھول" کے نام سے 1956ء میں شائع ہوا تھا اس کے بعد سے اب تک ان کے کئی مجموعے "مٹی کا قرض" اور "ہار دن کی آواز" وغیرہ منظر عام پر آچکے ہیں انہوں نے منظوم تمثیلیں بھی لکھی ہیں۔ ان کے کلام کا ترجمہ انگریزی اور سندھی زبان میں شائع ہو چکا ہے۔

حمایت علی شاعر نے تندہی اقدار کو نئے ترقی پسند شعور سے ہم آہنگ کیا ہے آج کل وہ "آئینہ در آئینہ" کے عنوان سے منظوم خود نوشت لکھ رہے ہیں جو ماہنامہ "افکار" میں قسطوار شائع ہو رہی ہے یہ ان کا تازہ ترین کارنامہ ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرتبین نے "حمایت علی شاعر نمبر" کی ترتیب میں خوش ذوقی کا ثبوت دیا ہے حمایت صاحب کے پہلے مجموعے پر پہلا تبصرہ میں نے لکھا تھا وہ ایک خود شناس آدمی ہیں ان کی ٹمٹ منٹ انسان اور انسانیت سے ہے۔

مقبول نقش اور راغب مراد آبادی نے حمایت علی شاعر کو منظوم خراج تحسین ادا کیا۔ حمایت علی شاعر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں اس لحاظ سے خوش نصیب ہوں کہ میں نے ابتدائی عمر سے لوگوں کی محبتیں پائیں۔ زندگی میں دکھ بھی بہت ملے لیکن دکھوں سے میں مایوس نہیں ہوا کیونکہ دوستوں نے ایسے وقت بھی ساتھ دیا میں عمر اور اس سلسلے میں بندروں سے بھی خوف زدہ نہیں ہوا ویسے بھی کبھی یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ میں نے اب تک وہ کام نہیں کیا جو کہ مجھے کرنا چاہئے تھا شاعر وہی بات کہتا ہے جو اس کی ذات و زندگی اور اس کے عہد و معاشرہ سے متعلق ہوتی ہے امیر خسرو اردو کے پہلے شاعر تھے ان سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسانی ذہن کو ہمہ جہت ہونا چاہئے بڑا شاعر کسی ایک خانے میں بند نہیں ہوتا وہ شاعری کے علاوہ دوسرے فنون سے بھی دلچسپی اور تعلق رکھتا ہے میں فلم سے اپنی وابستگی پر شرمندہ نہیں ہوں کیونکہ میں اس بات میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی بھی فن حقیر یا معمولی نہیں ہوتا اگر جوش اور فیض شاعری کے بڑے نام ہیں تو مہدی حسن اور لتا منگیشکر بھی موسیقی کی دنیا میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ آخر میں حمایت علی شاعر نے کہا کہ ٹمٹ منٹ شاعر کیلئے لازمی ہے۔

جمیل الدین عالی نے صدارتی خطبے میں کہا کہ حمایت علی شاعر کی صلاحیت اور محنت قابل داد ہے وہ معاصرین کی تعریف میں بخل سے کام نہیں لیتے اور نہ منافقت کو راہ دیتے ہیں مجھے ایک بار ترنم کے حوالے سے ان سے شکایت پیدا ہو گئی تھی لیکن بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میری وہ شکایت غلط تھی آج میں ان سے اس کی معافی مانگتا ہوں۔ حمایت صاحب 18 رکتابوں کے مصنف ہیں انہیں کم سے کم تمغۂ حسن کارکردگی ضرور ملنا چاہئے تھا جو کہ اب تک نہیں ملا اسلام آباد کو کراچی کے اہل علم و دانش کی اہمیت اور حیثیت تسلیم کرنی چاہئے۔ انہیں دبانے اور نظر انداز کرنے سے کام نہیں چلے گا اس سے نفرتیں اور شکایتیں بڑھیں گی۔

آخر میں حمایت علی شاعر کی شریک زندگی بیگم معراج حمایت علی نے ناظم کی خصوصی دعوت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ 1951ء میں حمایت صاحب کے ساتھ میری شادی ہوئی تھی ہماری زندگی میں بہت سے نشیب و فراز آئے لیکن حمایت صاحب نے ہر حال میں اپنے گھر اور بچوں کو وقت دیا وہ بہت اچھے شوہر اور باپ ثابت ہوئے ہیں۔ ان کی شاعری کیسی ہے اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔

☆☆

سوشل راؤنڈ اپ

Page ②

تقریبوں کے سلسلے کے بعد ایوارڈ کی تقسیم کا مرحلہ شروع ہوا اسٹیج ڈراموں میں بہترین اداکار کا ایوارڈ مشتاق احمد نے حاصل کیا یہ ایوارڈ انہیں ڈرامہ جنت بدر میں اداکاری پر دیا گیا بہترین اداکارہ کا ایوارڈ نفیس حسن نے حاصل کیا اس کے علاوہ ایک خصوصی ایوارڈ شہزاد پرزادہ نے بھی حاصل کیا یہ ایوارڈ انہیں ایک بچہ بانی ڈرامے "کچھ کھو" پر دیا گیا ٹیلیویژن ڈرامو[illegible]ن پر ڈیوسر کا ایوارڈ ضدی بستی کے پروڈیوسر مختیار احمد اور قاسم جلالی نے حاصل کیا ان کے علاوہ بہترین اداکارہ اور اداکارہ کا ایوارڈ قاضی واجد اور روبینہ طاہرہ نے حاصل کیا ریڈیو کے بہترین پروڈیوسر کا ایوارڈ شہزاد رضا نے حاصل کیا۔ شہزاد رضا ریڈیو کے باقاعدہ پروڈیوسر نہیں ہیں بلکہ ان ڈراموں کی ہدایات دیتے ہیں جو ہر ماہ ڈیکرز اسٹوڈیو نمبر ۹ سے پیش کئے جاتے ہیں ان ایوارڈز کے علاوہ کچھ خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔ جمیل فخری، منور سلطانہ، ناہید رفیق محمد ایوب، عسکری مہدی، شاہد شاہ، فرید خان کوکب مہدی، یاسین رضا، سلوی ریحانہ پروین، سبل بخش اور زکیہ سلطانہ نے حاصل کئے۔

ٹیلنٹس گلڈ کی اس تقریب کے مہمان خصوصی وفاقی کنسٹرکشن کے منیجنگ ڈائرکٹر تھے انہوں نے اس موقع پر ٹیلنٹس گلڈ کو ۵ ہزار روپے کا عطیہ دینے کا بھی اعلان کیا۔

اس تقریب میں ٹیلیویژن کے پروڈیوسر بختیار احمد نے کسی قدر بدمزگی پیدا کرنے کی بھی کوشش کی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس تقریب کے انعقاد سے پہلے ہی یہ کہہ کر ایوارڈ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ ضدی بستی کے دونوں پروڈیوسروں کو یہ ایوارڈ کیوں دیا جا رہا ہے صرف ایک پروڈیوسر کو ملنا چاہئے تھا (وہ غالباً قاسم جلالی کو ایوارڈ دینے پر برہم تھے) اس انکار کے باوجود وہ اس تقریب میں تشریف بھی لے آئے انہوں نے اسٹیج پر پہنچ کر اپنے اس موقف کو دہرایا کہ وہ ایوارڈ کیوں نہیں لے رہے ہیں۔ ان کی گفتگو کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تمام ایوارڈ دینے والوں کی تضحیک کرنا چاہتے ہوں۔

بختیار احمد صاحب نے جب اس انداز سے غیر معمولی توجہ حاصل کرلی تو بعد میں عوام کے لئے حد احترام پر انہوں نے ایوارڈ قبول کر لیا (اسی کو کہتے ہیں سستی شہرت حاصل کرنے کا انداز)

تقسیم ایوارڈ کے بعد موسیقی کا ایک ہلکا پھلکا پروگرام ہوا جس میں روبینہ طاہرہ، ناہید رفیق (انکل عرفی کی فیشن) عشرت ہاشمی اور بختیار احمد وغیرہ نے غزلیں سنائیں۔



ناہید رفیق، منور سلطانہ، زکیہ سلطانہ اور نفیس حسن اپنے ایوارڈ کے ساتھ



ٹیلنٹس گلڈ کے ایوارڈ پانے والوں کا گروپ۔

میگزین فیملی
ہفت روزہ
جلد نمبر 6، شمارہ نمبر 46، یکم تا 7 ستمبر 1996ء بمطابق 16 تا 22 ربیع الثانی 1417ھ

ٹیلنٹ گلڈ کے مجلّے کی تعارفی تقریب

رپورٹ = شوکت ڈار

گذشتہ دنوں شہر میں ادبی حوالے سے تین بڑی تقریبات منعقد ہوئیں ان میں سب سے بڑی تقریب ٹیلنٹس گلڈ کی تھی گلڈ نے پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر حمایت علی شاعر کے فن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے چھ سو صفحات کا ایک مجلّہ شائع کیا تھا۔ جس کا عنوان شخصیت ہے گلڈ کے زیر اہتمام اس مجلّے کی پہلی شخصیت حمایت علی شاعر تھے اور اس طرح شخصیت نمبر دو اور نمبر تین کے بعد اس نمبر کی تعداد سینکڑوں ہزاروں بلکہ کروڑوں تک کئے جانے کے عزم کا اظہار کیا گلڈ نے اس عظیم الشان اور بھاری مجلّے کو نوجوان قلمکار صحافی دانشور اور حبیب بینک کے پبلک ریلیشن آفیسر انور جبیں قریشی نے ترتیب دیا بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ مجلّہ کئی مہینوں کی شب و روز محنت کے بعد تیار ہوا ہو گا لیکن گلڈ والوں اور انور جبیں قریشی کے مطابق بہت کم عرصے میں اس قدر ضخیم مجلّے کو مرتب کیا گیا ہے مجلّے کی رونمائی کی تقریب گذشتہ دنوں مقامی ہوٹل میں ہوئی۔

تقریب اس لحاظ سے بھی منفرد رہی کہ پہلی بار ادب شناس افراد نے ممتاز دانشور اور شاعر جمیل الدین عالی کو انتہائی پرجوش انداز میں تقریر کرتے ہوئے سنا۔ جمیل عالی تقریب کے صدر تھے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ پرائڈ آف پرفارمنس کیلئے حمایت علی شاعر کے نام کا اعلان کرے۔ اس موقع پر انہوں نے ادبی حوالوں سے اپنی زندگی کے کئی واقعات سنائے اور حمایت علی شاعر کو خراج تحسین پیش کیا۔

ماہر تعلیم و دانشور اور نقاد ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا کہ آج حمایت علی کی سترہویں سالگرہ ہے یہ وہی سن ہے جہاں سے پختہ عمر کا آغاز ہوتا ہے۔ انہوں نے حمایت علی شاعر کے فن کو اعلیٰ غیر ملکی شعراء اور ادیبوں کے فن سے ممتاز قرار دیا پروفیسر سحر انصاری نے کہا کہ شخصیت کے عنوان سے یہ مجلّہ ایک فنکار کیلئے خراج تحسین ہے زندگی ہی میں کسی فنکار کی پذیرائی کو کہ روایتی انداز ہی تھی بڑا خوبصورت اور سکون بخش اقدام بھی ہے ڈاکٹر عالیہ امام نے حمایت علی شاعر کی شاعری اور ادبی کاوشوں کو سراہتے ہوئے بیگم معراج حمایت علی کی بھی تعریف کی اور کہا کہ عورت کے تعاون کے بغیر کسی بھی شوہر کا بڑا آدمی بننا ناممکن تو نہیں لیکن بے حد مشکل ہے۔ انہوں نے بیگم و حمایت علی شاعر کو تقریر کے بعد خوشبوؤں میں بسا پھولوں کا گلدستہ بھی پیش کیا ریڈیو پاکستان کراچی کے انسپکشن ڈائریکٹر قمر علی عباسی نے حمایت علی شاعر کے ساتھ گذرے ہوئے دنوں کی باتیں کر کے محفل کو زعفران زار بنا دیا اور ان کی شاعری کو برصغیر کے عوام کے دلوں کی دھڑکن قرار دیا انہوں نے کہا کہ وہ جس شعبہ میں بھی گئے اپنی لگن اور محنت سے نمایاں مقام حاصل کیا۔ تقریب میں سینئر صحافی الیاس رشیدی کا پیغام زخمی کانپوری نے پڑھا جس میں انہوں نے حمایت علی شاعر کی فلمی زندگی اور فلموں میں تک بندی سے ہٹ کر ادبی



جمیل الدین عالی، انور جبین قریشی اور شفیق الزماں، حمایت علی شاعر کو "مجلّہ" پیش کر رہے ہیں

شاعری کی تعریف کی اور قلم آنچل کے نغمات کو سراہا۔ افتخار عارف کے پیغام گلڈ کے عہدیدار اور ریڈیو ٹی وی کے نامور فنکار محمد ایوب نے پڑھا جس میں حمایت علی شاعر کو منفرد لہجے اور اسلوب کا شاعر اور ایوب کہا گیا راغب مراد آبادی نے حمایت علی شاعر کو منظوم خراج تحسین پیش کیا گلڈ کے چیئرمین شفیق الزماں نے کہا کہ وہ شخصیت کے عنوان سے جلد ہی دوسرا مجلّہ شائع کریں گے مجلّے کے خالق انور جبیں قریشی نے اپنی تقریر میں کہا کہ حمایت علی شاعر کی شخصیت ادبی حوالے سے جس قدر قد آور ہے وہ اس مجلّے کو اس طرح مرتب نہیں کر سکے تاہم فنکار کی پذیرائی اور اسکے پرستار کی ایک کوشش ہے جو آپ کے سامنے ہے میری کوتاہیوں سے ضرور آگاہ کیجئے گا تاکہ شخصیت کے عنوان سے آئندہ مجلّے مزید بہتر بنایا جا سکے۔

روزنامہ جنگ کراچی



(3)

ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے ممتاز گلوکار مہدی حسن اور ریشماں کے ساتھ ایک شام منائی گئی اس موقع پر ریشماں اظہار خیال فرما رہے ہیں (جنگ فوٹو)



• ٹیلنٹس گلڈ پاکستان جنتل سینٹر کے تعاون سے ۲۹ اپریل کو شام ۷ بجے ہوٹل میٹروپول میں مشہور فلم، ریڈیو اور ٹیلیویژن فنکار رشید احمد کے ساتھ ایک شام منا رہی ہے جناب طاہر شاہ پھول میجر، پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن مہمان خصوصی ہوں گے۔

ماہنامہ دنیائے ادب کراچی (۲) ستمبر ۱۹۹۶ء

ترنم کے حوالے سے مجھے حمایت علی شاعر سے شکایت پیدا ہوگئی تھی آج میں ان سے معافی مانگتا ہوں

حمایت معاصرین کی تعریف میں بخل سے کام نہیں لیتے اور نہ منافقت کو راہ دیتے ہیں، جمیل الدین عالی

بڑا شاعر کسی ایک خانے میں بند نہیں ہوتا وہ شاعری کے علاوہ دوسرے فنون سے بھی تعلق رکھتا ہے، حمایت علی شاعر

حمایت علی شاعر خود شناس آدمی ہیں ان کی کمٹمنٹ انسان اور انسانیت ہیں، ڈاکٹر فرمان فتح پوری

حمایت علی شاعر نے تہذیبی اقدار کو نئے ترقی پسند شعور سے ہم آہنگ کیا ہے، پروفیسر سحر انصاری

حمایت علی شاعر کی شاعری لوگوں کو حق اور سچ کی تمیز سکھلاتی ہے، ڈاکٹر عالیہ امام

حمایت علی شاعر نے اپنے ادبی کارناموں کے ذریعے وقت کے دائرے کو توڑ دیا ہے، قمر علی عباسی

دنیائے ادب کی خصوصی رپورٹ..... آنکھوں دیکھا حال

کسی اہل اقتدار کی شرکت کے بغیر آج کا یہ جلسہ نہ صرف اہم ہوگیا ہے بلکہ معتبر بھی۔ ان خیالات کا اظہار معروف دانشور جمیل الدین عالی نے حمایت علی شاعر کی ستروین سالگرہ کے موقع پر ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے آواری ہوٹل میں منعقدہ مجلہ شخصیت کے حمایت علی شاعر نمبر کی ایک تقریب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر نے اپنے فن سے دشمن تو پیدا کرلئے ہیں لیکن زبان سے پیدا نہیں کئے۔ انہوں نے حمایت صاحب کی محنت، لگن اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور گلڈ کے منتظمین کو خصوصی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی شہر نے اسٹیج پر اپنے مشاہیر کا احترام کرنا شروع کردیا ہے۔ جو نیک فال ہے۔ انہوں نے حمایت علی شاعر کو ستروین سالگرہ پر مبارکباد دی اور کہا کہ مجھے حمایت پر چھ ماہ بزرگی کی فوقیت حاصل ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اسلام آباد کے حوالے سے کچھ گرم سرد گفتگو بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے



ادیبوں اور شعراء کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی کا عمل مسلسل جاری ہے ایسا اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے جاہل اور اہل علم کی اہمیت اور مقام سے ناواقف بیوروکریٹس کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اسلام آبادی رویئے کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں تاکہ کراچی کے ادیبوں اور شاعروں کو اسلام آباد نظر انداز کرنے کی جرات نہ کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ پرائڈ آف پرفارمنس کے سلسلے میں ۸۰ فیصد ٹیکس ادا کرنے والے شہر کراچی کے ادیبوں کو نظر انداز کردینا شرمناک ہے۔ جبکہ اسی ٹیکس پر پرائڈ آف پرفارمنس دیا جاتا ہے۔ جمیل الدین عالی نے مزید کہا کہ اہل کراچی والے لذت زوال کے عادی ہوچکے ہیں ہم ایک دوسرے کے خلاف منافقانہ رویہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک سال پرانے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال روزنامہ جنگ نے میرے لئے تاسیسی جلسہ کا اہتمام کیا تھا جس میں سات سو پچاس سے زائد افراد کو مدعو کیا گیا۔ اس کے اگلے روز جنگ ہی میں کراچی کے کالم نگار نے میرے حوالے سے لکھا کہ عالی جی کو اتنا خرچ کرکے اپنا جلسہ کروانے کی کیا ضرورت تھی۔ جمیل الدین عالی نے کہا کہ میرے لئے لاہور کا کوئی کالم نگار ایسا نہیں لکھ سکتا۔ یہ اپنوں ہی کا کرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی والوں نے جوش ملیح آبادی کو بھی نظر انداز کیا حالانکہ یہاں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کی ایک دن کی شراب کا خرچہ اتنا ہوتا

روزنامہ حریت۔ کراچی (۲) ۲۸ جولائی ۱۹۷۵ء

عطیہ فیضی کے لاکھوں روپے کے نوادرات

بے توجہی کی نذر ہو رہے ہیں

سوشل راؤنڈ اپ

تحریر
سید محمد یعقوب



* کے ایم سی کے پاس کتے مارنے کے لئے تو بجٹ میں گنجائش ہے مگر نوادرات کی حفاظت کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔
* کراچی آجکل ایوارڈ کی وبا کی لپیٹ میں ہے۔
* ٹیلنٹس گلڈ نے فنکاروں کو ایوارڈ دیئے۔
* اداکار کمال سیاست میں اداکاری دکھانے کا پروگرام بنا رہے ہیں

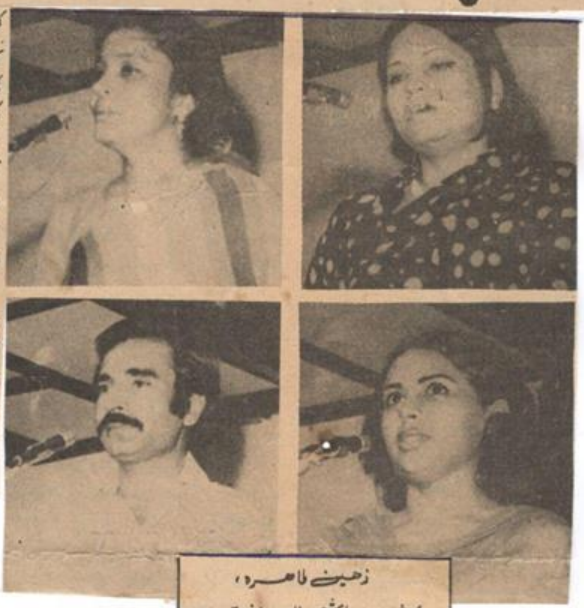
کہ جہاں بہت سی بیماریوں کی طرح کچھ ثقافتی امراض بھی وبائی صورت میں منعقد ہوتی ہیں کبھی کتابوں کی وبا پھیلتی ہے تو کبھی لوگوں کے ساتھ شامیں منانے کی وبا آجکل ایک اور وبا نے کراچی کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور وہ ہے ریڈیو ٹیلیویژن اور فلم کے فنکاروں کو ایوارڈ سے نوازنے کی وبا۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے گذشتہ ایک ڈیڑھ ماہ کے دوران ہم کو دس ایسے چھ سات فنکشنوں میں شرکت کر چکے ہیں جہاں یہ ایوارڈ تقسیم کئے گئے۔

اس ہفتے بھی ہوٹل میٹروپول کے نیشنل ہال میں ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام ریڈیو ٹیلیویژن اور اسٹیج کے فنکاروں کو ایوارڈ دینے کی ایک تقریب منعقد ہوئی۔ ہم پہلے بھی کئی اداروں کی جانب سے فنکاروں کو ایوارڈ دیئے جانے کی تقاریب میں شرکت کر چکے ہیں۔ لیکن ٹیلنٹس گلڈ کی یہ تقریب اس لحاظ سے بہت مختلف اور منفرد نظر آئی کہ اس میں چند ایک کو چھوڑ کر کسی بھی بڑے یا نامی گرامی فنکار کو ایوارڈ نہیں دیئے گئے بلکہ ایسے فنکاروں کو ایوارڈ سے نوازا گیا جنہوں نے حال ہی میں فن کی دنیا میں قدم رکھا ہے لیکن مختصر مدت میں ہی انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا اعتراف کرالیا ہے۔

ٹیلنٹس گلڈ کے بانی صدر شفیق الزماں ہیں۔ جب کہ اس کے جنرل سکریٹری کراچی ٹیلیویژن کے مقبول نیوز ریڈر زہیر الدین ہیں۔

زہیر الدین نے ٹیلنٹس گلڈ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم اکثر و بیشتر ڈرامے وغیرہ منعقد کراتے رہتے ہیں اس طرح کے پروگراموں کا مقصد ذاتی منفعت حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ ہمارے پیش نظر دو واضح مقاصد ہوتے ہیں اول تو یہ کہ ایسے باصلاحیت فنکاروں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع دیا جائے جنہیں اب تک ریڈیو ٹیلیویژن یا اسٹیج پر اپنے فن کے اظہار کا کوئی موقع نہیں مل سکا ہے دوسرے یہ کہ ان پروگراموں سے ہونے والی آمدنی کو کسی نیک کام میں لایا جائے انہوں نے بتایا کہ ہم نے گذشتہ سال جو ڈرامہ اسٹیج کیا تھا اس کی تمام آمدنی ہم نے مشہور سینٹ ڈینز مفر اشرف مرحوم کی بیوہ کو دیدی تھی اسی طرح آئندہ ماہ ہم جو ڈرامہ کرنے والے ہیں اس کی آمدنی ہم اسکے ہیں مقیم مشرقی پاکستان سے آئے تباہ حال پناہ گزینوں کی آبادکاری پر خرچ کریں گے۔

ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے تقریب کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے ایوارڈ دیتے وقت اس امر کو بطور خاص پیش نظر رکھا ہے کہ نئے فنکاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔



زھیب طاھرہ، عشرت ہاشمی، ناہید رفیق اور مختیار احمد ٹیلنٹس گلڈ کی تقریب میں گانے سنا رہے ہیں

← Page (2)

روزنامہ حریت جولائی 1975ء

اسکرین کی باتیں

اے آر ممتاز کے قلم سے

کراچی میں ایوارڈ اور تقریبات کا موسم سر پر کھڑا ہے

*

صاحبو!

کراچی میں مارچ کے بعد ہی باقاعدہ گرمی پڑنے لگتی ہے۔ گرم سوٹ اور گرم کپڑے سے حفاظت سے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ کراب آنکھی سوٹوں میں ہم تین سے۔ دفتروں اور گھروں میں باقاعدہ پنکھے اور کوری رفتار سے چلنے لگتے ہیں۔ آئس کریم اور ٹھنڈی بوتلوں کا کاروبار چمکنے لگتا ہے۔ گویا اس بار مارچ کے پہلے ہفتے میں گرمی اور دوسرے ہفتے میں باقاعدہ سردی پڑنے لگی۔ ہوا یوں کہ ایک رات یکایک اور خواہ مخواہ بادل گھر آئے اور گرجنے لگے۔ بجلیاں کوندنے لگیں۔ کہتے ہیں کہ گرجنے والے بادل برستے نہیں ہیں مگر کراچی کا موسم محاورہ کی نہیں برعکس ثابت ہوا ہے اس لئے اس بار بھی گرجنے والے بادل برسے اور خوب برسے۔ سارا شہر جل تھل ہو گیا۔ اچھا خاصا جو دن میں جاڑے، گرمی اور برسات کا مزہ لوٹا۔ پھر موسم خاصا سرد ہو گیا۔ اب کراچی کو دوبارہ اپنے کوٹ اور سوئٹر نکالنے پڑے۔

پچھے ہے سال محبوب کے مزاج اور کراچی کے موسم کا کوئی بھروسہ نہیں، کون جانے کب کیا ہو جائے؟ اور کون جانے کب کون سا موسم شروع ہو جائے۔ کسی شاعر کا فلمی مصرعہ یاد آتا ہے شاعر غالباً کراچی کے موسم کے لئے کہا گیا ہے۔



بچوں کا پروگرام پیش کرنا بڑا مشکل کام ہے پھر بچوں کے لئے موسیقی ترتیب دینا تو اور بھی مشکل ترین کام ہے مگر سہیل رعنا کئی سالوں سے مسلسل اس امتحان میں پورے اتر رہے ہیں۔

ابھی ابھی دن تھا، ابھی ابھی رات ہے

فوصا جو! ہمارے ہاں جنید وزیر کے لئے اس بار مارچ کے مہینے میں لوٹ آئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ حیات نے آخر مزید عمر دی بڑھنے کا بیڑا تو اٹھا لیا ہے اور عمر کی دراز کا موسم بس یونہی سا ہے۔ نہ کوئی قابل ذکر نظام ہیں رہ ہے اور نہ ہی کوئی قابل ذکر دما مسیح موجود ہے۔ رہی بیماری کی بات تو وہ اب بھی "انکلاب عرفی" کا راج ہے۔ یہ میرے اس قدر معقول ہو گئی ہے کہ اسے دیکھنے کے لئے اس سے پہلے دکھائے جانے والے گھنٹے سو سکتے تک اشتہارات دیکھنے پڑتے ہیں۔ لوگوں نے اسے مقبولیت کا پیمانہ بنا لیا ہے جس پروگرام سے پہلے جتنے زیادہ اشتہارات دکھائے جائیں گے وہ اتنا ہی مقبول سمجھا جائے گا اس سے ناظرین کو اور تھیٹر کرنے والوں کو بڑی آسانی ہو گئی ہے۔ وہ پروگرام سے پہلے اشتہارات کی تعداد گن کر بتا سکتے ہیں کہ پروگرام معقول ہے یا کس قدر معقول ہے؟ اس کا دارومدار شعور کرنے والوں کو اصلی پروگرام دیکھنے کی زحمت نہیں کرنا پڑتی۔

ہاں تو "انکلاب عرفی" کی سیریز سے پہلے دکھائے جانے والے اشتہارات کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اب "انکلاب عرفی" کے چلے جانے کے بعد بھی اس صورت دو فلمیں باقی ہیں۔ لاہور اسلام آباد میں بھی بیگم خورشید شاد اس سفر پر جا چکی ہیں۔ اس سیریز کی پروڈیوسر اجالا بھی "انکلاب عرفی" کی سیریز ختم کرنے کے بعد جاپان جا رہی ہیں اس نے انکلاب عرفی کی پوری ٹیم بھیج

سازوں پر مشتمل ہوگا۔ اور یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار فنکار برادر اسرائیل کے شو کے لئے استعمال کیا جائے گا اس پروگرام میں پاکستان بھر کے تمام مقبول اور مشہور گلوکار حصہ لیں گے

دوسری رات کلاسیکی موسیقی کے لئے مخصوص ہوگی جس میں نامور سازندے اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے تیسری رات نئی اور نوجوان پروگرام کی ہوگی جس سے نئی آوازیں متعارف ہوں گی۔ ان پروگراموں کی ریکارڈنگ شروع ہو گئی ہے۔

ادھر دوسرے تمام محاذوں میں خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ ریڈیو چین ہر چیز لکھتا ہے۔ ہاں البتہ گزشتہ دنوں ہو چکا ہے اس کی بازگشت سنائی دے رہی ہے چند انجمنیں جو فن کی ترویج و اشاعت کو اپنا فرض جانتی ہیں اپنے محدود وسائل کے باوجود ایوارڈ اور انعامات دینے کے لئے میدان عمل میں کود پڑی ہیں۔ حلقہ فن گھنڈ نے مشہور اداکار مقبول پیرزادہ کی بستی کے بہترین کردار کو ایوارڈ اور خصوصی انعامات دینے کا اعلان کیا تھا اس کا نتیجہ برآمد ہو گیا ہے ذہین طاہرہ اور قاضی واجد شریف بیمار اکارہ اور اداکار قرار پائے ہیں اس سیریز کے پروڈیوسر مرد تھے اس لئے دونوں کو بھی مختیار احمد اور قاسم جلالی کو ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا اس کے علاوہ محمد یوسف، ہیرو، سہروزی اور موسیقار کو انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

منصفین کی کمیٹی میں عبدالکریم بلوچ، محسن علی، نیلوفر علیم، غزالہ رفیق، صدیقہ یار خان، سعید احمد، نسیم، انصر احمد، اقبال احمد خان کے علاوہ راقم الحروف کا نام شامل تھا اس سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ منصفین کی اکثریت نے ذہین طاہرہ کو بہترین اداکارہ کا ورڈ دیا مگر ایک خاتون جج نے انہیں ووٹ نہیں دیا۔

دوسری طرف انجمن میوزیشن ریڈیو، فلم اور ٹیلیویژن رجسٹرڈ پاکستان کی بڑی فعال انجمن ہے اس کے سکریٹری جنرل راشد لطیف بڑے سماجی صفت آدمی ہیں۔ اور ہر بار کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہتے ہیں اس بار ۱۹۷۴ء کی بہترین فلموں، ٹیلیویژن اور ریڈیو کے پروگراموں کے بہترین فنکاروں کو انعامات سے نوازنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سندھ اسمبلی کی ممبر اور پاکستان سکریٹریٹ تاج بی بی بلوچ کی صدارت میں شب میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو معزز اور نامور اراکین پر مشتمل ہے یہ کمیٹی بہت جلد اپنے فیصلے کا اعلان کرے گی۔

دھر سینماؤں اور فلمکاروں کی نمائندہ انجمن ایک بہت بڑے پروگرام کی بنیاد رکھ رہی ہے۔ یہ پروگرام تین دن تک ہوگا جس میں ہر روز مشہور فنکار اور فنکارہ مقبول اداکار اور شاعر شام کو موسیقی ہوگا۔ اس میں ہر روز مشہور فنکار اور فنکارہ

روزنامہ جنگ کراچی بدھ 7/نومبر 2001ء

نثار بزمی کے اعزاز میں تقریب آج منعقد ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز موسیقار نثار بزمی (تمغہ حسن کارکردگی) کے اعزاز میں ٹیلنٹس گلڈ کے زیراہتمام تقریب پذیرائی اور محفل موسیقی بدھ کی شب 8/بجے آرٹس کونسل میں ہوگی جس میں ان کے مقبول نغمے مختلف گلوکاروں کی آواز میں پیش کئے جائیں گے جبکہ فلم ڈائریکٹر ایس سلیمان، سید کمال، سید امیر امام، استاد سلامت حسین اور دیگر شخصیات نثار بزمی کے فن اور شخصیت پر اظہار خیال کریں گی۔

روزنامہ ایکسپریس۔ جمعہ 9 نومبر 2001ء

ROZNAMA EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس کراچی

نثار بزمی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، امیر امام

مخلص اور دیانتدار انسان ہیں، موسیقی کے فروغ کیلئے انتہائی محنت سے کام کیا

ٹیلنٹس گلڈ کے تحت نثار بزمی کے اعزاز میں تقریب سے بختیار احمد و دیگر کا خطاب

کراچی (کلچرل رپورٹر) موسیقی کی دنیا میں نثار بزمی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں انہوں نے فلم انڈسٹری کو اپنی موسیقی کے ذریعے امر کردیا۔ یہ بات ٹیلی وژن کے سینئر پروڈیوسر اور سابق جنرل منیجر پی ٹی وی امیر امام نے گذشتہ روز آرٹس کونسل آف پاکستان میں ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے ملک کے نامور موسیقار نثار بزمی کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پروڈیوسر بختیار احمد نے کہا کہ نثار بزمی نے انتہائی محنت اور لگن سے کام کیا وہ بہت مخلص اور دیانتدار انسان ہیں اور آج ان کو جو مقام ملا ہے یہ ان ہی کوششوں (باقی صفحہ 11۔ کالم 4)



ٹیلنٹس گلڈ کے تحت نامور موسیقار نثار بزمی کے اعزاز میں منعقدہ پروگرام میں ایک گلوکارہ نظر سرا ہیں

ROZNAMA EXPRESS, KARACHI - MONDAY, OCTOBER 4, 2004

ایکسپریس EXP

سید کمال تمغۂ حسن کارکردگی کے حقدار ہیں

کراچی میں اداکار کمال کے ساتھ منائی جانیوالی تقریب کا احوال

پرویز منظور

ہماری زندگی سے اب مردہ پرست ہونے کی سوچ آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہی ہے جوں جوں ہم ترقی کی منازل طے کررہے ہیں قوم میں ایک نئی سوچ پیدا ہورہی ہے ایک دور وہ بھی تھا کہ جب ہے پناہ خدمات انجام دینے والی شخصیات کو ہم یکسر فراموش کردیا کرتے تھے اور وہ جب اس دنیا سے رخصت ہوجاتے تو ان کی یادوں کا نام نہاد ڈھانچہ بنا کر تعزیتی اجلاس منعقد کرتے تھے لیکن موجودہ روش نے لوگوں میں کم از کم یہ شعور تو پیدا کردیا کہ اب وہ ملک اور قوم کے لئے خدمات انجام دینے والوں کو ان کی زندگی میں خراج تحسین پیش کررہے ہیں، اس سے ایک قومی فائدہ ضرور ہوا کہ جو لوگ ایک طویل عرصہ جدوجہد کرنے کے بعد باعزت مقام پاچکے ہیں، ان کو زندگی میں اس بات کا احساس ہوجاتا ہے کہ ابھی ان کے چاہنے والے اس دنیا میں موجود ہیں، اسی خراج تحسین کی ایک یادگار تقریب گذشتہ دنوں کراچی میں منعقد ہوئی، جس میں ماضی کے مقبول اور سدا بہار اداکار سید کمال کی فنی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔

یادشہ اداکار سید کمال ہماری فلم انڈسٹری کے ان فنکاروں میں شامل ہیں، کہ جنہوں نے فلموں میں ایک نیا انداز دیا اور روماٹک فلموں کے ہیرو کے ساتھ ایک کامیڈی ہیرو کا بھی تصور دیا، کہ وہ دور تھا جب فلم انڈسٹری میں درپن، مستوفی، سدھیر اور ایسے ہی بہت سے فنکاروں کا طوطی بولتا تھا، سید کمال نے فلم "غلامی سرک" سے اپنی فنی زندگی کا آغاز کیا اور شباب کیرانوی نے انہیں فلموں میں متعارف کرایا۔ سید کمال ان خوش نصیب اداکاروں میں سے ایک ہیں، کہ جنہوں نے ہر دور میں مقبول ہیروئن کے ساتھ کردار ادا کئے، جو اپنے کرداروں کے حوالے سے انمٹ شہرت لے، لیکن جمیلہ، فلموں میں بھی انہوں نے یادگار کردار ادا کئے ہیں اداکاری کے ساتھ ساتھ رقاص، ہدایت کار بھی لیجنڈیں کارنامے انجام دیئے، پنجابی فلموں میں انہوں نے کامیڈی فلمیں بنا کر ایک نئے دور کی ابتدا کی۔ بے شمار یادگار کردار ادا کرنے والے اس فنکار نے فلم کے بعد ٹیلی ویژن پر بھی شہرت حاصل کی، ان کا شمار پاکستان کے ان چند تعلیم یافتہ فنکاروں میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر شہرت حاصل کی، اور آج بھی وہ بہت پُرعزم ہیں ان دنوں ان کی دوسری کمل غالب کمال کی صورت میں اداکاری کے شعبہ میں موجود ہے اداکار سید کمال کے اعزاز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں ان کے ساتھیوں نے شریک ہو کر بھرپور محبت اور خلوص کا ثبوت دیا۔ ایجوکیشنل گلڈ کے زیر اہتمام ماضی کے مقبول اداکار، ہدایت کار اور پروڈیوسر سید کمال کو خراج تحسین کے لئے ایک تقریب کا انعقاد آرٹس کونسل میں کیا گیا جس میں مقبول شاعر انور شعور، حمایت علی شاعر، اداکار ندیم، اداکار شکیل، کمال کے بیٹے غالب کمال اور ایجوکیشنل گلڈ کے صدر شفیق الرحمان نے خطاب کیا۔

شفیق الرحمان نے کہا ہمیں اپنے ماضی کے بڑے فنکاروں کو بھولنا نہیں چاہئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، اسی لئے ہم ماضی کے بڑے فنکاروں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تقریبات کرتے رہتے ہیں، اس سلسلے کا ہمارا یہ چھٹا پروگرام ہے۔ شفیق الرحمان نے مطالبہ کیا کہ کمال کو تمغۂ حسن کارکردگی ابھی تک نہیں ملا انہیں ملنا چاہئے۔

حمایت علی شاعر نے کہا کہ فلم بھی اتنا ہی بڑا اور اہم آرٹ ہے جس طرح ادب اور شاعری اس سے وابستہ فنکاروں کی بھی وہی قدر و منزلت اور اہمیت ہونی چاہئے جو ایک ادیب اور شاعر کی ہوتی ہے کمال ایک بڑا اداکار ہی نہیں ایک ذہین اور منفرد سوچ رکھنے والا ہدایت کار بھی ہے، فلم انڈسٹری کو اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے، اسے ایک کونے میں بیٹھا دینے سے ہم ایک ذہین فنکار اور ہدایت کار سے محروم ہورہے ہیں۔

اداکار ندیم نے کمال کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کمال بھائی پاکستان فلم انڈسٹری کے پہلے اور ابھی تک آخری ہیرو ہیں، جنہوں نے فلم میں کامیڈی ہیرو کا ایک اچھوتا کامیاب تصور دیا، ان کی اداکاری جو شوخ اور دل کو چھو لینے والی ہوتی تھی ابھی تک اس کی کوئی مثال ہماری فلم انڈسٹری میں نہیں آئی، میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی چند فلموں میں کامیڈی ہیرو کا رول کیا ہے کمال بھائی بڑے فنکار اور بڑے انسان ہیں۔







اداکار شکیل نے کہا کمال بھائی کے ساتھ میں نے فلم میں کام کیا ہے وہ اداکاری کمال کے نہیں بلکہ ایک باشعور ہدایت کار بھی ہیں، ہماری فلم انڈسٹری کو ان کی اس صلاحیت اور خوبی سے فائدہ اٹھانا چاہئے، کمال بھائی ہماری فلمی دنیا کا ایک بڑا نام ہیں۔

غالب کمال نے کہا کہ میرے والد کو اپنے ہاں کا بڑا خیال رہتا ہے فلموں نے ہمیشہ ہمیں اچھی تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت کی آج یہ اعزاز ان کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

سید کمال نے اپنے خطاب میں ایجوکیشنل گلڈ اور مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا میں فلم انڈسٹری کے لئے ابھی بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں، ایک فلم ایکڈمی بنانا چاہتا ہوں میں نے اپنے طور پر ایک اکیڈمی بنائی تھی مگر حکومت اور فلم کے لوگوں کا تعاون نہ ہونے کی وجہ سے اسے بند کرنا پڑا، ہماری فلم انڈسٹری کو آگے لے جانے کے لئے رائٹرز، ہدایت کار کی ضرورت ہے ہاں کے بغیر ہم صرف باتیں کرتے رہیں گے تو فلم انڈسٹری ترقی نہیں کرسکتی۔

تقاریر کے بعد ایک خوبصورت موسیقی کا اہتمام کیا گیا جس میں شہر کے معروف گلوکاروں نے کمال پر فلمائے گئے مقبول گانے پیش کئے۔ تقریب رات گئے تک جاری رہی۔ حاضرین کی ایک ریکارڈ تعداد تقریب میں موجود تھی جو بہت کم دیکھنے میں آتی ہے جو کمال کی مقبولیت کی علامت ہے جس میں شہر کی اہم شخصیات، معززین، اہل سرکاری و غیر سرکاری شعبوں، فنکار و تاجر برادری شامل تھی۔■



THE STAR
Wednesday, June 18, 1997



'An evening with Hameed Kashmiri' held yesterday at the Arts Council under the auspices of Talents Guild and Arts Council. Picture shows (R to L) Ms Sayyada Naqvi, Dr Jameel Jalibi, Hameed Kashmiri and Shaffiq-uz-Zaman. While Naqash Kazmi is addressing the gathering. - STAR photo

18 JUN 1997
روزنامہ نوائے وقت

حمید کاشمیری نے اپنے افسانوں میں کراچی کی ثقافت کو یکجا کردیا

انہیں کتابوں کی دکان اسلئے بند کرنا پڑی کہ جوتے کی دکانیں زیادہ کھل گئی تھیں

تقریب اعزاز سے ڈاکٹر جمیل جالبی' ابوالخیر کشفی' عبدالکریم بلوچ اور دیگر کا خطاب

کراچی (کچرل رپورٹر) حمید کاشمیری عمر کی اس منزل پر پہنچ گئے ہیں جہاں انہیں کراچی کی پانچ سالہ جارحیت کو موضوع بنا کر ناول لکھنا چاہئے کیونکہ انہوں نے انفنٹن اسٹریٹ سے زندہ کہانیاں دیکھی اور سنی ہیں۔ اس خیال کا اظہار ڈاکٹر جمیل جالبی نے ممتاز ڈرامہ نگار افسانہ نگار' حمید کاشمیری کے اعزاز میں منعقدہ شام میں کیا جو گزشتہ روز آرٹس کونسل میں ٹیلنٹ گلڈ کے زیر اہتمام ہوئی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے کہا کہ حمید کاشمیری کو انفنٹی پر کتابوں کی دکان اس لئے بند کرنی پڑی کہ جوتوں کی دکانیں کثرت سے کھل گئی ہیں اسی باعث شہر میں خوب ہوتا چل رہا ہے۔ اس موقع پر حمید کاشمیری نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ میری زندگی کی شام ہے لیکن اس میں ایک سویرا بھی ہے۔ افسانہ نگار آج بھی میرے اندر زندہ ہے۔ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے کہا کہ حمید کاشمیری نے کراچی (سندھ پاکستان) کی ثقافت کو اپنے افسانے میں یکجا کر دیا ہے۔ پی ٹی وی کراچی مرکز کے جنرل منیجر عبدالکریم بلوچ نے کہا کہ حمید کاشمیری نے ہو بھی ٹی وی ڈرامہ لکھا اچھا لکھا ان کا کوئی بھی سیریل ناکام نہیں ہوا۔ وہ ٹی وی کے لئے ہمیشہ ایور جینس رائٹر رہے۔ علاوہ ازیں تقریب سے پروفیسر میر حامد علی' اداکار طلعت حسین' اخلاق احمد' شاہد کاظمی' پی ٹی وی پروڈیوسر سید امام رضوی' نجم پاشا' نقاش کاظمی نے حمید کاشمیری کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔

MR ANWAR

18 JUN 1997
جنگ



ٹیلنٹس گلڈ آرٹس کونسل آف پاکستان کے تعاون سے افسانہ ڈرامہ نگار حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام کی تقریب سے نقاش کاظمی خطاب کررہے ہیں جبکہ ڈائس پر ڈاکٹر جمیل جالبی، حمید کاشمیری، شفیق الرحمان اور سیدہ نقوی بھی ہیں (جنگ فوٹو)

TALENTS GUILD

Page (2)

کے ٹکٹ اسی طرح ذوق وشوق سے خریدے جس طرح مشاعروں کے لئے خریدتے ہیں۔ اور کرسیوں پر بیٹھ کر گھنٹوں افسانے سُنے اور داد دی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جہاں تعلیم عام نہیں اور کتابیں مہنگی ہیں وہاں مشاعرہ اور "شب افسانہ" قسم کی محفلوں کو جس قدر زیادہ اہمیت دی جاسکتی ہے دینی چاہیئے۔ مگر افسانے کے سلسلے میں ہمارے یہاں اب ایسا خیال آیا بھی تو نوجوان نسل کو ہی آیا۔

اگر دیکھا جائے تو ترقی پسند تحریک کی ابتدا کے ساتھ ہی اُردو کا مختصر افسانہ اپنی طلسماتی کشش کے ساتھ ادب پر چھا گیا اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اردو کے مختصر افسانے نے اپنے معاشرے کی جتنی متنوع، سچی اور گہری تصویریں دی ہیں، ان کا مقابلہ ہمارے ادب کی کوئی اور صنف نہیں کرسکتی۔ لیکن افسانہ اب مظلوم ترین صنف بن کر رہ گیا ہے۔ آزادی سے پہلے تک یہ عالم تھا کہ افسانہ نگار فنی اعتبار سے ابھی پالنے میں ہی جھول رہا ہوتا کہ پبلشر اس کے افسانوں کا مجموعہ چھاپنے کے لئے دوڑ پڑتا اور نقاد سب سے پہلے افسانوں پر توجہ دیتا۔ اب افسانہ نگار نقاد کی توجہ کا محتاج ہے۔ اور یہ توجہ نجی مفاد اور مصلحت کی ترازو میں تُل کر تقسیم ہوتی ہے۔ باقی رہا پبلشر تو اب حال یہ ہے کہ افسانوی مجموعے چھاپنے کے نام سے ہی وہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ افسانہ اپنی مقبولیت کھو چکا اس لئے وہ زنانہ ناموں سے لکھے ہوئے گھٹیا ناولوں سے مُک اِسٹالز کو پاٹ رہا ہے۔ مگر یہی پبلشر رسالے کا مالک بن کر افسانہ نگار کو بتاتا ہے کہ صاحب بغیر افسانے کے رسالہ نہیں چلتا اور چونکہ بُرے بھلے ہر قسم کے رسالوں کی بہتات ہے اس لئے افسانہ نگار صرف رسالے کے صفحات بھرنے کے کام آتا ہے۔ افسانے کا ملکی مواد کافی نہیں ہوتا تو غیر ملکی افسانوں سے جگہ پُر کرلی جاتی ہے۔ "اس کا رخیر" میں اچھے بُرے معیار کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ بہرحال افسانوی ادب کی مقبولیت کے لئے یہ ثبوت کیا کافی نہیں کہ جہاں ملکی رسائل میں غیر ملکی شاعری کے نمونے شاذ ہی نظر آئیں گے وہیں ان رسائل کے مدیر افسانے کی ملکی پیداوار کو ناکافی پاکر دوسری زبانوں کے افسانے حسبِ مذاق چُن کر اپنے پرچوں کی ضخامت اور اشاعت بڑھاتے ہیں، حتیٰ کہ ہندوستان کی فلموں سے بیزاری اور صحافت سے ادب تک ہر تحریر کو پڑھنے سے انکار حُبّ الوطنی کی شرط ٹھہری۔ اس کے باوجود ہندوستان میں لکھے جانے والے اُردو اور دیگر زبانوں کے افسانے کسی نہ کسی طرح ہمارے رسائل کی زینت بنتے ہیں، اس کے برعکس ہندوستان کے شاعروں کی تخلیقات ان پرچوں میں کہیں نظر نہیں آتیں وہاں کے رسالے عرصے سے یہاں نہیں آتے اس لئے موجودہ صورتِ حال کا مجھے علم نہیں لیکن جب تک یہ صورت نہ تھی پاکستانی افسانے ہندوستان کے اُردو رسالوں کے علاوہ ہندی اور دوسری زبانوں میں بھی دھڑا دھڑ ترجمہ ہو کر چھپتے تھے۔

خیر افسانوں کی مقبولیت اپنی جگہ اور یہ بات بھی طے ہے کہ رسالوں کی گرم بازاری بڑی حد تک انہی افسانوں کے طفیل باقی ہے لیکن رنج کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے افسانہ نگار بیچارے کے جگر کے ٹکڑے مختلف رسالوں میں سڑک کی پگلی اندھی ماں کے بچوں کی طرح جگہ جگہ رُلتے پھرتے ہیں۔ وہ ایک کنبے کی طرح کسی گھر میں نہیں پلتے۔ یعنی وہ مجموعے کی شکل اختیار کرنے سے عموماً محروم رہتے ہیں، اور جن افسانہ نگاروں کے مجموعے اتفاقاً چھپ گئے ہیں وہ بھی کاروباری راز ہیں۔ ہمارے ادبی انعاموں کی تاریخ میں صرف ایک بار ابتدائی دنوں میں افسانوں کے ایک مجموعے کو آدھا انعام دیا گیا گویا یہاں بھی افسانے کی مقبول صنفِ ادب پر نامقبولیت کی مہر لگ گئی۔ اس کے باوجود جب ہمارے نثری ادب کے نمونے ترجمے کی وساطت سے ملک سے باہر پیش کئے گئے تو اُن میں ہمارا مختصر افسانہ ہی سرِفہرست رکھا گیا۔ ناشروں اور ناقدوں کو شاید خبر نہ ہو لیکن ہمارے یہاں نئے افسانہ نگاروں کی کھیپ پر کھیپ چلی آرہی ہے۔ اس سال میں صرف افسانے کی یہ دوسری محفل دیکھ رہی ہوں۔ ان دونوں محفلوں کے افسانہ نگار ادب میں نو وارد ہی کہے جائیں گے، مگر انہیں سُننے کے لئے کچھ لوگ اپنی مصروفیات

TG TALENTS GUILD
A - 1, Muneer Garden Block - 18, Gulshan-e-Jauhar, Karachi.
Phone : 8117652

Ref. No. _____ Date جولائی ۱۹۹۸ء

خبرنامہ
آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی
جولائی ۱۹۹۸ء

کمال احمد رضوی کی شخصیت پر مجلّہ کی "تقریب رونمائی"

کمال احمد رضوی کے فن و شخصیت پر مجلّہ "شخصیت" کی تقریب رونمائی مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی جس کا اہتمام ٹولنٹس گلڈ نے کیا ۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری کی صدارت میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں فنکاروں کے علاوہ کئی معتبر ادیبوں نے بھی اظہار خیال کیا۔ مقرر طلعت حسین کا کہنا تھا کہ کمال احمد رضوی کے ڈرامہ "الف نون" نے معاشرے میں مادی حیثیت کے رویوں کی نشاندہی کی ہے۔ اداکار شکیل نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہاکہ ڈرامہ کو ابھی تک ادب میں وہ مقام نہیں دیا گیا جس کا وہ مستحق ہے ۔ معروف ادیب صبیح محسن نے اپنے مضمون میں کہا کہ کمال احمد رضوی ساری زندگی قلم چلاتے رہے لیکن زبان چلانے کا موقع کم ہی ملا۔ پی ٹی وی کے جنرل مینجر محسن علی نے کہا کمال احمد رضوی کی ڈرامہ میں ایک ٹریننگ سینٹر کی حیثیت ہے۔ ان کے کاموں سے نئی نسلیں سبق حاصل کریں گی۔ حمایت علی شاعر نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریری حوالے سے آدمی کو پہچانا جائے۔ کمال احمد رضوی کی ۱۰۴ کتابیں ہیں جس میں تراجم بھی شامل ہیں۔ ان کے بارے میں چیزوں کو یکجا کرکے شخصیت نمبر نکالنا ایک مشکل کام تھا لیکن شفیق الزماں اور دیگر مرتب کنندگان نے اس کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کمال احمد رضوی کے تمام کوائف ایک ساتھ یکجا کرنا بڑی خوبی ہے ۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ کراچی میں شخصیات پر کام نہ ہونے کے برابر ہے ۔ راغب مراد آبادی نے خراج تحسین میں رباعیات پیش کیں ۔ قمر علی عباسی اور حمید کاشمیری نے بھی کمال احمد رضوی کو خراج تحسین پیش کیا ۔ حمید کاشمیری کا کہنا تھا کہ کمال کی شخصیت ہمہ جہت شخصیت ہے۔ وہ ایک شخص نہیں بلکہ ایک ادارہ ہے جس پر خود ایک ادارہ بنانے کی ضرورت ہے۔ سندھی زبان کے معروف ادیب و دانشور علی نواز وفائی نے کہا کہ کمال میں ہمت بھی ہے اور حوصلہ بھی اور کام میں کشش بھی ۔ سرشار صدیقی نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے ڈرامہ میں سنجیدہ رویہ اختیار کیا ہے ۔ اس موقع پر کمال احمد رضوی نے کہا کہ شستہ لوگوں کے درمیان پذیرائی میرے لئے اعزاز ہے۔ آج کا دور وہ ہے جس میں اہم ڈراموں کے اسکرپٹ اور مسودات کا خیال نہیں رکھا جاتا تو الف نون کی کیا حیثیت ہے ۔

صدر محفل ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے کمال احمد رضوی کی شخصیت کو پاکستان میں ڈرامے کے حوالے سے سب سے بڑی اور اہم شخصیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ رضوی صاحب پاکستان کے شیکسپیئر ہیں جنہوں نے ڈرامہ کے فن پر مستند کتابیں لکھیں اور تراجم کئے ۔ یہ کام ان کی شخصیت کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔

(رپورٹ : شاہدہ اسرار کنول)



☆ بیگم حمایت علی شاعر (معراج نصیم) حمایت علی شاعر نمبر کی تقریب رونمائی میں اظہار خیال کر رہی ہیں



☆ ڈاکٹر عالیہ امام تقریب رونمائی میں خطاب کرتے ہوئے



☆ ممتاز فنکار محمد ایوب تقریب رونمائی میں خطاب کرتے ہوئے

الدین شاہد، راشد نور، عثمان عرفانی، حمید قریشی
عذیر احمد مدنی، پروفیسر آفاق احمد صدیقی، اعتبار ساجد (اسلام آباد) خورشید احمد خان، سید شریف الحسن، فاروق جوبش، رضوان صدیقی، اخلاق احمد، خالد معین، حیدر حسنین جلیسی، سبکتگین صبا، غوث متھراوی، پروفیسر عتیق احمد، گلنار آفریں، فاطمہ حسن، منظر امکانی، پروین راؤ، نقاش کاظمی، اقبال حیدر، اطہر شاہ خان، رشید چشتی، شاہد حمید، امتیاز ساغر، لیاقت علی عاصم، سرور جاوید، پروین جاوید، ضیغم زیدی، شبنم رومانی، مقبول جلیس، ساقی امروہوی، احمد ہمیش، نعیم عابد فاروقی، سعید آغا، انیس احمد، محمد ایوب، حسن رضوی، محبوب احمد خان، سلیم برلاس، سہیل اقبال، نیلوفر عباسی، صفیہ رشید خان، عبدالقادر حسینی، اختر عادل، انجم خان، جلیس سلاسل اور دیگر شامل تھے۔

افتخار عارف نانا بن گئے

معروف شاعر اور مقتدرہ قومی زبان کے چیئرمین افتخار عارف نانا بن گئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان کی بیٹی گیتی اور داماد کامران محمود کے یہاں ۲۹ جولائی ۱۹۹۶ء کو بیٹی کی ولادت ہوئی ہے جس کا نام زینب محمود رکھا گیا ہے۔

شہناز مزمل کے اعزاز میں اکادمی ادبیات پاکستان کی تقریب

معروف شاعرہ شہناز مزمل گزشتہ دنوں لاہور سے کراچی آئیں تو اس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب ملاقات کا اہتمام کیا۔ جس میں اردو اور سندھی ادیبوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں اکادمی کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر آغا نور محمد پٹھان نے معروف شاعرہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ شہناز مزمل کی شاعری سمیت ۱۲ کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور انہوں نے اردو، پنجابی اور سرائیکی میں شاعری کی ہے۔ اس موقع پر شہناز مزمل نے تینوں زبانوں میں اپنا کلام حاضرین محفل کو پیش کیا۔ بعد ازاں میمونہ سلطان نے ان کی شاعری کا انگریزی ترجمہ سنایا۔

ڈاکٹر اظہر زیدی کی کراچی آمد و روانگی

معروف منتظم ڈاکٹر اظہر زیدی گزشتہ دنوں کراچی تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں کئی تقریبات منعقد ہوئیں۔ اپنے قیام کے دوران وہ کراچی، حیدر آباد، لاہور، راولپنڈی اور اسلام آباد بھی مدعو کئے گئے۔ جہاں ان کے اعزاز میں ظہرانے، عصرانے، عشائیے اور شامیں منعقد کی گئیں۔ کراچی کے قیام کے دوران ہر دن ان کے اعزاز میں تقریبات منعقد ہوتی رہیں وہ ۱۵ اگست کی شام واپس دبئی روانہ ہو گئے۔



☆ مجلہ شخصیت کے حمایت علی شاعر نمبر کی تقریب رونمائی میں ممتاز شاعر حمایت علی شاعر خطاب کر رہے ہیں

مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ مجلہ میری پہلی کاوش ہے اس میں اگر غلطیاں محسوس ہوں تو معذرت خواہ ہوں۔ ڈاکٹر عالیہ امام نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ حمایت علی شاعر نے اپنی شاعری کو اس ڈگر پر ڈالا جو لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے اور انہیں حق اور سچ کی تمیز سکھاتی ہے۔ ممتاز سفرنامہ نگار قمر علی عباسی نے حمایت علی شاعر کی ستر ویں سالگرہ کی تقریب میں کہا کہ میری اور حمایت علی شاعر کی دوستی کا آغاز ۱۹۵۵ء میں ہوا تھا وہ اس وقت ریڈیو سے منسلک تھے اور انہوں نے میرے خط کا جواب دیا تھا جسے سننے کے بعد خود ہمیں ریڈیو جانے کا شوق پیدا ہوا اور ان کا خوبصورت شعر اور دلنواز ترنم دلوں کو چھوتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت صاحب سچ لکھتے اور بولتے ہیں ستر سال میں ان کی عمدہ صحت کا راز ان کا صاف ذہن ہے انہوں نے مزید کہا کہ شاعر و ادیب زمان و مکان کی قید توڑ دیتے ہیں۔ حمایت علی شاعر نے بھی اپنے ادبی کارناموں کے ذریعے وقت کے دائرے کو توڑ دیا ہے۔ افتخار عارف کا مضمون معروف اداکار محمد ایوب نے پڑھ کر سنایا۔ جبکہ الیاس رشیدی کا تحریر کردہ مضمون "حمایت علی شاعر کی فلمی خدمات" معروف مضمون نگار زخمی کانپوری نے پڑھ کر سنایا۔

انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر کا شمار ہماری فلمی دنیا کے معروف اور معروف ترین نغمہ نگاروں میں ہونے لگا تھا۔ انہیں تین نگار ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جن میں دو فلمی اور ایک ٹی وی پر خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت صاحب کے نغمات "کسی چمن میں رہو تم بہار بن کر رہو" "تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم" اور "نہ چھڑا سکو گے دامن" سپرہٹ نغمات تھے۔ انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر کے نغمات یکے بعد دیگرے ہٹ ہوتے چلے گئے اور آپ فلم انڈسٹری کی ضرورت بن گئے۔ انہوں نے پندرہ سال فلم انڈسٹری کو دیئے اور اس عرصے میں ایک فلم "لوری" نہ صرف پروڈیوس کی بلکہ ایک غیر ریلیز شدہ فلم "گڑیا" کی ہدایتکاری بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ جب کبھی پاکستانی فلمی دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی حمایت علی شاعر کا نام صف اول کے نغمہ نگاروں میں کیا جائے گا۔ پروفیسر سحر انصاری نے اس موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ حمایت علی شاعر نے پر آشوب دور دیکھا ہے اسی لئے اجتماعی اور سیاسی مسائل پر جم کر لکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مجلہ اس اعتبار سے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں حمایت علی شاعر کی زندگی، فن اور شخصیت کے



☆ حمایت علی شاعر نمبر کے مرتب انور جمیل خطاب کرتے ہوئے

حوالے سے تفصیلی مواد اکٹھا کیا گیا ہے ان کا نثری اور شعری کام انہیں زندہ رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر کا تعلق اسی نسل سے ہے۔ جس نے انقلاب، آشوب ابتلا اور انتشار کا دور دیکھا ہے۔ انہوں نے اسی دور میں شاعری شروع کی اور آج ہمیں جن حالات کا سامنا ہے اس کا اظہار بھی ان کی شاعری میں ملتا ہے پروفیسر سحر انصاری نے کہا کہ ان کی شاعری کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ یقیناً آگے تک جائے گا۔ قدرت نے انہیں زبردست تخلیقی قوت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حمایت علی شاعر نے تہذیبی اقدار کو نئے ترقی پسند شعور سے ہم آہنگ کیا ہے آج کل وہ "آئینہ در آئینہ" کے عنوان سے منظوم خود نوشت لکھ رہے ہیں جو ماہنامہ "افکار" میں قسط وار شائع ہو رہی ہے یہ ان کا تازہ ترین کارنامہ ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرتبین نے "حمایت علی شاعر نمبر" کی ترتیب میں خوش ذوقی کا ثبوت دیا ہے حمایت صاحب کے پہلے مجموعے پر پہلا تبصرہ میں نے لکھا تھا وہ ایک خود شناس آدمی ہیں اور ان کی کمٹمنٹ انسان اور انسانیت سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ حمایت کے نام اور کام سے ہمارے شہر اور ملک کا نام

روزنامہ مشرق
17 مئی 1992ء



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منائی جانے والی شام کے موقع پر مسعود خان اور شیلو خان نغمہ سرا ہیں

ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام مسعود خان اور شیلو خان کے ساتھ شام منائی گئی

کراچی (مشرق رپورٹ) ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں شہر کے منفرد فنکار مسعود خان اور ان کی بیگم شیلو خان کے ساتھ ایک شام غزل کا انعقاد آرٹس کونسل آف پاکستان میں کیا گیا جس کی صدارت ملک کے مشہور موسیقار جناب



ٹیلنٹس گلڈ نے مسعود خان اور شیلو خان کے ساتھ شام منائی اس موقع پر مسعود خان شیلو خان گلڈ کے روح رواں شفیق الرحمان زبیر الدین اور بیگم شفیق الرحمان

قومی اخبار
10-5-1992

10-5-1992 قومی اخبار



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام محفل غزل میں شیلو خان اور مسعود خان غزل پیش کر رہے ہیں (تصویر راشد جبیری)

موسیقار اور گلوکار میاں بیوی نے محفل لوٹ لی نثار بزمی کا خطاب

کراچی (رپورٹ۔ زیشان صدیقی) ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام شام غزل میں گزشتہ شب مسعود خان اور شیلو خان کی جوڑی نے پرفارم کیا جسمیں موسیقار نثار بزمی مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسعود اور شیلو کی آواز میں موسیقیت کا احساس نمایاں ہے۔ خاص طور پر غزل اور گیت کی گائیکی میں اس جوڑے کو کمال حاصل ہے۔ پروگرام کی کمپیئرنگ انور علی رومی نے انجام دی۔ ٹیلنٹس گلڈ کے شفیق الرحمان نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

روزنامہ عوام کراچی

جمعرات، 21 رشعبان المعظم 1422ھ، 8 نومبر 2001ء

بے ہنگم انداز نے موسیقی کی روح کو مجروح کر دیا

شار بزمی

مایوس نہیں ہوں، بہت جلد شائقین کو ماضی کی طرح مدھر موسیقی سننے کو ملے گی

عزت اور تکریم اللہ کی دین ہے، ٹیلنٹس گلڈ کے تحت اپنے اعزاز میں دی گئی تقریب سے خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) پاکستان کے نامور موسیقار شار بزمی نے کہا ہے کہ موسیقی کی موجودہ شکل کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے اس کی روح کو مجروح کیا جا رہا ہے اور بے ہنگم انداز میں پیش کی جا رہی ہے،، آرٹس کونسل میں ٹیلنٹس گلڈ کے تحت اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب

بعنوان نامور موسیقار شار بزمی کے ساتھ ایک تقریب پذیرائی اور محفل موسیقی سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں اب بھی موسیقی کے مستقبل سے مایوس نہیں ہوں امید ہے کہ ایک وقت آئے

بقیہ نمبر 9 صفحہ 3



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام کراچی آرٹس کونسل میں نامور موسیقار شار بزمی کے ساتھ ایک شام منائی گئی اس موقع پر مہمان خصوصی اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں جبکہ ان کی ایک شاگرد گیت سنا رہی ہے (فوٹو عوام)



آرٹس کونسل میں ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام شار بزمی کے ساتھ ایک شام میں شریک ایک لڑکی

روزنامہ پبلک ایوننگ کراچی

جمعرات 8 نومبر 2001ء



آرٹس کونسل آف پاکستان میں منعقدہ محفل موسیقی کا پروگرام "ایک شام شار بزمی کے نام" میں ملک کے نامور موسیقار شار بزمی اپنی غزل پیش کر رہے ہیں



آرٹس کونسل آف پاکستان میں ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے منعقدہ محفل موسیقی میں شریک خواتین اس محفل موسیقی میں شہر کی معزز شخصیات نے شرکت کی اور آرگنائزر کو اتنا اچھا پروگرام ترتیب دینے پر مبارکباد دی

APNS

بانی
چودھری غلام محمد مرحوم

روزنامہ

جسارت

کراچی

چیف ایڈیٹر
سید محمود احمد مدنی

جلد ۲۴
شمارہ ۲۱۵

رجسٹرڈ
ایم نمبر ۲۳۶

ہفتہ ۲۴ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ، ۱۰ اگست ۱۹۹۶ء

پوسٹ بکس
نمبر ۸۳۶

قیمت
چھ روپے



ٹیلنٹس گلڈ کا مقبول شاعر حمایت علی

شاعر کے لئے خراج تحسین

گزشتہ دنوں شہر میں ادبی حوالے سے تین بڑی تقریبات ہوئیں تاہم ان میں سب سے بڑی تقریب ٹیلنٹس گلڈ کی تھی۔ گلڈ نے پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر حمایت علی شاعر کے فن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے 600 صفحات کا ایک مجلہ شائع کیا تھا جس کا عنوان شخصیت ہے۔ گلڈ کے زیر اہتمام اس مجلے کی پہلی "شخصیت" جناب حمایت علی شاعر تھے اور اس طرح شخصیت نمبر دو اور نمبر تین کے بعد اس نمبر کی تعداد سینکڑوں، ہزاروں بلکہ کروڑوں تک کئے جانے کا عزم مصمم کیا ہے گلڈ نے اس عظیم الشان اور بھاری مجلے کو نوجوان فنکار، صحافی، دانشور اور جیپ بیک کے پبلک ریلیشن آفیسر انور جمیس قریشی نے ترتیب دیا ہے۔ مجلے کی رونمائی کی تقریب 14 جولائی کو مقامی ہوٹل میں ہوئی جناب عالی تقریب کے صدر تھے۔ انہوں نے حکومت سے کہا کہ وہ اس بار 14 اگست کو پرائڈ آف پرفارمنس کیلئے جناب حمایت علی شاعر کے نام کا اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی والوں کو ہر شعبہ میں نظرانداز کردیا جاتا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے ادبی حوالوں سے اپنی زندگی کے کئے واقعات سنائے اور حمایت علی شاعر کو بلند مرتبہ شاعر قرار دیتے ہوئے ان کی شاعری کو خوب خوب سراہا۔ ماہر تعلیم اور دانشور اور نقاد جناب ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے اپنے خطاب سے سامعین کو ازحد محظوظ کیا اور کہا کہ آج حمایت علی شاعر کی 70 ویں سالگرہ ہے یہ وہی سن ہے جہاں سے پختہ عمر کا آغاز ہوتا ہے کیونکہ شاعری کا جو پیمانہ ہے جس سے شعر میں وزن کا خیال رکھنا پڑتا ہے اس عمر کے اعداد یعنی اکہتر، بہتر، تہتر، چوہتر، پچہتر، چھہتر، ستتر، اٹھہتر خود ایک بحر اور ایک وزن ہیں۔ انہوں نے حمایت علی شاعر کے فن کو اہل غیر بھی شعرا اور ادیبوں کے فن سے ممتاز قرار دیا۔ پروفیسر محراب انصاری نے کہا کہ شخصیت کے عنوان سے یہ مجلہ ایک فنکار کو بڑا خراج تحسین ہے۔ زندگی ہی میں کسی فنکار کی پذیرائی کو کہ روایتی انداز نہیں لیکن بڑا خوبصورت اور سکون بخش اقدام ہے۔ ڈاکٹر عالیہ امام نے حمایت علی شاعر کی شاعری اور ادبی کاوشوں کو سراہتے ہوئے بیگم معراج حمایت علی کی بھی تعریف کی اور کہا کہ عورت کے تعاون کے بغیر کسی بھی شوہر کا بڑا قومی بننا ممکن تو نہیں لیکن بے حد مشکل ہے۔ ریڈیو پاکستان کراچی کے اسٹیشن ڈائریکٹر قمر علی عباسی نے حمایت علی شاعر کے ساتھ گزرے ہوئے دنوں کی باتیں کرکے محفل کو زعفران بنادیا اور ان کی شاعری کو برصغیر کے عوام کے دلوں کی دھڑکن قرار دیا۔ سینئر صحافی الیاس رشیدی کا پیغام ذکی کانپوری نے پڑھا۔ جناب افتخار عارف کا پیغام گلڈ کے عہدیدار اور ریڈیو ٹی وی کے نامور فنکار محمد ایوب نے پڑھا۔

جناب راغب مراد آبادی نے حمایت علی شاعر کو منظوم خراج تحسین پیش کیا۔ گلڈ کے چیئرمین شفیق الرحمن نے کہا کہ وہ شخصیت کے عنوان سے جلد ہی دوسرا مجلہ شائع کریں گے مجلے کے خالق انور جمیس قریشی نے اپنی تقریر میں کہا کہ حمایت علی شاعر کی شخصیت ادبی حوالے سے جس قدر قد آور ہے وہ اس مجلے کو اس طرح مرتب نہیں کرسکے تاہم فنکار کی پذیرائی اور اس کے پرستار کی ایک کوشش ہے۔ تقریب کی کمپیئرنگ ممتاز صحافی جناب آغا مسعود حسین نے کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آغا مسعود پیرانہ سالی کے دور سے گزر رہے ہیں لیکن انور جمیس قریشی کی درخواست پر انہوں نے جہاز کا ٹکٹ منسوخ کرا کے اس تقریب میں شرکت کی جو کسی بھی فنکار سے محبت کا ایک بڑا اور بین ثبوت ہے تقریب میں شہر کی نامور ادبی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی جن میں جناب ڈاکٹر پیرزادہ قاسم، ڈاکٹر محمد علی صدیقی، رضی اختر شوق، فاطمہ حسن، ناصر زیدی، حسن رضوی، فاش کاظمی، جاذب قریشی، سرشار صدیقی، مشتاق سہیل۔

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جلد نمبر 8 | پیر 28 صفر المظفر 1417ھ 15 جولائی 1996ء قیمت 3 روپے | شمارہ 264

اسلام آباد کے بیوروکریٹ کراچی کے ادیبوں اور شعرا کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں

جمیل الدین عالی

ہم ایک دوسرے کیخلاف منافقانہ رویہ رکھتے ہیں، مجھے اپنے معاصرین سے شکایات ہیں، 78 فیصد ٹیکس دینے والے ادیبوں کو نظرانداز کرنا ناانصافی ہے

کراچی والوں نے جوش ملیح آبادی کو نظرانداز کیا، یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جنکی ایک دن کی شراب کے خرچ سے جوش کے گھر کا ایک ماہ کا خرچہ چل سکتا تھا (جمیل عالی)

70 برس کی عمر میں پہنچ کر مجھے وہ کام کرنے ہیں جو ابھی تک ادھورے ہیں لیکن میں اپنے آپ کو تھکا ہوا محسوس نہیں کرتا، حمایت علی شاعر

حمایت علی شاعر خود شناس اور خود آگہی رکھتے ہیں (فرمان فتح پوری) حمایت علی شاعر کی شاعری لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے (عالیہ امام)

اردو کے ممتاز شاعر حمایت علی شاعر کی 70 ویں سالگرہ کی تقریب سے قمر علی عباسی، سحر انصاری، بیگم حمایت علی شاعر اور دیگر مقررین کا خطاب



حیدرآباد میں فیلسٹس گلڈ کے زیر اہتمام حمایت علی شاعر کی ستر ہویں سالگرہ کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب سے صدر محفل جمیل الدین عالی، حمایت علی شاعر، انور جمیل قریشی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور عالیہ سحر انصاری خطاب کر رہے ہیں۔ (تصویر قومی اخبار)

کراچی (رپورٹ ○ ایشان صدیقی) ممتاز دانشور جمیل الدین عالی نے کہا ہے کہ کراچی کے ادیبوں اور شعراء کے ساتھ ناانصافی

بقیہ صفحہ آخر کالم ۷ پر

بقیہ | **جمیل الدین عالی**

اور زیادتی کا عمل مسلسل جاری ہے اور ایسا اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے جاہل اور اہل علم کے اہمیت اور مقام سے ناواقف بیوروکریٹس کر رہے ہیں یہ بات انہوں نے فیلسٹس گلڈ کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ حمایت علی شاعر کی ستر ہویں سالگرہ کے موقع پر شائع ہونے والے مجلہ "شخصیت" کی تقریب رونمائی میں اپنے صدارتی خطبہ میں کہی جمیل الدین عالی نے مزید کہا کہ ہم ان کے اس رویے کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں تاکہ کراچی کے ادیبوں اور شاعروں کو اسلام آباد نظرانداز کرنے کی جرأت نہ کرسکے پریذیڈنٹ آف پرفارمنس کے سلسلہ میں 78 فیصد ٹیکس ادا کرنے والے کراچی کے ادیبوں کو نظرانداز کرنا شرمناک ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ حمایت علی شاعر کو ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں اسی سال پریذیڈنٹ آف پرفارمنس دیا جائے۔ جمیل الدین عالی نے مزید کہا کہ اہل کراچی لعنت زوال کے عادی ہو چکے ہیں ہم ایک دوسرے کے خلاف منافقانہ رویہ رکھتے ہیں انہوں نے ایک سال پرانے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال روزنامہ جنگ نے میرے لئے تاسیسی جلسہ کا اہتمام کیا تھا جس میں 750 سے زائد افراد کو مشائیہ بھی دیا گیا اس کے اگلے روز جنگ ہی میں کراچی کے کالم نگار نے میرے حوالے سے لکھا کہ عالی جی کو اتنا خرچ کرکے اپنا جلسہ کرانے کی کیا ضرورت تھی جمیل الدین عالی نے کہا کہ میرے لئے لاہور کا کوئی کالم نگار ایسا نہیں لکھ سکتا تھا یہ ایجنسی ہی کا کرم تھا کراچی والوں نے جوش ملیح آبادی کو بھی نظرانداز کیا حالانکہ یہاں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کی ایک ان کی شراب کا خرچہ اتنا ہوتا ہے کہ اس میں جوش کے گھر کا ایک ماہ کا خرچہ چل سکتا تھا جمیل الدین عالی نے حمایت علی شاعر کی شاعری اور شخصیت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ بلاشبہ بلند پایہ شاعر ہیں۔ مجھے اپنے اکثر معاصرین سے شدید قسم کی شکایتیں ہیں لیکن حمایت علی شاعر نے مجھے صرف ایک بار اپنے ترنم کی بدولت شکایت کا موقع دیا۔ حمایت علی شاعر نے اس موقع پر اپنی تقریر میں کہا کہ فنون لطیفہ کی تمام اصناف اور ان سے وابستہ شخصیات قابل احترام ہیں اور ان میں درجہ بندی غیر حقیقی عمل ہے انہوں نے کہا کہ شاعری اور شخصیت کمنٹمنٹ کے بغیر مکمل نہیں ہوتے حمایت علی شاعر نے کہا کہ 70 برس کی عمر میں بھی کراچ مجھے وہ کام مکمل کرنے ہیں جو اب تک ادھورے ہیں تاہم میں خود کو تھکا ہوا محسوس نہیں کرتا ممتاز دانشور ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا کہ حمایت علی شاعر خود شناس اور خود آگہی رکھتے ہیں۔ انسانیت سے محبت ہی ان کی کمٹمنٹ ہے ڈاکٹر عالیہ امام نے کہا کہ حمایت علی شاعر نے اپنی شاعری کو اس ڈگر پر ڈالا جو لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے اور انیس حق اور سچ کی تمیز سکھلاتی ہے ممتاز سفرنامہ نگار قمر علی عباسی نے حیدرآباد کے حوالے سے مختلف واقعات سنائے اور حمایت علی شاعر کے ریڈیو پر مختلف پروگرامز کے 13 آڈیو کیسٹس تحفہ میں پیش کیں پروفیسر سحر انصاری نے کہا کہ حمایت علی شاعر نے پرآشوب دور دیکھا ہے اسی نے ابتدائی اور سیاسی مسائل پر رقم کرکھا ہے بیگم حمایت علی شاعر نے کہا کہ شاعر صاحب ایک شفیق باپ اور مہربان شوہر کی حیثیت سے ان کے رفیق سفر میں مجھے اور بچوں کو ان کی نگہبانی حاصل ہے تقریب سے فیلسٹس گلڈ کے انور جمیل قریشی، شفیق الرحمٰن اور راشد مراد آبادی نے خطاب کیا جبکہ افتخار عارف کا پیغام اداکار محمد ایوب نے اور الیاس رشیدی کا مقالہ زخمی کانپوری نے پڑھا پروگرام کی نظامت تنویر مسعود حسین نے انجام دی۔



ٹیلنٹس گلڈ کی شام افسانہ کی مہمان خصوصی بانو مسرور صاحبہ کے ساتھ دیدہ زیب منظر امام، شیبتر ناظم اور دلنشین نازاں

ماخوذ ہیں جنس سن لینے کے بعد پڑھنے افسانے کے بارے میں فریدہ کچھ لکھنے کی ضرورت تو نہیں تھی مگر پھر بھی یہ بات اس افسانے نگار خاتون کو بتانا ضروری ہے کہ ادب آسا یا کہ ادب نہ دہ نہیں چاہیے کہ واقعات کے بے بنیاد اخبار کا نام افسانہ رکھ دیا جائے ایسی کہانیوں کو بچوں کے ادب میں شامل کرنے کے لئے بھی کاٹ چھانٹ کی ضرورت ہے

آخری افسانہ کوکو کولا اور استنبول کے نام سے منظر امام نے پڑھا۔ تجریدی آرٹ کی طرح اس افسانے کا عنوان ہی نہیں پلاٹ بھی مبہم ہے۔ جنس کو آج کے دور کی سب سے دلچسپ تھیم سمجھا جا رہا ہے۔ مصنف نے کوکو کولا اور استنبول میں اپنے طور پر کچھ جنسی اصطلاحات استعمال کر کے افسانے کو تجریدی رنگ دینے کی نیک کوشش کی ہے۔ بہرحال اگر اس افسانہ کا عنوان وہ گئے کا رس اور تھوتھے نہ ہوتا تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس افسانے کو سننے کے بعد اس کے مرکزی کردار کو ایک بھونڈی سی گالی دینے کو جی چاہتا ہے۔ منظر امام ایک اچھے لکھنے والے ہیں لیکن اس افسانے میں جنس زدگی کا شکار ہو کر وہ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ہی تصویر بن گئے ہیں۔

"شام افسانہ" اس ادبی نشست کا نام ہے جس میں افسانوں پر تنقید کی جاتی ہے چنانچہ یہ کام ہمارے سپرد کیا گیا۔ ان سے ہمارا مقصد کسی بھی افسانہ نگار کی دل شکنی کرنا نہیں ہے کیوں کہ پھر تنقید کا مقصد فوت ہو جاتا ہے تنقید تو بقول باجی مسرور صاحبہ کے تخلیقی فن کے سانچے میں جنم لیتا ہے۔ ہم اس شام افسانہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں، اس لئے کہ آج کے دور میں جب کتابیں مہنگی ہیں اور تعلیم عام نہیں ہے۔ وہاں ایسی محفلوں کو اہمیت دینا چاہئے قصے کہانی کی روایت بہت پرانی ہے۔ ہم نے اپنی دادی اماں سے لوریاں اور کہانیاں سنیں اور پھر داستان گوئی ہمارے یہاں ایک فن رہا ہے۔ چار بس کے کنٹر عام شائقین کو اپنے ناول پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ ابھی کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں جگہ جگہ ہندوستان کے جنادری افسانہ نگاروں کی شب افسانہ کی محفلیں آراستہ ہوئیں۔ اور بہت کامیاب رہیں۔ لوگوں نے شب افسانہ میں داخلے کے ٹکٹ اسی طرح خریدے جس طرح سینما کے ٹکٹ خریدتے ہیں اور کرسیوں پر گھنٹوں بیٹھ کر افسانے سنے اور داد دہ کی۔ اب شام افسانہ کی ابتدا ہوئی ہے تو اس سے بہت

Page No (2)
شام افسانہ
تفصیل (رپورٹ)

کراچی
PARCHAM
روزنامہ
پرچم
چیف ایڈیٹر
محمد زاہد قریشی
جلد 4
شمارہ 159
پیر 15 جولائی 1996ء 28 صفر 1417ھ
بت 3 روپے



حمایت علی کی کتاب "شخصیت" کی رونمائی میں مہمان خصوصی جمیل الدین عالی کو صاحب کتاب پیش کر رہے ہیں

روزنامہ
مشرق
کراچی
ایوننگ اسپیشل
جلد نمبر ۱۳ شمارہ ۲۱۷، پیر ۲۸ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ ۱۵ جولائی ۱۹۹۶ء، قیمت ۳ روپے، فون نمبر ۲۱۰۹۶۹-۲۶۳۳۷۰۱-۲۶۳۳۸۱۸



ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے حمایت علی شاعر کی شخصیت پر مجلہ کی تقریب رونمائی کے موقع پر جمیل الدین عالی کو حمایت علی شاعر مرتب پیش کر رہے ہیں درمیان میں مجلہ کے مرتب انور جمیل قریشی کھڑے ہیں

خبروں کی دوڑ میں سب سے آگے
روزنامہ قومی اخبار کراچی
جمعرات 21 شعبان المعظم 1422ھ 8 نومبر 2001



ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے نثار بزمی کے اعزاز میں ایک شام کے موقع پر نثار بزمی' امیر امام' بختیار احمد' اختر عادل' شفیق الزماں رسطان ارشد' اختر ہاشمی اور دیگر مقررین خطاب کر رہے ہیں (تصویر: محمد بیگ)

نثار بزمی موسیقی کی دنیا کا بہت بڑا نام ہے' امیر امام

ٹیلنٹس گلڈ کے تحت معروف موسیقار نثار بزمی کے اعزاز میں پروگرام سے خطاب

کراچی (رپورٹ: وسیم حیدر) نثار بزمی موسیقی کی دنیا کا ایک بہت بڑا نام ہے' ایسی شخصیات پر کچھ کہنا کسی بندے کا کام نہیں بلکہ ان کا فن خود ایسی شخصیات پر روشنی ڈالتا ہے' ان خیالات کا اظہار سابق جنرل منیجر پی ٹی وی امیر امام نے ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے معروف موسیقار نثار بزمی کی پذیرائی اور محفل موسیقی کے پروگرام سے آرٹس کونسل میں خطاب کرتے ہوئے کیا' نثار بزمی کے فن اور شخصیت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اختر عادل نے کہا کہ کسی فنکار کی پذیرائی اس کی زندگی میں بھرپور طریقے سے کی جائے تو کسی حد تک اس کے اعتراف فن کا حق ادا ہو جاتا ہے' بختیار احمد نے کہا کہ نثار بزمی کی شخصیت پر کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے' اس موقع پر اختر ہاشمی نے انہیں منظوم خراج تحسین پیش کیا' نثار بزمی نے اس موقع پر کہا کہ میں نے جو کچھ کیا کبھی یہ سوچ کر نہیں کیا کہ لوگوں کو پسند آئے گا یا نہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے میں ان تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ ان لوگوں نے میرے لئے یہ تقریب سجائی

Phone : 8117652

TG TALENTS GUILD

A - 1, Muneer Garden Block - 18, Gulshan-e-Jauhar, Karachi.

WEEKLY AKHBAR - E - JEHAN, KARACHI

Ref. No. _____ Date _____

ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی

27 JULY - 2 AUGUST 1998 Rs - 25

گوشۂ ادب

کراچی کا ادبی منظرنامہ

حسنی حیدر ممک

"کمال احمد رضوی نمبر" کی تقریبِ رونمائی

ٹیلنٹس گلڈ نے اپنے مجلّہ "شخصیت" کے "کمال احمد رضوی نمبر" کی تقریبِ رونمائی کا اہتمام ایک پنج ستارہ ہوٹل میں کیا جس کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور نظامت آغا مسعود حسین نے انجام دی۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ممتاز ٹی وی آرٹسٹ طلعت حسین نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے ہمیشہ اپنے معاشرے اور اس کے مسائل کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ ان کے ڈرامے "الف نون" میں معاشرے کے مادی رویوں کو ہدف بنایا گیا ہے۔ معروف اداکار شکیل نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے بہت اچھے ڈرامے تحریر اور پیش کیے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ڈرامے کو ادب میں اب تک وہ مقام نہیں دیا گیا جس کا یہ مستحق ہے۔ محسن علی نے کہا کہ کمال احمد رضوی کو ایک رنگا رنگ ساز ڈراما نگار کی حیثیت حاصل ہے۔ ان سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ان کے کام سے نئے لوگ بہت کچھ سیکھیں گے۔ صبیحہ محسن نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے طنز و مزاح کو سنجیدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ وہ ہمیشہ قلم چلاتے رہے۔ زبان چلانے کا موقع انہیں بہت کم ملا۔ حمید کاشمیری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کمال رضوی کی شخصیت ایک ہمہ جہت شخصیت ہے۔ وہ ایک ادارے کی حیثیت رکھتے ہیں جن پر ادارے بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عوام کو متاثر کرنے والے ڈرامے تحریر کیے ہیں۔

اس موقع پر سرشار صدیقی، علی نواز وفائی، کمال احمد رضوی، بیگم کمال احمد رضوی، حمایت علی شاعر، شفیق الرحمٰن، قمر علی عباسی اور زبیر الدین نے بھی اظہار خیال کیا جبکہ راغب مراد آبادی نے منظوم خراجِ تحسین پیش کیا۔

آخر میں تقریب کے صدر ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے صدارتی خطبے میں کہا کہ کمال احمد رضوی نے طبعزاد ڈرامے لکھنے کے علاوہ ڈراموں کے ترجمے بھی کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ڈراموں کی کتابیں بھی مرتب کیں اور ڈرامے کے فن پر کتابیں بھی لکھیں۔ انہوں نے ڈرامے کو ہمارے کلچر کا حصہ بنا دیا ہے۔ کمال احمد رضوی نے اپنے ڈراموں میں انسانی نفسیات کو بڑی خوبی سے پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے مزید کہا کہ اس وقت جنوبی ایشیا میں کمال احمد رضوی جیسا جامع الصفات فنکار کوئی دوسرا نہیں ہے۔ وہ دراصل پاکستان کے ولیم شیکسپیئر ہیں۔

حمایت علی شاعر کی فلمی خدمات

تحریر :- الیاس رشیدی

گزشتہ ہفتہ کراچی کے ایک ہوٹل میں ملک کے نامور اور کہنہ مشق شاعر و ادیب حمایت علی شاعر کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک شاندار تقریب جناب جمیل الدین عالی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں کراچی کے تمام چیدہ چیدہ ادیبوں نے حمایت علی شاعر کی ادبی خدمات کے سلسلہ میں مقالات پڑھے تھے۔ اس تقریب میں مدیر نگار کو بھی شرکت کرنا تھی لیکن وہ اپنی ناسازی طبع کی وجہ سے مذکورہ تقریب میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے حمایت علی شاعر کی فلمی خدمات اور ان کے فلموں میں تحریر کردہ نغمات کے بارے میں مقالہ سپرد قلم کر دیا تھا جسے مذکورہ تقریب میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے پڑھا تھا۔ یہ مقالہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کو پڑھ کر قارئین کی معلومات میں ضرور اضافہ ہو گا۔ (ادارہ) نگار 27 جولائی 1976ء

آج کی یہ تقریب برصغیر کے نامور ادیب اور شاعر جناب حمایت علی شاعر کی ادبی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرنے کے سلسلہ میں منعقد کی گئی ہے۔ حمایت علی صاحب نے کئی سال قبل قومی زبان کی فلموں کے لئے اعلیٰ ترین نغمات بھی لکھے تھے اور ان کے لکھے ہوئے تمام نغمات ملک گیر سطح پر بے حد کامیاب اور مقبول بھی رہے تھے اور ان کو نغمہ نگاری کے سلسلے میں دو نگار ایوارڈ بھی دیئے جا چکے ہیں۔ میرا تعلق کیونکہ فلمی اخبار نگار سے سالہا سال سے چلا آ رہا ہے اس لئے نیشنلسٹس گلڈ کے جنرل سیکرٹری زبیر الدین صاحب نے مجھے حمایت علی شاعر کی فلمی نغمات کی شاعری کے موضوع پر اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی ہے جس کے لئے میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔ حمایت علی شاعر نے قومی فلم انڈسٹری کی ترقی اور بقا کے لئے بہت کام کیا ہے جس پر بہت کچھ بولا اور لکھا جا سکتا ہے لیکن اس اجتماع میں مختصراً میں حمایت علی کی فلمی شاعری اور ان کے مقبول نغمات کا احاطہ کر رہا ہوں مجھے امید ہے میری یہ مختصری کوشش آپ لوگوں کی معلومات میں اضافے کا باعث ہو گی۔

برصغیر انڈوپاک کی فلموں میں نغمہ نگاری کا آغاز جیسے نغمہ نگاروں سے ہوا تھا جو صرف تک بند تھے اور جن کا حقیقی شاعری سے تھا "کوئی تعلق نہ تھا۔ انہیں فلمی دنیا میں بھی "منشی جی" کہا جاتا تھا۔ اور یہ سلسلہ برسوں تک چلتا رہا۔ اس لئے کہ نہ تو فلم سازوں ہی نے اردو ادب کے مستند شعراء کو نغمہ نگاری کی دعوت دی اور نہ ہی شعراء حضرات نے فلمی دنیا کی طرف توجہ دی تھی اس دور کے فلم ساز یہ جانتے تھے کہ نامور شعراء نہ تو ہمارے اشاروں پر چلیں گے اور نہ ہی وہ اپنے کام میں ہماری مداخلت برداشت کریں گے۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک بھی روا نہیں رکھا جائے گا جو "منشی حضرات" کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے اور پھر انہیں معاوضہ بھی بھرپور ادا کرنا پڑے گا۔ اور اس کے برعکس اس دور کے شعراء کرام فلمی دنیا کو بہت بری اور جاہلوں کی دنیا تصور کرتے تھے۔ تھوڑے بہت ہندوستان میں اس جمود کو سب سے پہلے



حضرت علامہ آرزو لکھنوی مرحوم نے توڑا تھا انہوں نے لکھنؤ سے کلکتہ جا کر فلموں کے لئے نغمہ نگاری کی اور پھر ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت جوش ملیح آبادی، مولانا ماہر القادری، بیزاد لکھنوی مرحوم نے بھی فلموں کے لئے نغمہ نگاری شروع کر دی اور پھر ایک دور ایسا بھی آیا جب اردو کے بیشتر عظیم شعراء، ادیب، دانشور، افسانہ نگار اور مصنف ہند و بند میں فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے لیکن فلمی نغمات کی شاعری کو جو بلند ترین مقام مجروح سلطان پوری، شکیل بدایونی اور ساحر لدھیانوی نے عطا کیا وہ اور کوئی شاعر نہ کر سکا۔ ۱۹۴۷ء میں جب مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی اور یہاں فلم سازی کا آغاز ہوا تو ہمارے فلم سازوں کی خوش قسمتی یہ رہی کہ انہیں ابتداء ہی سے سیف الدین سیف اور قتیل شفائی جیسے اعلیٰ معیار کے حامل شعراء میسر آ گئے۔ اور پھر ان ہی کی پیروی کرتے ہوئے سہ بارہ بھگوی، کلیم عثمانی، مظفر وارثی، صہبا اختر کے ہمراہ حمایت علی شاعر نے بھی فلمی دنیا میں شمولیت اختیار کر لی۔ چونکہ ہمارا آج کا مذکور حمایت علی شاعری ہیں تو میں ان کے لئے صرف اتنا ہی کہوں گا کہ حمایت علی ان پر عزم اور بلند حوصلہ افراد میں سے ایک ہیں جو کچھ بننے کے لئے بے پناہ جدوجہد کی راہ سے گزرتے ہیں اور کندن بن جاتے ہیں۔ حمایت علی ۱۹۵۱ء میں پاکستان آئے تو ماشاء اللہ نوجوان تھے انہوں نے ابتداء ہی میں اپنی شاعری کا ایسا رنگ جمایا کہ ان کا شمار صف اول کے شعراء میں ہونے لگا۔ انہوں نے تمام اصناف میں شعر کہے اور خوب کہے۔ بلکہ یہ ایک صنف الٰہی کے تو موجد بھی ہیں۔ موصوف پاکستان آتے ہی ریڈیو پاکستان کراچی سے منسلک ہو گئے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ اپنے آبائی وطن حیدر آباد دکن میں بھی ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک ریڈیو سے وابستہ رہ چکے تھے۔ ریڈیو ہی کے حوالے سے ان کی دوستی موسیقار خلیل احمد سے تھی۔ اتفاق سے ان کا تعلق بھی حیدر آباد دکن ہی سے تھا۔ لہٰذا جب خلیل احمد کو پہلی مرتبہ کراچی میں بننے والی فلم "آنچل" میں موسیقی دینے کا موقع ملا تو خلیل احمد نے اس فلم کے لئے تمام گانے حمایت علی شاعر ہی سے لکھوائے جو ہر لحاظ سے پسند کئے گئے۔ مذکورہ فلم کے چند گانوں کے مکھڑے تھے "تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم (سلیم رضا کی آواز میں) "کھلی کھڑکی میں بھی پڑی بائے میری اماں" اور "کسی بھی بن رہو تم بہار بن کے رہو" (احمد رشدی کی آواز میں) آج بھی روز اول ہی کی طرح مقبول ہیں۔ اور اس آخر الذکر گانے کی شاعری پر ہی انہیں پہلا نگار ایوارڈ بطور بہترین نغمہ نگار ملا تھا۔ آنچل ۱۹۶۳ء میں ریلیز ہوئی تھی۔ اور بے حد کامیاب بھی رہی تھی اور اس کے بعد ہی حمایت علی شاعر کا شمار ہماری فلمی دنیا کے مصروف ترین اور معروف ترین نغمہ نگاروں میں ہونے لگا تھا۔ گو حمایت علی شاعر صاحب نے فلمی نغمہ نگار کے طور پر بہت زیادہ کام نہیں کیا۔ اس لئے ان کی فلموں کی تعداد بھی بہت زیادہ نہیں ہے لیکن انہوں نے جس قدر بھی فلمی نغمات لکھے اعلیٰ ترین معیار کے لکھے اور سب ہی مقبول بھی ہوئے۔ ان کے تحریر کردہ نغمات کا شمار پاکستان کے شاہکار فلمی نغمات میں ہوتا ہے۔ اس دور میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب ہدایت کار الحامد، موسیقار خلیل احمد، مصنف ابراہیم جلیس مرحوم گلوکار احمد رشدی مرحوم ہدایت کار انیس سلیمان، اداکار سنتوش کمار مرحوم فلم ساز و اداکار درپن اور حمایت علی شاعر کی ایک ٹیم سی بن گئی تھی یہ بھی عجیب اتفاق تھا کہ یہ سب ہی دوست حیدر آباد دکن کے باشندے تھے۔ اس ٹیم نے متعدد فلمیں بھی بنائیں جن میں فلم ساز و اداکار درپن کی "تانگے والا" اور "انسپکٹر" سنتوش کمار کی "دامن" اور "تصویر" کے نام شامل ہیں۔ فلم دامن ۱۹۴۳ء میں ریلیز ہوئی تو اس کے تمام گانوں نے ملک بھر میں دھوم مچا دی تھی اور اس فلم کا ایک نغمہ جس کے بول تھے "نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے" کی نغمہ نگاری پر حمایت علی کو دوسرا نگار ایوارڈ ملا تھا۔ یوں انہوں نے دو سال مسلسل نگار ایوارڈ حاصل کئے۔ دامن کے علاوہ ۱۹۶۳ء ہی میں ان کے لکھے ہوئے نغمات سے آراستہ فلمیں اور بھی آئیں ان میں "جب سے دیکھا ہے تمہیں" "دل نے تجھے مان لیا" "ایک تیرا سہارا" اور "تانگے والا" شامل تھیں۔ فلم "تانگے والا" جس کے فلم ساز درپن مرحوم تھے اور یہ حمایت علی کی لاہور میں بننے والی پہلی فلم تھی جس کے نغمات انہوں نے تحریر کئے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں انہوں نے فلم "انسپکٹر" "خاموش رہو" اور مقبول فلم "ہائکہ" کے گیت لکھے جبکہ ۱۹۶۵ء میں ان کے تخلیق کردہ نغمات سے آراستہ دو فلمیں "کنیز" اور "مجاہد" نمائش پذیر ہوئیں اور اسی سال میں حمایت علی شاعر فلم ساز بھی بن گئے اور انہوں نے اپنی ذاتی فلم "لوری" بنانے کا آغاز کر دیا جس کے مصنف ڈاکٹر حسین اور ہدایت کار انیس سلیمان تھے۔ جبکہ نغمات انہوں نے خود لکھے تھے اس کے موسیقار بھی خلیل احمد تھے۔ یہ فلم نہ صرف گولڈن جوبلی ہٹ ثابت ہوئی بلکہ اس کے تمام گانے بھی سپرہٹ ہو گئے اور ان میں سے بیشتر اب بھی امر کلاسیک میں شامل ہیں۔ فلم لوری ۱۹۶۶ء میں ریلیز ہوئی جبکہ اس کے علاوہ بھی چار فلمیں "بدنام" "میرے محبوب" "دوراہا" اور "تصویر" بھی اسی سال نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ تصویر کے فلم ساز سنتوش کمار اور ہدایت کار انیس سلیمان تھے اس فلم کے گانوں کے ساتھ ساتھ مکالمے بھی حمایت علی شاعری نے لکھے تھے۔ اور بطور مکالمہ نگار یہ ان کی پہلی فلم تھی (جو ابھی چند ہفتے قبل ہی ٹی وی پر دکھائی جا چکی ہے) واضح رہے کہ فلم "ہائکہ" "جب سے دیکھا ہے تمہیں" اور "بدنام" کے لئے حمایت علی شاعر نے صرف ایک ایک گانا لکھا تھا۔ اپنی ذاتی فلم لوری کی کامیابی کے بعد حمایت علی شاعر نے اپنی دوسری فلم گڑیا شروع کر دی اور اسے بہر طور مکمل بھی کر لیا۔ گڑیا کے یہ نہ صرف فلم ساز مصنف اور نغمہ نگار تھے بلکہ ہدایت کار بھی خود ہی تھے مگر افسوس ہے کہ یہ فلم غالباً ناسازگار حالات کے سبب ریلیز نہ ہو سکی۔ فلم گڑیا کی کاسٹ بھی بہت اچھی تھی۔ اس میں ببرہ محمد علی اور ببرہ وئن زیبا تھی جبکہ اس کے بیشتر گانے ریلیز سے پہلے ہی کافی مقبول ہو گئے تھے۔ حمایت علی شاعر نے ۱۹۶۷ء میں فلم "میں وہ نہیں" کے اور ۱۹۷۰ء میں اداکارہ اور فلم ساز ترنم اور ہدایت کار شیخ حسن مرحوم کی فلم "جنگ گیا آسمان" کے لئے گانے لکھے تھے لیکن موصوف خود فلم سازی اور ہدایت کاری کے چکر میں کچھ ایسے الجھے جس کے سبب غالباً انہیں فلمی دنیا ہی سے کنارہ کش ہونا پڑا اس طرح موصوف ۵-۶ سال بعد ہی فلمی دنیا سے دور ہو گئے۔ اگر یہ صرف نغمہ نگاری رہتے تو میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حمایت علی شاعر کا نام آج بھی فلمی دنیا کے افق پر جگمگاتا نظر آتا۔ حمایت علی شاعر کا اچانک فلمی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لینا کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ ان کی ذاتی فلم گڑیا جو کہ تقریباً مکمل ہو چکی تھی وہ تک اسکرین کا منہ نہ دیکھ سکی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلمی دنیا کے کسی شعبے نے انہیں اس قدر تکلیف پہنچائی ہو گی جس کی وجہ سے وہ دل برداشتہ ہو کر اس بظاہر سنہری دنیا سے منہ پھیر چکے ہیں۔ بہر حال جب بھی کبھی پاکستانی فلمی دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی اس میں حمایت علی شاعر کا نام صف اول کے نغمہ نگار کی حیثیت سے ضرور شامل کیا جائے گا۔

TG
TALENTS GUILD
A - 1, Muneer Garden Block - 18, Gulshan-e-Jauhar, Karachi.
Phone : 8117652

Ref. No. _____

Date 2-7-98

نوائے وقت
ادب
جمعرات 7 ربیع الاول 1419ھ 2 جولائی 1998ء

ہم زندہ قوم ہیں

"کل پاکستان مشاعرہ"

کمال احمد رضوی "پر شخصیت نمبر" کی تقریب



مجلہ "شخصیت" کے کمال احمد رضوی نمبر تقریب کے موقع پر آغا مسعود حسین، نزیر الدین، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اسٹیج پر بیٹھے ہیں



کمال احمد رضوی نمبر کی تقریب کے شرکاء

گذشتہ دنوں منعقد ہونے والی تقریبات میں ثقافتی اور فہم ادبی شخصیت کمال احمد رضوی کی تقریب کامیاب اور یادگار تقریبات میں سے تھی جس کا اہتمام فیلیکس گلڈ نے کمال احمد رضوی کے فن و شخصیت پر مجلہ "شخصیت" کی تقریب رونمائی کے حوالے سے مقامی ہوٹل میں کیا تھا۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری کی صدارت میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں فنکاروں کے علاوہ کئی معتبر ادیبوں نے اظہار خیال کیا جن کے باعث تقریب ثقافتی سے زیادہ "ادبی" ہو گئی۔ مقررین میں پہلے باقاعدہ مقرر طلعت حسین تھے جن کا کہنا تھا کہ کمال احمد رضوی کے ڈرامہ "الف نون" نے معاشرے میں مادی حیثیت کے رویوں کی نشاندہی کی ہے۔ اداکار شکیل نے کہا کہ ڈرامہ کو ابھی تک ادب میں وہ مقام نہیں دیا گیا جس کا وہ مستحق ہے۔

ادھر معروف ادیب صبیح محسن نے شگفتہ بیانی میں ایک خوبصورت مضمون سنا ڈالا جس میں ان کا کہنا تھا کہ کمال احمد رضوی ساری زندگی قلم چلاتے رہے، لیکن زبان چلانے کا موقع کم ہی ملا۔ پی ٹی وی کے جنرل منیجر محسن علی نے کہا کہ کمال احمد رضوی کی ڈرامہ میں ایک ٹرینڈ سیٹر کی حیثیت ہے، ان کے کاموں سے نئی نسلیں سبق حاصل کریں گی۔

حمایت علی شاعر نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریری حوالے سے آدمی کو پہچانا جانا چاہئے۔ کمال احمد رضوی کی 34 کتابیں ہیں جس میں تراجم بھی شامل ہیں۔ ان کے بڑے میں پیروں کو بیکار کے شخصیت نمبر نکالنا ایک مشکل کام تھا، لیکن شفیق الزماں اور دیگر مرتبین نے اس کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کمال احمد رضوی کو چہم کو الف کے ساتھ ایک نمبر میں بیکار کرنا بڑی خوبی ہے۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ کراچی میں شخصیات پر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ دریں اثناء راغب مراد آبادی نے خراج تحسین میں رباعیات پیش کیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قمر علی عباسی اور حمید کاشمیری نے بھی اپنی گفتگو میں کمال احمد رضوی کو خراج تحسین پیش کیا۔ حمید کاشمیری کا کہنا تھا کہ کمال کی شخصیت ہمہ جہت شخصیت ہے، وہ ایک شخص نہیں بلکہ ایک ادارہ ہے جس پر ادارے بنانے کی ضرورت ہے۔ سندھی زبان کے معروف ادیب و دانشور علی نواز وفائی نے کہا کہ کمال میں ہمت بھی ہے اور حوصلہ بھی اور کام میں کشش بھی۔ سرشار صدیقی نے کہا کہ کمال احمد رضوی نے ڈرامہ میں ایک سنجیدہ رویہ اختیار کیا ہے جس نے بڑی اہمیت اختیار کی۔

اس موقع پر کمال احمد رضوی نے کہا کہ مشتہ لوگوں کے درمیان پذیرائی میرے لئے اعزاز ہے۔ آج کا دور تو وہ ہے جس میں اہم ڈراموں کے اسکرپٹ اور مسودات کا خیال نہیں رکھا جاتا تو الف نون کی کیا حیثیت ہے۔ آخر میں صدر محفل ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے کمال احمد رضوی کو پر پور خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کمال احمد رضوی کی شخصیت کو پاکستان میں ڈرامے کے حوالے سے سب سے بڑی اور اہم شخصیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ رضوی صاحب پاکستان کے شیکسپیئر ہیں، انہوں نے ڈرامہ کے فن پر مستند کتابیں لکھیں اور تراجم کئے۔ یہ کام ان کی شخصیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED سندھ کا دوسرا سب سے بڑا اخبار

Daily QAUMI AKHBAR Karachi

ایڈیٹر الیاس شاکر

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جلد نمبر ۵ | ہفتہ ۴ر جمادی الاول ۱۴۱۳ھ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء قیمت 2 روپے | شمارہ ۱۳



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام احمد رشدی کی یاد میں منعقدہ محفل موسیقی میں گلوکارہ بشریٰ سلمان اور ابن حسن اپنی گائیکی کا مظاہرہ کررہے ہیں جبکہ تصویر میں گلوکار محمد علی اور موسیقار نیاز احمد بھی نمایاں ہیں (تصویر قومی اخبار)

احمد رشدی جیسے گلوکار اب نظر نہیں آتے نیاز احمد

ٹیلنٹس گلڈ کی محفل موسیقی سے شفیق الزماں زبیر الدین انور علی رومی کا خطاب

گلوکار محمد علی بشریٰ سلمان اور ابن حسن نے بھرپور گائیکی کا مظاہرہ کیا

کراچی (رپورٹ ○ ہیشان صدیقی) ممتاز موسیقار نیاز احمد نے کہا ہے کہ دنیائے موسیقی میں احمد رشدی کو جو منفرد اور نمایاں مقام حاصل ہے وہ کم گلوکاروں کو حاصل ہو سکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی گائیکی پر عبور رکھتے تھے۔ یہ بات انہوں نے ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منعقدہ "ایک شام احمد رشدی کے نام" میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تو محفلوں میں اتنے سننے والے نہیں ہوتے جتنے گلوکار ہوتے ہیں۔ مگر اچھے گائیک اب کم کم سامنے آتے ہیں۔ ٹیلنٹس گلڈ کے چیئرمین شفیق الزماں نے کہا کہ احمد رشدی کے فن کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اس محفل کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جنرل سیکریٹری ٹیلنٹس گلڈ نیوز کاسٹر زبیر الدین نے کہا کہ رشدی منفرد گلوکار تھے۔ انور علی رومی نے احمد رشدی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صاحب طرز گائیک تھے۔ انہیں پاپ سنگنگ اور غزل کی گائیکی میں بھرپور قدرت حاصل تھی۔ بعد ازاں گلوکار ابن حسن، گلوکارہ بشریٰ سلمان اور گلوکار علی نے خوب صورت گائیکی کا مظاہرہ کیا۔ گلوکار محمد علی نے دھکی پریم نگری کے مقبول گیت "دنیا کسی کے پیار میں" گا کر بے پناہ داد سمیٹی۔

16 – 22 NOV – 1992.

WEEKLY AKHBAR-E-JEHAN, KARACHI

ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی

سوشل راؤنڈ اپ



• اسد جعفری •



کراچی آرٹس کونسل کی شب موسیقی میں محمد علی، بشریٰ سلیمان، انور علی رومی اور حاضرین۔

احمد رشدی مرحوم کیلئے آرٹس کونسل میں شب غزل

ٹیلنٹس گلڈ نے آرٹس کونسل آف پاکستان کے تعاون سے ایک محفل غزل و گیت کا 30 ر اکتوبر کو اہتمام کیا حیرت کی بات یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں کے بعد ہم نے آرٹس کونسل میں اس قدر کثیر تعداد میں خواتین و حضرات کے علاوہ گاڑیاں دیکھیں کہ پارکنگ کیلئے جگہ کی مشکل نظر آئی۔

اس محفل کی صدارت ممتاز موسیقار نیاز احمد نے کی جبکہ کمپیئرنگ کے فرائض انور علی رومی نے ادا کئے ٹیلنٹس

اس موقع پر صدر محفل نیاز احمد صاحب نے گلڈ کی تعریف کی کہ آج کی شام انہوں نے اس ملک کے ایک بہت بڑے گلوکار احمد رشدی مرحوم کے نام سے موسوم کیا۔ انہوں نے کہا کہ رشدی نہ صرف میرا دوست تھا بلکہ ایک بہترین آل راؤنڈر آرٹسٹ تھا میرا خیال ہے کہ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ فنکار کا کوئی نہ کوئی نعم البدل پیدا ہو جاتا ہے لیکن دنیائے موسیقی کو آج تک احمد رشدی کا نعم البدل نہ مل سکا۔



ہفت روزہ نگار کراچی

جلد نمبر ۴۸، شمارہ نمبر ۳۰، مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء، قیمت ۷ روپے

کراچی کے لیلی و نہار

تحریر: محمد شاہد خان

میں نے انور جیبی سے کہا تھا کہ قلم والوں کو بھی بلایا جائے، حمایت علی شاعر

حمایت علی شاعر کی تقریب میں کوئی نامعقول موجود نہیں ہے، جمیل الدین عالی

حمایت علی شاعر کے اعزاز میں ایک خوبصورت شام

گزشتہ ہفتہ ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے ملک کے معروف شاعر حمایت علی شاعر کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر ان کے اعزاز میں ایک تقریب مقامی آواری ہوٹل میں منعقد کی گئی اس موقع پر ایک ضخیم جلد بھی شائع کیا گیا جس کا عنوان "شخصیت" تھا۔ تقریب کا آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے ہوا جبکہ پروگرام کی کمپیئرنگ کے فرائض معروف کالم نگار آغا مسعود حسین نے انجام دیئے۔ صدارت کے فرائض ملک کے عظیم دانشور اور کالم نگار جمیل الدین عالی صاحب نے انجام دیئے۔ اس موقع پر ڈاکٹر عالیہ امام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حمایت علی شاعر اپنے عہد کے امام ہیں یہ اندھیرے اجالے دکھاتے ہیں، دل کا جادو جگانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے میں ان کی نیک اور دھلی ہوئی شخصیت کو سلام کرتی ہوں۔ ڈاکٹر کالم نگار قمر علی عباسی نے کہا شاعر کتابوں میں موجود ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں میری اور حمایت علی کی دوستی کا آغاز ۱۹۵۵ء سے ہوا میں نے حمایت علی کو خط لکھا اس زمانے میں ہم "قمر علی امروہہ" ہوا کرتے تھے پہلی آواز ریڈیو سے حمایت علی کی سنائی دی انہوں نے کہا "آپ کا خط ملا بہت بہت شکریہ" اور یوں ہم بہت خوش ہوئے کہ اب ہم بھی دنیا میں مشہور ہوگئے ان کے ساتھ ایک ہیرو ہوا کرتے تھے جو بعد میں واقعی ہیرو بن گئے ان کا نام محمد علی ہے انہوں نے بھی فلم انڈسٹری میں خوب حکومت کی حمایت علی فلم انڈسٹری سے بھی کافی عرصہ وابستہ رہے محمد علی اور مصطفیٰ قریشی ان کی محبت کے مقروض ہیں۔ حمایت علی شاعر سچ بولتے ہیں سب سے بڑا سچ ان کا یہ ہے کہ اب بقول ان کے وہ ۷۰ سال کے ہوگئے ہیں اس موقع پر میں اور جنیں کو بھی مبارک باد دیتا ہوں۔ پروفیسر سحر انصاری نے کہا ہمارا اشرف حصوں میں بٹ چکا ہے ایک علاقہ عیش و عشرت کا ہے دوسرا آسیب زدہ ہے جس کا مجھے دکھ ہے۔ حمایت علی نے ۱۹۵۰ء میں اپنے مجموعہ کا نام "عکس گریز" رکھا تھا۔ پھر "آگ میں پھول" شائع ہوا ان کی شخصیت جدید شاعری میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا جمیل الدین عالی کا ایک منفرد مقام ہے میں سمجھتا ہوں کہ حمایت علی شاعر بھی کسی سے کم نہیں انور جیبی نے حمایت علی شاعر کی شخصیت پر جلد شائع کرکے ثابت کردیا کہ وہ بھی قابل احترام شخصیت ہیں افتخار عارف اسلام آباد سے نہ آسکے ان کا پیغام محبت محمد ایوب نے پڑھ کر سنایا جبکہ مدیر نگار الیاس رشیدی طبیعت کی ناسازی کے باعث شرکت نہ کرسکے ان کا مقالہ رضی کانپوری نے بڑے خوبصورت انداز سے پڑھا۔ تقریب کے دولہا حمایت علی شاعر نے خطاب کرتے ہوئے کہا مجھے دکھوں نے کبھی مایوس نہیں کیا بلکہ حوصلہ بڑھایا ہے جب میں اپنے دوستوں کو قریب سے دیکھتا ہوں تو ان کے جذبات بہت خوبصورت لگتے ہیں میں نے اپنی عمر گزاردی مگر افسوس کہ زندگی میں کچھ نہ کرسکا۔ اب مجھے ادب کے لئے کام کرنا ہے سب کو مرنا ہے اور مجھے بھی ایک دن مرنا ہے مگر ہمیں زندگی میں ایسے کام کرنے چاہئیں کہ ایک حمد کی سچائی بن جائیں میں خوش نصیب ہوں کہ میری اولاد میری معاون ہے میری کامیابی اسی وقت ہوگی جب میں اپنی اولاد کے نام سے پہچانا جاؤں۔ حضرت امیر خسرو صوفی شاعر ہونے کے علاوہ بڑے موسیقار بھی تھے اداکاری بھی ایک بڑا کام ہے تمام شعبوں میں انسان کو کام کرنا چاہئے لوگ کہتے تھے کہ تم فلم میں گئے اور فلمی شاعر ہوگئے مہدی حسن، استاد غلام علی، یہ بڑے لوگ ہیں آپ اس ماحول میں جاکر دیکھیں فلم ایک بڑا آرٹ ہے میں نے انور جیبی سے گزارش کی تھی کہ فلم والوں کو بھی بلایا جائے کیونکہ فلم بھی ایک بڑی حیثیت رکھتی ہے اور میرے دل میں اس شعبے کے لئے بھی بہت عزت ہے آخر میں تقریب کے صدر معروف کالم نگار جمیل الدین عالی نے کہا میں نے آج اس تقریب میں بڑے بڑے اہل علم دیکھے ہیں نہ وزیر اعظم، نہ گورنر اور نہ کوئی اور نامعقول شخص موجود ہے۔ اس جملے پر حاضرین نے ان کا زبردست تالیوں سے خیر مقدم کیا انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے شہر کراچی اور اسلام آباد میں آپ کو اکثر "عظیم لوگ" ملیں گے حمایت علی شاعر کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یوں تو یہ عظیم انسان ہیں انہوں نے امریکہ میں قومی زبان کی بہت خدمت کی ہے مجھے ان سے ایک شکایت تھی کہ یہ میری طرز پر پڑھتے تھے مگر مجھے خود بعد میں معلوم ہوا کہ یہ طرز تو پرانے زمانے میں اسٹیج کی ایک فن کارہ کی تھی لہٰذا اب مجھے ان سے شکایت نہیں ہے۔ لوگ بار بار ان کی عمر ۷۰ سال کہہ رہے ہیں لہٰذا اب جو شاعر ۱۸ سال کا ہو جائے اس کے لئے تقریب سجائی جانی چاہئے۔ اس موقع پر جمیل الدین عالی نے اسلام آباد کی بیوروکریسی کو اپنی شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کراچی کے حالات پر بھی انہوں نے بہت زیادہ دکھ کا اظہار کیا تقریب کے اختتام پر نجمہ خان اور نعیم فاروقی نے حمایت علی شاعر کو کتابیں پیش کیں اور یوں یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

نوائے وقت

ادب

روزنامہ نوائے وقت کراچی (10) 29 جولائی 1996ء

بازگشت

راشد نور



حمایت علی شاعر کی ۷۰ ویں سالگرہ کی تقریب

حمایت علی شاعر کے اعزاز میں 70 ویں سالگرہ کی پروقار تقریب

انہوں نے اپنے فن سے دشمن پیدا کئے زبان سے نہیں: جمیل الدین عالی

قمر علی عباسی کے سفرنامہ "ایک بار چلو وینس" کی تقریب رونمائی

اس سفرنامے کے حوالے سے میں نے خوشگوار شام گزاری ہے: کمال اظفر



حمایت علی شاعر کی ۷۰ ویں سالگرہ کی تقریب میں جمیل الدین عالی قمر علی عباسی حمایت علی شاعر شفیق الزماں اور نوح کمال

حمایت علی شاعر کو ہمارے عہد کی ان چند شخصیتوں میں شمار کیا جاتا ہے جو شعر و ادب میں ایک طویل عرصے سے اپنی خدمات کے باعث اپنی شناخت رکھتی ہیں۔ اس سال حمایت علی شاعر کی ۷۰ ویں سالگرہ کے حوالے سے ایک ایسا موقع بھی آیا جب ٹینفنس گلڈ نے حمایت صاحب کے فن اور شخصیت پر ایک خصوصی نمبر "شخصیت" شائع کیا۔ اسے مرتب کرنے والی شخصیت انور زبیر قریشی کی تھی۔ واضح رہے کہ ضخیم نمبر اپنی ضخامت کے اعتبار سے حمایت علی شاعر کے فن علم و ادب شاعری اور دوسرے شعبوں میں ان کے کام کے حوالے سے ایک دستاویزی حیثیت رکھتا ہے۔

"شخصیت" کے خصوصی نمبر کی تقریب مقامی کالیو اسٹار ہوٹل میں ہوئی۔ دیکھا جائے تو ایک اعتبار سے اس تقریب میں اہل کراچی کا ایک بڑا اجتماع دیکھنے میں آیا جس میں ادیب' شعراء' دانشور اور مختلف شعبوں کی نمایاں شخصیات شامل تھیں۔ جمیل الدین عالی کی صدارت میں ہونے والی یہ تقریب اس وقت خاصی اہمیت اختیار کر گئی



حمایت علی شاعر نمبر کی صدر محفل جمیل الدین عالی انور زبیر قریشی اور حمایت علی شاعر سامعین میں بیٹھے ہوئے

جب صاحب صدر عالی جی نے کراچی کے حوالے سے بڑے بڑے نکات پر خصوصی اظہار رائے کیا۔ بعض لوگوں نے اسے بذلہ سنجی کا اظہار رائے سے تعبیر کیا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ عالی صاحب بھی بڑے اجتماع کو دیکھ کر اظہار خیال میں وہ کچھ کہہ گئے جو انہوں نے اب سے پہلے اس طرح مکمل کر کسی تقریب میں نہیں کہا تھا۔ بہر حال تقریب کے مقررین ڈاکٹر فرمان فتح پوری' سحر انصاری' ڈاکٹر عالیہ امام' قمر علی عباسی' انور زبیر قریشی اور شفیق الزماں نے اپنے اپنے زاویہ نگاہ سے حمایت علی شاعر کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ افتخار عارف اور الیاس رشیدی کی عدم موجودگی میں ان کے مضامین پڑھوا دیئے گئے تھے۔ قمر علی عباسی کی تقریر اس اعتبار سے خاصی دلچسپ تھی کہ انہوں نے اپنے شگفتہ اور پرمزاح انداز میں باتیں کر کے سامعین کی ساری توجہ اپنی جانب مبذول کرالی تھی۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے حمایت صاحب کی ۷۰ ویں سالگرہ کے حوالے سے کہا کہ ۷۰ سال کی عمر تو کام کے ارتداد کرنے کی عمر ہوتی ہے اس عمر میں آدمی نئی توانائی کے ساتھ مزید محنت و لگن سے کام کرتا ہے۔ اسی اثناء میں حمایت صاحب کے ایک ہم عصر شاعر نے منظوم قطعہ سنایا جبکہ راقم مراد آبادی نے فی البدیہہ رباعیات سنا کر خراج تحسین پیش کیا۔

آخر ناظم تقریب آغا مسعود حسین نے حمایت علی شاعر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی گفتگو میں مکمل کر اظہار رائے کریں جبکہ حمایت صاحب نے بھی مکمل کر بھی گفتگو کی لیکن انہوں نے "آخیلیا" کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ انہوں نے کہا کہ وہ بڑے خوش نصیب آدمی ہیں جنہوں نے اوائل عمری سے لوگوں کی پذیرائی پائی ہے۔ میرے دشمنوں نے مجھے زندگی سے بے زار نہیں کیا بلکہ میرا حوصلہ بڑھایا ہے۔ آج جو بار بار ستر کا ہندسہ دہرایا جا رہا ہے اس کی خوشی میں اب محسوس کر رہا ہوں کہ جو کام میں نے نہیں کیا اب وہ کام مجھے کرنا چاہئے۔ میں عمر کے کسی بند سے سے خوفزدہ نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ظلم ہو یا فی وی اس کے لئے کفن کوئی آسان کام نہیں کوئی بھی شاعری کمٹمنٹ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

خطبہ صدارت کے لئے جمیل الدین عالی مائیک پر آئے اور کہا کہ یہ کسی اہل اختصار کی شرکت کے بغیر بہت اہم جلسہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں موقر اساتذہ اور معاصرین کے جلسے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ کراچی کو مسلسل نظر انداز کرنے کی روش ترک کی جائے۔ حمایت علی شاعر کو بہت پہلے صدارتی ایوارڈ مل جانا چاہئے تھا لیکن اس سال بہر حال انہیں ایوارڈ ملنا چاہئے۔ عالی جی نے حمایت علی شاعر کے بارے میں کہا کہ انہوں نے اپنے فن سے دشمن تو پیدا کر لئے ہیں لیکن زبان سے پیدا نہیں کئے۔ انہوں نے حمایت صاحب کی محنت' لگن اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا اور منتظمین کو خصوصی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس شعبہ نے کسی

اسٹیج پر جا کر اپنے مشاہیر کا احترام کرنا شروع کر دیا ہے۔ بلاشبہ حمایت علی شاعر ایسے جلسے اور خصوصی نمبر کے مستحق تھے کیونکہ ان کا ادبی کام بہر صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں منتظم حمایت علی شاعر نے کہا کہ حمایت صاحب نے مصروفیات اور زندگی کے ہنگاموں میں اپنے گھر اور بچوں کو کبھی فراموش نہیں کیا" یہ کیسے شاعر ہیں" اس کا فیصلہ تو آپ ہی کریں گے۔

ماہنامہ دنیائے ادب کراچی (۲) ستمبر ۱۹۹۶ء

ترنم کے حوالے سے مجھے حمایت علی شاعر سے شکایت پیدا ہوگئی تھی آج میں ان سے معافی مانگتا ہوں

حمایت معاصرین کی تعریف میں بخل سے کام نہیں لیتے اور نہ منافقت کو راہ دیتے ہیں، جمیل الدین عالی

بڑا شاعر کسی ایک خانے میں بند نہیں ہوتا وہ شاعری کے علاوہ دوسرے فنون سے بھی تعلق رکھتا ہے، حمایت علی شاعر

حمایت علی شاعر خود شناس آدمی ہیں ان کی کمٹمنٹ انسان اور انسانیت ہیں، ڈاکٹر فرمان فتح پوری

حمایت علی شاعر نے تہذیبی اقدار کو نئے ترقی پسند شعور سے ہم آہنگ کیا ہے، پروفیسر سحر انصاری

حمایت علی شاعر کی شاعری لوگوں کو حق اور سچ کی تمیز سکھلاتی ہے، ڈاکٹر عالیہ امام

حمایت علی شاعر نے اپنے ادبی کارناموں کے ذریعے وقت کے دائرے کو توڑ دیا ہے، قمر علی عباسی

دنیائے ادب کی خصوصی رپورٹ..... آنکھوں دیکھا حال

کسی اہل اقتدار کی شرکت کے بغیر آج کا یہ جلسہ نہ صرف اہم ہوگیا ہے بلکہ معتبر بھی۔ ان خیالات کا اظہار معروف دانشور جمیل الدین عالی نے حمایت علی شاعر کی ستروین سالگرہ کے موقع پر ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے آواری ہوٹل میں منعقدہ مجلہ شخصیت کے حمایت علی شاعر نمبر کی ایک تقریب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حمایت علی شاعر نے اپنے فن سے دشمن تو پیدا کرلئے ہیں لیکن زبان سے پیدا نہیں کئے۔ انہوں نے حمایت صاحب کی محنت، لگن اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور گلڈ کے منتظمین کو خصوصی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی شہر نے اسٹیج پر اپنے مشاہیر کا احترام کرنا شروع کردیا ہے۔ جو نیک فال ہے۔ انہوں نے حمایت علی شاعر کو ستروین سالگرہ پر مبارکباد دی اور کہا کہ مجھے حمایت پر چھ ماہ بزرگی کی فوقیت حاصل ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اسلام آباد کے حوالے سے کچھ گرم سرد گفتگو بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے



ادیبوں اور شعراء کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی کا عمل مسلسل جاری ہے ایسا اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے جاہل اور اہل علم کی اہمیت اور مقام سے ناواقف بیوروکریٹس کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اسلام آبادی رویئے کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں تاکہ کراچی کے ادیبوں اور شاعروں کو اسلام آباد نظر انداز کرنے کی جرات نہ کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ پرائڈ آف پرفارمنس کے سلسلے میں ۸۰ فیصد ٹیکس ادا کرنے والے شہر کراچی کے ادیبوں کو نظر انداز کردینا شرمناک ہے۔ جبکہ اسی ٹیکس پر پرائڈ آف پرفارمنس دیا جاتا ہے۔ جمیل الدین عالی نے مزید کہا کہ اہل کراچی والے لذت زوال کے عادی ہوچکے ہیں ہم ایک دوسرے کے خلاف منافقانہ رویہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک سال پرانے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال روزنامہ جنگ نے میرے لئے تاسیسی جلسہ کا اہتمام کیا تھا جس میں سات سو پچاس سے زائد افراد کو مدعو کیا گیا۔ اس کے اگلے روز جنگ ہی میں کراچی کے کالم نگار نے میرے حوالے سے لکھا کہ عالی جی کو اتنا خرچ کرکے اپنا جلسہ کروانے کی کیا ضرورت تھی۔ جمیل الدین عالی نے کہا کہ میرے لئے لاہور کا کوئی کالم نگار ایسا نہیں لکھ سکتا۔ یہ اپنوں ہی کا کرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی والوں نے جوش ملیح آبادی کو بھی نظر انداز کیا حالانکہ یہاں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کی ایک دن کی شراب کا خرچہ اتنا ہوتا

مسلسل اشاعت کے 34 سال

THE DAILY AGHAZ KARACHI

روزنامہ آغاز کراچی

بانی: محمد نور الحق فاروقی

قیمت فی پرچہ 3 روپے

جلد 34 | کراچی پیر 28 صفر المظفر 1417ھ 15 جولائی 1996 | شمارہ 161

فنون لطیفہ کے کسی شعبہ میں تفریق کا قائل نہیں، حمایت علی شاعر

تمام اعتراضات سے ماوراء ہو کر اپنا کام کر رہا ہوں، تقریب سے خطاب

کراچی (رپورٹ: سلیم ہاشمی) ممتاز شاعر اور محقق کے موجد حمایت علی شاعر نے کہا ہے کہ میں فنون لطیفہ کے سلسلہ میں کسی تفریق کا قائل نہیں ہوں۔ رقص و موسیقی، شاعری اور مصوری سمیت تمام اصناف انسان کے خوبصورت جذبوں کی عکاس ہیں۔ اتوار کی شام اپنے اعزاز میں ٹیلنٹس گلڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے ریڈیو پر صداکاری اور اداکاری کی تو مجھے آواز لگانے والا کہا گیا۔ فلموں کے لئے نغمے لکھے تو فلمی شاعر کہا گیا۔ لیکن میں ان تمام اعتراضات سے ماورا ہو کر اپنا کام کر رہا ہوں۔ حمایت علی شاعر نے کہا کہ میڈیسن کی عمر تک پہنچنے کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اب وہ کام مکمل کر لینے چاہئیں کہ جو اب تک تشنہ طلب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے شاعری کیمسٹری کے تحت کی ہے اور میں سمجھتا ہوں اس کے بغیر دنیا کا کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس سے قبل اپنے خطاب میں قمر علی عباسی نے حیدر آباد میں حمایت علی شاعر کی ریڈیو سے متعلق سرگرمیوں اور ان کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر قربان مرچ پوری نے بھی اس موقع پر خطاب کیا۔ مدیر نگار الیاس رشیدی کا حمایت علی شاعر کی فلمی خدمات پر جامع مقالہ زکی کانپوری نے پڑھ کر سنایا۔ تقریب کے صدر جمیل الدین عالی نے حمایت علی شاعر کو اپنے عہد کا ایک بہت بڑا شاعر قرار دیا۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ممتاز صحافی اور دانشور تنویر مسعود حسین نے انجام دیئے۔ ٹیلنٹس گلڈ کے شفیق الرحمٰن نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر حمایت علی شاعر کے بارے میں بھی بکلٹ "شخصیت" کی رونمائی بھی ہوئی۔

The PUBLIC Daily Karachi

روزنامہ پبلک کراچی

جلد نمبر 4 | پیر 28 صفر المظفر 1417ھ 15 جولائی 1996ء | شمارہ نمبر 74



ٹیلنٹ گلڈ کے زیر اہتمام حمایت علی شاعر کی شخصیت پر کتاب کی رونمائی کے موقع پر حمایت علی شاعر مہمان خصوصی جمیل الدین عالی کو کتاب پیش کر رہے ہیں ان کے ہمراہ انور جمیں بھی کھڑے ہیں۔ (فوٹو: اختر حسین)

روزنامہ جسارت
سوشل راؤنڈ اپ

ایک وعدہ جو پورا ہوا



ٹیلنٹس گلڈ کی عیدملن پارٹی میں سندھ کے پارلیمانی سیکرٹری عبدالوحید عرشی محمد اشرف کی بیوہ کو 2 ہزار روپے کا چیک پیش کر رہے ہیں

کمال احمد رضوی نے ایک ڈرامہ کیا اور وعدہ کیا تھا کہ اس کی آمدنی کا ایک حصہ مشہور ریسٹورانٹر محمد اشرف مرحوم کی بیوہ کو دیا جائے گا۔ یہ وعدہ خدا جانے پورا ہوا یا نہیں لیکن کچھ اور لوگوں نے مرحوم فنکار کے پس ماندگان کے لئے کام ضرور کیا۔

ایک چھوٹی سی انجمن ٹیلنٹس گلڈ نے ایک ڈرامہ "بڑا صاحب" اسٹیج کرکے اس کی پوری آمدنی مرحوم اشرف کی بیوہ کو پیش کردی۔ اس ڈرامے کے سارے اداکاروں نے اس میں مفت کام کیا۔ یہاں تک کہ چائے اور کھانا بھی اپنی جیب سے کھایا۔ اس کار خیر میں گلڈ کے صدر شفیق الزماں کا بڑا ہاتھ تھا۔ انہوں نے اس سے پہلے خواجہ معین الدین مرحوم کے نام پر اسٹیج ایوارڈ کے لئے ایک شام اکٹھا بھی منائی۔ اور اب "بڑا صاحب" کی ساری آمدنی ایک تقریب میں اشرف مرحوم کی بیوہ کو دی گئی۔ تقریب کا اہتمام "گل رنگ" میں کیا گیا۔ سندھ کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر عبدالوحید عرشی تھے۔ انہوں نے دو ہزار روپے کا چیک گلڈ کی طرف سے حکیم اشرف کو پیش کیا۔ اس موقع پر شفیق الزماں نے خاص طور پر جاوید جبار کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے سود نیز کے لئے ۲۶۰۰ روپے کے اشتہار دیئے۔

سندھ کے پارلیمانی سیکرٹری جناب عبدالوحید عرشی نے کہا کہ پاکستان کے قیام سے پہلے ہماری کوئی قومیت نہیں تھی۔ ہمیں اس کا احساس پاکستان بننے کے بعد ہوا لیکن ۳۷ سال گزرنے کے بعد بھی قومی ثقافت کا شعور پیدا نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب حکومت اس میں دلچسپی لے رہی ہے اور ثقافتی امور کی وزارت تشکیل دی گئی ہے۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ قومی ثقافت کے فروغ کے لئے کام کریں۔

روزنامہ جنگ

ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام ڈرامہ

کراچی ۳۰ جون (اسٹاف رپورٹر) ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے ایک ڈرامہ "بڑا صاحب" ۳۰ جولائی کو رات ۸ بجے شام آرٹس کونسل میں اسٹیج کیا جارہا ہے۔ ڈرامہ سے حاصل ہونے والی آمدنی ممتاز ڈسٹریبوٹر اشرف خان مرحوم کے لواحقین کی امداد کے طور پر دی جائے گی۔

روزنامہ مشرق

اسٹیج ڈرامے کے لئے زنانہ کرداروں کی تلاش

کراچی (نمائندہ مشرق) گلڈ کے چھ ڈرامہ گروپس نے محمد اشرف سیٹ ڈیزائنر مرحوم کے پسماندگان کی مالی امداد کے لئے شہر میں ڈرامے اسٹیج کرنے کا پروگرام بنایا ہے اس سلسلے میں پہلا ڈرامہ ماکھ اور انگارے ناٹک کے زیر اہتمام اسٹیج کیا جاچکا ہے جس کے مصنف و ہدایت کار علی احمد تھے دوسرا ڈرامہ نیا بخار ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے پیش کیا جارہا ہے اس کے مصنف بھی علی احمد ہیں ٹیلنٹس گلڈ کو اس ڈرامے کے زنانہ کرداروں کے لئے باصلاحیت خواتین فنکاروں کی تلاش ہے جو اسٹیج ڈراموں میں کام کرسکتی ہوں اس سلسلے میں "مشرق" کی معرفت رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے

ROZNAMA EXPRESS, KARACHI - MONDAY, OCTOBER 4, 2004

ایکسپریس EXP

سید کمال تمغۂ حسن کارکردگی کے حقدار ہیں

کراچی میں اداکار کمال کے ساتھ منائی جانیوالی تقریب کا احوال

پرویز مظہر

ہماری زندگی سے اب مردہ پرست ہونے کی سوچ آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہی ہے جوں جوں ہم ترقی کی منازل طے کررہے ہیں قوم میں ایک نئی سوچ پیدا ہورہی ہے ایک دور وہ بھی تھا کہ جب بے پناہ خدمات انجام دینے والی شخصیات کو ہم یکسر فراموش کردیا کرتے تھے اور وہ جب اس دنیا سے رخصت ہوجاتے تو اُن کی یادوں کا نام نہاد ڈرامہ رچا کر تعزیتی اجلاس منعقد کرتے تھے لیکن موجودہ روش نے لوگوں میں کم از کم یہ شعور تو پیدا کردیا کہ اب وہ ملک اور قوم کے لئے خدمات انجام دینے والوں کو ان کی زندگی میں خراج تحسین پیش کررہے ہیں، اس سے ایک تو یہ فائدہ ضرور ہوا کہ جو لوگ ایک طویل عرصہ جدوجہد کرنے کے بعد باعزت مقام پالیتے ہیں، ان کو زندگی میں اس بات کا احساس ہوجاتا ہے کہ ابھی اُن کے چاہنے والے اس دنیا میں موجود ہیں، اسی خراج تحسین کی ایک یادگار تقریب گذشتہ دنوں کراچی میں منعقد ہوئی، جس میں ماضی کے مقبول اور سدابہار اداکار سید کمال کی فنی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔

بلاشبہ اداکار سید کمال ہماری فلم انڈسٹری کے اُن فنکاروں میں شامل ہیں، کہ جنہوں نے فلموں میں ایک نیا انداز دیا اور روماٹک فلموں کے ہیرو کے ساتھ ایک کامیڈی ہیرو کا بھی تصور دیا، کہ وہ دور تھا جب فلم انڈسٹری میں درپن، سنتوش، سدھیر اور ایسے ہی بہت سے فنکاروں کا طوطی بولتا تھا، سید کمال نے فلم "غلامی سزک" سے اپنی فلمی زندگی کا آغاز کیا اور شباب کیرانوی نے انھیں فلموں میں متعارف کرایا۔ سید کمال اُن خوش نصیب اداکاروں میں سے ایک ہیں، کہ جنھوں نے ہر دور میں مقبول ہیرو اُن کے ساتھ کردار ادا کئے، مزاحیہ کرداروں کے حوالے سے انھیں شہرت ملی، لیکن سنجیدہ فلموں میں بھی انھوں نے یادگار کردار ادا کئے ہیں اداکاری کے ساتھ بطور فنانساز، ہدایت کار بھی نمایاں کارنامے انجام دیئے، پنجابی فلموں میں انھوں نے کامیڈی فلمیں بنا کر ایک نئے دور کی ابتدا کی۔ بے شمار یادگار کردار ادا کرنے والے اس فنکار نے فلم کے بعد ٹیلی وژن پر بھی شہرت حاصل کی، اُن کا شمار پاکستان کے اُن چند تعلیم یافتہ فنکاروں میں ہوتا ہے کہ جنھوں نے اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر شہرت حاصل کی، اور آج بھی وہ بہت پُرعزم ہیں ان دنوں اُن کی دوسری نسل غالب کمال کی صورت میں اداکاری کے شعبہ میں موجود ہے اداکار سید کمال کے اعزاز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں اُن کے ساتھیوں نے شریک ہوکر بھرپور محبت اور خلوص کا ثبوت دیا۔ ایلائنس گلڈ کے زیر اہتمام ماضی کے مقبول اداکار، ہدایت کار اور پروڈیوسر سید کمال کو خراج تحسین کے لئے ایک تقریب کا انعقاد آرٹس کونسل میں کیا گیا جس میں مقبول شاعر، نغمہ نگار، حمایت علی شاعر، اداکار ندیم، اداکار شکیل، کمال کے بیٹے غالب کمال اور ایلائنس گلڈ کے صدر شفیق الرحمان نے خطاب کیا۔

شفیق الرحمان نے کہا ہمیں اپنے ماضی کے بڑے فنکاروں کو بھولنا نہیں چاہئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، اسی لئے ہم ماضی کے بڑے فنکاروں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تقریبات کرتے رہتے ہیں، اس سلسلے کا ہمارا یہ پروگرام ہے۔ شفیق الرحمان نے مطالبہ کیا کہ کمال کو تمغۂ حسن کارکردگی ابھی تک نہیں ملا انھیں ملنا چاہئے۔

حمایت علی شاعر نے کہا کہ فلم بھی اتنا ہی بڑا اور اہم آرٹ ہے جس طرح ادب اور شاعری اس سے وابستہ فنکاروں کی بھی وہی قدر و منزلت اور اہمیت ہونی چاہئے



جو ایک ادیب اور شاعر کی ہوتی ہے، کمال ایک بڑا اداکار ہی نہیں ایک ذہین اور منفرد سوچ رکھنے والا ہدایت کار بھی ہے، فلم انڈسٹری کو اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے، اُسے ایک کونے میں بیٹھا دینے سے ہم ایک ذہین فنکار اور ہدایت کار سے محروم ہورہے ہیں۔

اداکار ندیم نے کمال کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کمال بھائی پاکستان فلم انڈسٹری کے پہلے اور ابھی تک آخری ہیرو ہیں، جنھوں نے فلم میں کامیڈی ہیرو کا ایک اچھوتا کامیاب تصور دیا ان کی اداکاری جو شوخ اور دل کو چھو لینے والی ہوتی تھی ابھی تک اس کی کوئی مثال ہماری فلم انڈسٹری میں نہیں آئی، میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے، کیونکہ میں نے بھی چند فلموں میں کامیڈی ہیرو کا رول کیا ہے کمال بھائی بڑے فنکار اور بڑے انسان ہیں۔



اداکار شکیل نے کہا کمال بھائی کے ساتھ میں نے فلم میں کام کیا ہے، وہ اداکاری کمال کے نہیں بلکہ ایک بلند پایہ ہدایت کار بھی ہیں، ہماری فلم انڈسٹری کو ان کی اس صلاحیت اور خوبی سے فائدہ اٹھانا چاہئے، کمال بھائی ہماری فلمی دنیا کا ایک بڑا نام ہیں۔

غالب کمال نے کہا کہ میرے والد کو اپنے بچوں کا بڑا خیال رہتا ہے انھوں نے ہمیشہ ہمیں اچھی تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت کی اور آج شاہ عالم ہمارے سامنے ہے



سید کمال نے اپنے خطاب میں ایلائنس گلڈ اور مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا میں فلم انڈسٹری کے لئے ابھی بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں، ایک فلم ایکڈمی بنانا چاہتا ہوں میں نے اپنے طور پر ایک ایکڈمی بنائی تھی، مگر حکومت اور فلم کے لوگوں کا تعاون نہ ہونے کی وجہ سے اسے بند کرنا پڑا، ہماری فلم انڈسٹری کو نئے چہرے نئے رائٹرز نئے ہدایت کار کی ضرورت ہے اس کے بغیر ہم صرف باتیں کرتے رہیں گے مگر فلم انڈسٹری ترقی نہیں کرسکے گی۔

تقاریر کے بعد ایک محفل موسیقی کا اہتمام کیا گیا جس میں شہر کے معروف گلوکاروں نے کمال پر فلمائے گئے مقبول گانے پیش کئے۔ تقریب رات گئے تک جاری رہی۔ حاضرین کی ایک ریکارڈ تعداد تقریب میں موجود تھی جو بہت کم دیکھنے میں آتی ہے جو کمال کی مقبولیت کی علامت ہے، جس میں شہر کی اہم شخصیات معززین، اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری اعزاز فنکار اور تاجر برادری شامل تھی۔■

نوائے وقت

ادب

خصوصی مطالعہ

"شخصیت" حمایت علی شاعر نمبر

شاعری ہو یا نثر ہر جگہ حمایت صاحب کے حرف انکی حمایت کرتے نظر آتے ہیں

کسی شخصیت کے بارے میں تمام جہتوں سے رجوع کا حل ایک خاصا مشکل اور دشوار کام ہے اس طرح جب ہم کسی شاعر 'ادیب' دانشور کے شخصی خاکے کو سامنے رکھتے ہیں تو اس میں شخصیت کی پرتیں پرتیں بھی نظر آتی ہیں۔

ہمارے ہاں عموماً زندہ شخصیتوں کے بارے میں بالخصوص (ادیبوں اور شاعروں) کے سلسلے میں جریدہ الحجر کے علاوہ کسی اور کا کام نظر نہیں آتا جب پندرہ برسوں سے کچھ جرائد نے اظہار کی تقلید میں یہ کام شروع کیا ہے تاہم اس بحث سے قطع نظر حمایت علی شاعر کی شخصیت پر اس خصوصی حمایت علی شاعر نمبر کا ذکر کرنا ہے جسے 'ٹیلنٹس گلڈ' کے شفیق الزماں انور جبیں قریشی نے شائع کیا۔ ۶ سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ ضخیم و دستاویزی صورت میں "مجلہ شخصیت" اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہے کہا جاتا ہے کہ شخصیات کی مختلف جہتوں اور اس کے کام کے حوالے سے مقام و مرتبہ کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں نے جب یہ مجلہ پڑھنا شروع کیا تو حمایت صاحب کے فن و شخصیت کے ایسے بھی در وا ہوئے جس سے عام قارئین عموماً واقف نہ تھے۔ اگر ہم غور کریں تو اس مجلے کو سامنے رکھتے ہوئے حمایت علی شاعر کے مقام و مرتبہ کا تعین باآسانی ہو جاتا ہے۔

مجلہ کی ابتداء حمایت علی شاعر کے طویل کوائف سے ہوئی ہے جس میں ان کے ذاتی کوائف کے علاوہ شاعرانہ اعزازات' درس و تدریس' ریڈیو ٹی وی' فلم' اختراعات' انتخابات' تصنیفات اور سیاست سب ہی کچھ شامل ہے۔ انور جبیں قریشی نے حمایت علی شاعر سے ایک طویل ملاقات کے حوالے سے ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں وہ ایک سوال کے جواب میں خود کہتے ہیں کہ ہر آدمی اپنی ذات میں کئی گوشے رکھتا ہے اور اپنی بساط بھر انہیں دریافت کرنے اور نمایاں کرنے میں مصروف رہتا ہے فطرت کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ یہاں میں یہ عرض کروں گا کہ حمایت علی شاعر نے اگرچہ اپنی ذات کے گوشوں کو بساط بھر اجاگر کرنے کی سعی کی لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ حمایت علی شاعر نے بقول انور جبیں قریشی ہو کبھی لڑائی لڑی ہے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔

اس مجلے پر جب آگے نظر ڈالتے ہیں تو حمایت صاحب کی منظوم خود نوشت نظر آتی ہے جو وہ کافی عرصے سے اخبار میں تحریر کر رہے منظوم خود نوشت کا تجربہ بھی کیا ہے۔ بہرحال یہ کریڈٹ ضیا لکھنوی کو جاتا ہے کہ انہوں نے حمایت علی شاعر کو منظوم خود نوشت کی جانب راغب کیا لیکن کمال تو حمایت صاحب کا ہی ہے کہ انہوں نے واسوخان گوئی کے انداز میں منظوم واقعات رقم کرنے شروع کئے۔ بہرحال اردو ادب میں ان کے اس تجربے کی اہمیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حمایت علی شاعر اپنے شعری مجموعہ "آک اور پھول" مطبوعہ ۱۹۵۶ء میں "تین اور میں اور میں" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ "میری پوری شاعری گرد و پیش کی آئینہ دار ہے یہ گرد و پیش کے ہر موڑ پر میرے دامن میرے جن من نے اپنی رچی ہے اور سچ پوچھئے تو اس سے میری شاعری اکثری ہے۔ اور شاید ایک روز اس گرد میں دب کر بھی رہ جاتے۔ آج جب اپنی گرد و سفر کی نمائش کا وقت آیا گیا تو میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ کچھ دیر کے لئے اس گرد کو صاف کر کے اپنے خد و خال بھی نمایاں کروں۔ یہی حمایت صاحب نے اپنی گرد و سفر کی نمائش اپنی ۷۰ ویں سالگرہ پر بھی کی جس میں ان کے خد و خال نہ صرف نمایاں ہوئے بلکہ بہت واضح بھی ہوئے دانشوروں اور ادیبوں نے جس طرح انہیں خراج تحسین پیش کیا وہ ان کی زندگی بھر کے اس کام کا اعتراف ہے جس پر یہ ضخیم مجلہ شخصیت بھی شائع ہوا۔ ۷۵ء کی رائے کے بعد ادھر دس بارہ برس قبل شخص و عکس (مطبوعہ ۸۲ء) میں وہ کہتے ہیں میں نے شاعری بھی کی ہے ڈرامے بھی لکھے ہیں



حمایت علی شاعر اپنے ایوارڈ کے ساتھ

اور کبھی کبھی تنقیدی مضامین بھی ان مضامین میں میرے انداز فکر اور میرے طرز بیان کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حمایت صاحب کے طرز بیان کے حوالے سے مختلف آرا ہیں ہو سکتیں۔ شاعری ہو یا نثر ہر جگہ حمایت صاحب کے حرف حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔ اس مجلے میں شامل ان کی اس رائے سے بہت زیادہ اتفاق کروں گا کہ ان کی شاعری کو آسانی سے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ غم جاناں' غم دوراں اور غم کائنات

> "شخصیت" میں صدا کاری' شاعری' ڈرامہ نگاری' منظر نامہ نگاری سب ہی کچھ آگیا ہے

حمایت علی شاعر کی شخصیت پر اس مجلہ کا خصوصی مطالعہ کرتے ہوئے میری نظر کچھ دیر کے لئے مولوی عبدالحق' علامہ نیاز فتحپوری' ڈاکٹر لطفی' محمد مجی الدین' ابواللیث' حفیظ جالندھری' ڈاکٹر محمد حسین' احسان دانش' احمد ندیم قاسمی' رئیس امروہوی' اور مرزا ادیب وغیرہ کے مکتوبات پر ٹھہر جاتی ہے۔ ایک جگہ مولوی عبدالحق نے حمایت صاحب کو لکھا کہ تم نے آخری مصرعہ میں مجھے دل سے دعا دی ہے اس کا شکریہ کیوں ادا کروں میں بہت بیتاب زیادہ جینے کی ہوس نہیں کی چاہتا ہے کہ وہی مصرعہ "اسے بھی لکھے" لکھ کر بھیجوں۔

تیسرے مطالعے کے عنوان سے حمایت علی شاعر کی کتابوں پر سجاد ظہیر' سبط حسن' ماہر القادری' مفتی تہجم' ڈاکٹر سید عبداللہ' شبنم رومانی' وغیرہ کی وقیع تحریریں شامل کی گئی ہیں۔ نکہت بریلوی صاحب نے حمایت علی شاعر سے دیرینہ رفاقت کا حق ادا کرتے ہوئے شاعری کے انتخاب میں بھی اپنی اہمیت کو منوانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے خوبصورت انتخاب میں غزلوں نظموں اور گلوں کو یکجا کر دیا ہے۔ اشعار کے عنوانوں میں فیض احمد فیض' رئیس امروہوی مرزا ادیب' کوا چشمی کی آرا بھی قابل ذکر ہیں۔ ادھر حمایت صاحب کے شعری ادب میں تجربے بھی سامنے آئے ہیں۔ مجلے میں شامل مقالات پر نظر ڈالتے چلیں تو احمد ہمدانی' پروفیسر سحر انصاری' آفاق صدیقی' شاہدہ حسن' وغیرہ بھی شامل ہیں جبکہ حرف تحسین میں راغب مراد آبادی' علی آذر' احمد رئیس وغیرہ کا منظوم خراج تحسین سامنے آتا ہے۔ "ہر شخص و شاعر" کے عنوان سے مضامین کے تحت ۱۲ مزید شاعر سامنے آتے ہیں جس میں مسلم شمیمی' مرزا الہمن' انور عنایت اللہ' ڈاکٹر انور' منظر' نکہت بریلوی اور دیگر اہل علم و شعراء شامل ہیں۔ ادھر حمایت علی شاعر نے مرزا ادیب' اور دیگر کو جو خطوط لکھے ہیں ان میں حمایت صاحب نے ادب کے حوالے سے مختلف موضوعات کو زیر بحث بنایا ہے کچھ متنازعہ ادبی صورتحال پر بھی اظہار خیال کیا ہے۔ مجلے میں شامل حمایت تراب کے نام سے شاعر صاحب کی کئی تحریریں ان کے ماضی کی عکاسی کرتی ہیں۔ مجلے میں آخری صفحات سے کچھ پہلے کچھ پیشکش دلاور کچھ ہم سفر کے عنوان سے تصویری البم میں ایسی نادر و نایاب تصویریں ہیں کہ جس میں حمایت علی شاعر کا ماضی بھی ہے اور حال بھی اسی مجلے میں قارئین کے لئے حمایت صاحب کا وہ رخ بھی ہے جس کے حوالے سے ایک زمانے میں حمایت علی شاعر عام لوگوں میں بھی بہت مشہور ہوئے۔ وہ ان کا ریڈیو' ٹی وی اور فلمی رخ ہے اس میں ان کی صدا کاری' شاعری' ڈرامہ نگاری' منظر نامہ نگاری' مکالمہ نویسی' فلم سازی' ہدایت کاری سب ہی کچھ آگیا ہے اسی میں ان کے متعلق علمی تحقیقات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ گویا علم میں مہدی حسن کی گائی ہوئی حمایت علی شاعر کی غزل مجھے بہت پسند ہے۔ جس کا مطلع ہے۔

اس کے غم کو غم ہستی تو مرے دل نہ بنا
زیست مشکل ہے اسے اور بھی مشکل نہ بنا

بلاشبہ حمایت علی شاعر نمبر پر مجلہ شخصیت ایک جامع و وقیع مرتب کردن اور خوبصورت مجلہ ہے جس میں حمایت علی شاعر اپنی ہم جہتوں کے ساتھ موجود ہیں آپ ان کی شاعری نثر یا ان کی زندگی کے جس اہم رخ کے بارے میں جاننے کے خواہشمند ہوں وہ رخ آپ کو کسی نہ کسی صورت میں ضرور مل جائے گا۔ اتنے اچھے اور خوبصورت نمبر پر ٹیلنٹس گلڈ مبارکباد کی مستحق ہے۔

تحریر: ر۔ ن

ابھرتے ہوئے ٹیلنٹس کا ترجمان
ماہنامہ جواہر پارے کراچی
ستمبر 1997ء



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام مشہور افسانہ نگار اور اردو ڈرامہ نگار حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام کے موقع پر معروف شاعر نقاش کاظمی، ممتاز صحافی و کالم نویس اور ماہنامہ جواہرپارے کے چیف ایڈیٹر ایاز احمد فاروقی جبکہ عقب میں معروف گلوکار و موسیقار محمد رفیق راعنا، حمایت علی شاعر، جبکہ عقب میں ینگ جرنلسٹس فورم کے صدر محبوب احمد خان اور معروف اردو ڈرامہ نگار حمید کاشمیری اور ان کی اہلیہ کے ساتھ دیگر دانشوروں کے ہمراہ گروپ فوٹو (جواہر فوٹو

حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام

رپورٹ : ایاز احمد فاروقی

گزشتہ دنوں "ٹیلنٹس گلڈ" کے زیر اہتمام اور آرٹس کونسل آف پاکستان کے باہمی اشتراک سے مشہور افسانہ نگار اور اردو ڈرامہ نگار حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام منائی گئی جس کی صدارت ڈاکٹر جمیل جالبی نے کی جبکہ دیگر مقررین میں ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، عبدالکریم بلوچ، شاہد کاظمی، میر حامد علی، حیدر امام رضوی، کاظم پاشا، طلعت حسین، اخلاق احمد، یاور مہدی اور ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں تھے جبکہ نظامت کے فرائض سیدہ نقوی نے ادا کئے۔

ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے "ٹیلنٹس" کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مختلف شخصیات کے ساتھ شاموں کا اہتمام کرنا ہمارے سلسلہ وار پروگراموں کا حصہ بن گیا ہے اور ہم گزشتہ 24 برس سے ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام ہم شہر کراچی کی اہم اور بڑی شخصیات کے ساتھ شاموں کا اہتمام کرتے آرہے ہیں آج کی شام ممتاز افسانہ نگار اور اردو ڈرامہ رائٹر حمید کاشمیری کے نام ہے۔

ابوالخیر کشفی نے اپنی تقریر میں کہا کہ کراچی خوش قسمت شہر ہے کہ اسے دو افسانہ نگار ملے ایک شوکت صدیقی اور دوسرے حمید کاشمیری ہیں، یہ دونوں افسانہ نگار اور ڈرامہ نگار دونوں ہی اپنی بیشتوں میں آج کے دور میں ایک بڑا نام رکھتے ہیں، پاکستان ٹیلی ویژن کے جنرل مینجر عبدالکریم بلوچ نے کہا کہ حمید کاشمیری ٹیلی ویژن کے ایمرجنسی رائٹر ہیں اور کئی بار انہوں نے ہمیں بے شمار مشکلات سے باہر نکالا حمید کاشمیری مختصر وقت میں بھی بہت خوب لکھتے ہیں ان کا کوئی ڈرامہ سپر اور سپر ہٹ کبھی ناکام نہیں ہوا بلکہ

سے تعلق رکھنے والے لوگ مزید افسانے نہ لکھنے پر حمید کاشمیری سے کافی ناراض ہیں کیونکہ ان کی توجہ اس طرف کم ہوگئی ہے انہوں نے کہا کہ حمید کاشمیری کے افسانوں کی خوبی ان کا کرافٹ ہوتا ہے پروڈیوسر حیدر امام رضوی نے کہا کہ حمید بھائی نے مجھے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا اس "اعتراف" پر حاضرین نے تالیاں بجاکر ان کے اس جزبہ کی تعریف کی۔

حمید کاشمیری نے اپنی تقریر میں کہا کہ "ٹیلنٹس گلڈ" نے آج میرے ساتھ جو شام منائی ہے اس شام سے مجھے وہ صبح یاد آرہی ہے جب میں اس شہر میں آیا تھا میں نے اس صبح سے اس شام تک ایک طویل سفر طے کیا ہے انہوں نے کہا کہ میرے اندر کا افسانہ نگار آج بھی زندہ ہے انہوں نے اپنی زندگی کے کئی دلچسپ واقعات سنائے، اور انہوں نے اپنی جدوجہد کی کہانی بھی سنائی اور اپنی تقریر اس خوبصورت جملے پر ختم کی کہ یہ میری زندگی کی شام ہے لیکن اس میں ایک روشن سویرا بھی موجود ہے۔

صدر محفل جمیل جالبی نے کہا کہ حمید کاشمیری میں مصنوعی پن نہیں ہے بلکہ انہوں نے یہ شہرت اپنی سچائی، محنت، لگن اور ایک طویل جدوجہد سے حاصل کی ہے۔

اس محفل میں شہر کراچی کے ادیبوں، شاعروں، صحافیوں، سینئر بیکاران اور صاحبان ذوق کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

WEEKLY AKHBAR-E-JEHAN, KARACHI
ہفت روزہ
کراچی
اخبارِ جہاں
7 - 13 - JULY - 1997 Rs - 25

گوشۂ ادب

کراچی کا ادبی منظر نامہ

علی حیدر ملک

● حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام اور "لے وفا" کا قصہ...!

● "نظمِ اُردو"، "غبارِ شرف" اور "کلام حیدری نمبر" کی اشاعت

ٹیلنٹس گلڈ نے آرٹس کونسل میں معروف افسانہ نگار، ناول نگار اور ڈرامہ نگار حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام کا اہتمام کیا جس کی صدارت ڈاکٹر جمیل جالبی اور نظامت سیدہ نقوی نے انجام دی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت معراج الدین خاں نے حاصل کی۔

اس موقع پر نقاش کاظمی نے آرٹس کونسل کی جانب سے ابتدائی کلمات ادا کئے جبکہ ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے اپنی تنظیم کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالی۔ پی ٹی وی آرٹسٹ محمد ایوب نے یاور مہدی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پی ٹی وی کے کاظم پاشا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حمید کاشمیری محبتوں کے آدمی ہیں۔ ان کے ڈیڑھ سو ڈرامے صرف میں نے پروڈیوس کئے ہیں۔ افسانہ نگار اور صحافی اخلاق احمد نے اپنے خوبصورت مضمون میں کہا کہ حمید صاحب کو دیکھ کر پرانی محبوبہ یاد آتی ہے۔ اردو شاعری کی وہی محبوبہ جس کا حسن دلکش ہوتا ہے۔ بے وفائی محبوبہ کی ایک ایڈیشنل کوالیٹی کیشن ہوتی ہے۔ حمید صاحب نے بھی پچھلے برسوں میں افسانے سے بے وفائی برتی ہے۔ افسانے میں تبدیلی کے اس دور میں حمید کاشمیری جیسے لکھنے والوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے "اخبار جہاں" کے لیے 1986ء میں لکھنا شروع کیا۔ ان کی ذاتی خوبی ان کا کرافٹ ہے۔ وہ صرف جملے باندھنے میں ہی نہیں کہانی باندھنے میں بھی کمال رکھتے ہیں۔

پروفیسر میر حامد علی نے کہا کہ شہر میں میری شناخت یہ ہے کہ میں حمید کاشمیری کا دوست ہوں۔ یہ دوستی چالیس سال کے عرصے پر محیط ہے۔ ان کا المیہ یہ ہے کہ ان کی کوئی لابی نہیں ہے۔ حمید کاشمیری کی خرابی یہ ہے کہ بڑے خود دار واقع ہوئے ہیں۔

ممتاز اداکار و صداکار طلعت حسین نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ میں حمید کاشمیری سے 1966ء سے واقف ہوں۔ وہ نہایت مشفق انسان ہیں۔ ایک ہزار ڈرامے لکھنے والے کے پاس اتنی دولت ہونی چاہئے کہ وہ کسی سے پلاٹ مانگنے کے بجائے دوسروں کو پلاٹ دے سکے۔

پی ٹی وی کے حیدر امام رضوی نے کہا کہ حمید کاشمیری چھوٹی اسکرین کے بڑے لکھنے والے ہیں۔ آج میں جو کچھ ہوں وہ حمید صاحب کی وجہ سے ہوں۔

پی ٹی وی ڈراما نگار شاہد کاظمی نے کہا کہ حمید بھائی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بہت تیز لکھتے ہیں۔ تیز لکھنے کے باعث زیادہ لکھنے کے ساتھ ساتھ وہ اچھا بھی لکھتے ہیں۔ شاہد کاظمی نے سوال اٹھایا کہ پی ٹی وی پلے جب کتابی صورت میں شائع ہوتے ہیں تو انہیں ادب میں شمار کیوں نہیں کیا جاتا۔؟

جنرل منیجر پی ٹی وی کراچی عبدالکریم بلوچ نے کہا کہ حمید کاشمیری پی ٹی وی کے لئے ایمبیسی رائٹر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ کبھی اپنے آپ کو دہراتے نہیں۔

ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ ایک مسرت موقع ہے کہ فنون لطیفہ سے متعلق لوگ آج ایک مرکز پر جمع ہوگئے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ میں اداکاری کو بھی فنون لطیفہ میں شمار کرتا ہوں۔ حمید کاشمیری نے افسانہ، ناول اور ڈرامہ تینوں اصناف کا حق ادا کیا ہے۔ اوہنری جس طرح نیویارک سے واقف تھا اسی طرح حمید کاشمیری کراچی سے واقف ہیں۔

صاحب شام حمید کاشمیری نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج کی شام مجھے وہ صبح یاد آرہی ہے جب میں اس شہر میں وارد ہوا تھا۔ اس وقت مجھے ذریعہ معاش اور اپنی شخصیت کی تلاش تھی۔ جب مجھے کوئی افسانے کے حوالے سے پہچانتا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری بیوی کا ہاتھ ہمیشہ میرے کندھے پر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے صدارتی خطبے میں کہا کہ حمید کاشمیری جدید اردو ادب کا ایک مشہور نام ہے۔ اس شہرت میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے۔ اسی لئے وہ زر خالص کی طرح بے میل ہے۔ حمید کاشمیری کے چار ناول، دو افسانوی مجموعے اور دو ڈراموں کے مجموعے اب تک شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر جالبی نے دکھ کے ساتھ کہا کہ کھانے پینے کی دکانیں اتنی کھل گئی ہیں کہ پورا ملک امریکی وضع کا بڑا سا باورچی خانہ معلوم ہوتا ہے۔ "الفنسٹن اسٹریٹ کا ان کے تخلیقی اظہار سے گہرا تعلق ہے۔ ان کے پہلے افسانوی مجموعے "دیواریں" کی کہانیاں اسی سڑک کی دین ہیں۔ انہیں کراچی کو موضوع بنا کر ایک ناول لکھنا چاہئے۔

☆ ☆ ☆

ویمنز اڈیکھے نے ہیلپ ویلفیئر سوسائٹی کے تعاون سے "ابھرتا ڈوبتا سورج" کے خالق حامد علی سید کے اعزاز میں ایک نشست کا اہتمام کیا جس کی صدارت رضی اختر شوق کو کرنی تھی جبکہ محسن بھوپالی کو بحیثیت مہمان خصوصی اس میں شرکت کرنا تھی لیکن شوق صاحب اپنی والدہ کی علالت اور محسن صاحب نواب شاہ چلے جانے کے باعث اس تقریب میں شرکت نہ کرسکے لہٰذا صدارت شبنم صدیقی نے کی جبکہ سکینہ صبا کو مہمان خصوصی کی حیثیت دی گئی۔ نظامت کے فرائض ناظم القادری نے انجام دیئے۔

فیصل قریشی اور سکینہ صبا کے ابتدائی و تعارفی کلمات کے بعد مجید فکری نے حامد علی سید کی شاعری سے متعلق احمد سعید فیض آبادی کا مضمون پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا کہ حامد علی سید کی شاعری آج کے مزاج کی آئینہ دار ہے۔ ان کا مجموعہ کلام گہری معنویت کا حامل ہے۔ رحمان خاور نے حامد علی سید کو منظوم خراج تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد شعری دور کا آغاز ہوا جس میں صدر اور مہمان خصوصی کے علاوہ ناظم القادری، فیصل قریشی، عاصم اعجاز، سید افتخار امام، نظر خان، سلیم عکاس، آفتاب مضطر، مجید فکری، انعام ناور، ذکی عثمانی، راشد نور، رحمان خاور اور مہمان اعزازی حامد علی سید نے اپنا کلام پیش کیا۔

قارئین کرام! سینئر اور معروف شعرا کے اشعار آپ اکثر پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں اس لئے اس بار نمونتاً نے اور کم

Daily QAUMI AKHBAR Karachi

ایڈیٹر الیاس شاکر

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جلد نمبر 10 | اتوار 24 شوال 1418ھ 22 فروری 1998 قیمت 3 روپے | شمارہ 125

فنکار کی پذیرائی ہو تو محسوس ہوتا ہے شہر جاگ رہا ہے' فاطمہ ثریا بجیا

استاد سلامت حسین کے اعزاز میں ٹیلنٹس گلڈ کا استقبالیہ' نیاز احمد' امیر احمد خان اور دیگر کا خراج تحسین

کراچی (رپورٹ ○ پرویز منظر) جب فنکار کی پذیرائی ہوتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ اہل ذوق موجود ہیں اور شہر جاگ رہا ہے فنکار تو سادہ دل ہوتا ہے اسے جب بھی لوگ سراہتے ہیں وہ اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کرنے لگتا ہے یہ باتیں معروف مصنفہ فاطمہ ثریا بجیا نے گزشتہ روز ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے آرٹس کونسل میں استاد سلامت حسین بانسری نواز کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ چند لوگ فنکاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے جمع ہو جاتے ہیں وہ 14 کروڑ پر بھاری ہوتے ہیں استاد سلامت حسین اپنے فن میں یکتا ہیں دنیا نے ان کے فن کو تسلیم کیا ہے موسیقار نیاز احمد نے کہا کہ دنیا میں جس شخص نے اپنے فن سے تسلیم کرالیا ہو کہ وہ واقعی فنکار ہے تو وہ بلاشبہ ایک بڑا فنکار کہلانے کا مستحق ہے

موسیقار امیر احمد خان نے کہا کہ موسیقی کا فن ایک سچا فن ہے اور جو فنکار سچائی سے اس فن کی خدمت کرتا ہے وہ ضرور دنیا میں نام پیدا کرتا ہے استاد سلامت حسین نے کہا کہ یہ فن مسلسل جدوجہد کے بعد اور بہت ساری دعاؤں کے بعد حاصل ہوتا ہے لیکن موجودہ دور میں راتوں رات فن حاصل کرنے کی لوگ خواہش کرتے ہیں صدارتی ایوارڈ یافتہ فنکار استاد سلامت حسین نے دنیا بھر کی نامور شخصیات کے سامنے اپنے فن کا جادو جگایا تقاریر کے بعد محفل موسیقی کا اہتمام کیا گیا جس میں گلوکارہ گلبہار بانو' آصف علی' انتظار حسین' تجمم وارثی اور دیگر فنکاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ایم ایوب نے اس تقریب کی نظامت کے فرائض انجام دیئے ٹیلنٹس گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

روزنامہ عوام کراچی

بدھ، 20 ر شوال المکرم 1418ھ، 18 ر فروری 1998ء

استاد سلامت حسین کے اعزاز میں تقریب پذیرائی

کراچی (کلچرل رپورٹر) آرٹس کونسل آف پاکستان کے تعاون سے عالمی شہرت یافتہ فنکار استاد سلامت حسین (بانسری نواز) کے اعزاز میں ایک تقریب پذیرائی اور ان کی موسیقی میں ترتیب دیئے گئے آڈیو کیسٹ "صدا لاجواب ہے" کی تقریب رونمائی بروز جمعہ ۲۰ فروری کو ۸ بجے شب آرٹس کونسل آف پاکستان میں منعقد ہوگی۔ صوبائی وزیر تعلیم قاضی خالد علی تقریب کی صدارت کریں گے جبکہ پاکستان کونسل آف دی آرٹس وزارت ثقافت کی ڈائریکٹر جنرل اور ممتاز شاعرہ کشور ناہید مہمان خصوصی ہوں گی۔ ممتاز فنکارائیں آسیہ، شمن اور تجمم وارثی کے علاوہ محمد علی اور استاد سلامت حسین اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ اہتمام خیال کرنے والوں میں قمر علی عباسی، محسن علی، فاطمہ ثریا بجیا، استاد امیر احمد خان، نیاز احمد، پروفیسر محمد رئیس علوی، سہیل سہانی کے نام شامل ہیں۔

Daily QAUMI AKHBAR Karachi

ایڈیٹر الیاس شاکر

روزنامہ قومی اخبار کراچی

جلد نمبر 9 | ہفتہ 15 صفر المظفر 1418ھ 21 جون 1997ء قیمت 3 روپے | شمارہ 240



آرٹس کونسل میں منعقدہ تقریب "حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام" سے صدر تقریب ڈاکٹر جمیل جالبی، حمید کاشمیری اور شفیق الزماں خطاب کررہے ہیں (تصویر قومی اخبار)

70 کی دہائی میں سب سے زیادہ کتابیں پڑھی جاتی تھیں، جمیل جالبی

ٹیلنٹس گلڈ کی منعقدہ حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام کی تقریب سے خطاب

جب میں نے کراچی شہر میں قدم رکھا تو مجھے اپنی منزل اور سمت کا پتہ نہ تھا، حمید کاشمیری

کراچی (ایڈی رپورٹر) ستر (70) کی دہائی میں یہ عالم تھا کہ سب سے زیادہ کتابیں پڑھی جاتی تھیں جبکہ اب یہ عالم ہے کہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن کتابیں پڑھنا گوارہ نہیں کی جاتیں۔ یہ بات گزشتہ روز مشہور مفکر ڈاکٹر جمیل جالبی نے بحیثیت صدر محفل کے حمید کاشمیری کے ساتھ ایک شام کے عنوان سے **ٹیلنٹس گلڈ** کے جانب سے آرٹس کونسل میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ حمید کاشمیری نے جو کچھ بھی لکھا اور حاصل کیا ہے اس میں ان کی انتھک محنت اور تخلیقی صلاحیتوں کا عمل دخل ہے اور افسانہ کے ساتھ ساتھ ایک ہزار ڈرامے لکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے اتنا کام بہت کم لوگ کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حمید کاشمیری کو چاہئے کہ وہ کراچی کو علامت کے طور پر استعمال کرکے 50 برس پر محیط اس ملک کی ایک سچی کہانی لکھیں، اس موقع پر مہمان خصوصی مشہور کہانی نویس اور افسانہ نگار حمید کاشمیری نے کہا کہ جب میں نے کراچی شہر میں قدم رکھا تھا تو مجھے خود بھی اپنی منزل اور سمت کا پتہ نہ تھا اور ابتداء میں میں نے اپنی حفاظت کے لئے ایک چاقو خریدا تو میں نے سوچا کہ یہ تو کسی کی جان ختم کرسکتا ہے۔ مجھے ایسا کام کرنا چاہئے جو زندگی بچانے کے کام آئے۔ انہوں نے کہا کہ چاقو سے لے کر قلم تک مجھے بہت محنت طلب اور طویل مسافت طے کرنی پڑی تاہم اس محنت نے مجھے آج اس مقام تک پہنچایا ہے کہ میں لوگوں کے دکھ درد کو محسوس کرکے اسے ڈرامے اور افسانوں کے ذریعے ڈھال کر پیش کرسکتا ہوں اور دیکھنے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ انہی کے لئے لکھا گیا ہے۔ تقریب سے **ٹیلنٹس ٹیلنٹس** کے شفیق الزماں، کراچی ٹی وی سینٹر کے جنرل منیجر عبدالکریم بلوچ، پروڈیوسر کاظم پاشا، مشہور کہانی نویس شاہد کاظمی، پروفیسر حامد علی، طلعت حسین، ابوالخیر کشفی، پروفیسر حامد علی، حیدر امام رضوی، اخبار جہاں کے ایڈیٹر اخلاق احمد، اور ایم ایوب نے حمید کاشمیری کی ذات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

WEEKLY FAMILY MAGAZINE

ہفت روزہ

فیملی میگزین

کراچی

جلد نمبر 7، شمارہ 40، 13 تا 19 جولائی 1997ء بمطابق 6 تا 12 ربیع الاول 1418ھ

حفیظ انصاری

تصاویر: ساجد علی



☆۔۔ حمید کاشمیری کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے حمید کاشمیری کاظم پاشا، جمیل جالبی و دیگر خطاب کر رہے ہیں۔

حمید کاشمیری کے اعزاز میں شام

حمید کاشمیری عمر کی اس منزل پر پہنچ گئے ہیں جہاں انہیں کراچی کی پچاس سالہ تاریخ کو موضوع بنا کر ناول لکھنا چاہئے کیونکہ انہوں نے الفشن اسٹریٹ سے زندہ کہانیاں دیکھی اور سنی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی ڈاکٹر جمیل جالبی نے ٹیلنٹس گلڈ اور آرٹس کونسل کے اشتراک سے منعقدہ حمید کاشمیری کے اعزاز میں ایک شام کے دوران خطاب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حمید کاشمیری کو کتابوں کی دکان اس لئے بند کرنی پڑی کہ جوتوں کی دکانیں کثرت سے کھل گئی ہیں اسی باعث شہر میں جوتا چل رہا ہے ڈاکٹر ابو الخیر کشفی نے کہا کہ حمید کاشمیری نے کراچی (مثی پاکستان) کی ثقافت کو اپنے افسانے میں یکجا کر دیا ہے پی ٹی وی کراچی سینٹر کے جی ایم عبدالکریم بلوچ نے کہا کہ حمید کاشمیری نے جو بھی ٹی وی سراہتی رہیں۔

کسی زمینی پلاٹ کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے ڈراموں کا پلاٹ خود اتنا بڑا ہوتا ہے۔ اس موقع پر شاہد کاظمی، اخلاق احمد، نقاش کاظمی، نے بھی حمید کاشمیری کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا جبکہ تقریب کی کمپیئر سیدہ نقوی بھی گاہے بگاہے حمید کاشمیری کی ادبی خدمات کو دوران پروگرام

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس کراچی

اسلام آباد کراچی لاہور پشاور ملتان فیصل آباد گوجرانوالہ اور سرگودھا سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی روزنامہ

جلد 7 شمارہ 18 | منگل 5 شعبان المعظم 1425ھ 21 ستمبر 2004ء فون 8-5800051 فیکس 5800050,66 صفحات 12 قیمت 6 روپے

SS-989 رجسٹرڈ نمبر TUESDAY, SEPTEMBER 21. 2004

سید کمال ہمارے ملک کا سرمایہ ہیں، ندیم

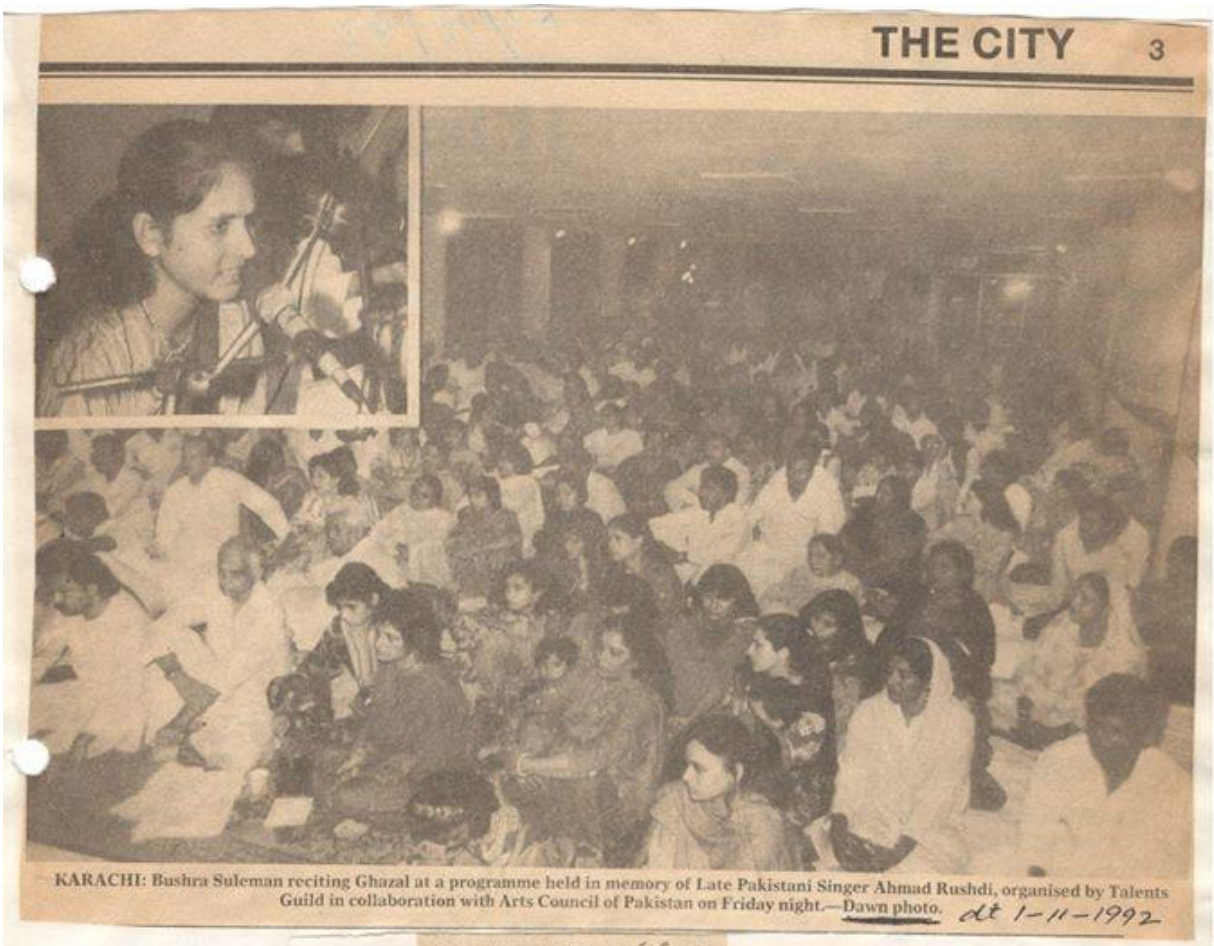
مرنے کے بعد فنکار کی قدر کی جاتی ہے، سینئر فنکار کا کوئی پرسان حال نہیں، سید کمال

اداکار کمال کے اعزاز میں تقریب سے اداکار شکیل، حمایت علی شاعر اور دیگر کا خطاب

کراچی (کلچرل رپورٹر) اداکار کمال ہمارے ملک کا وہ سرمایہ ہیں جن پر ہم فخر کر سکتے ہیں انھیں پرائیڈ آف پرفارمنس ملنا چاہئے ایسے فنکار صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بات اداکار ندیم نے اداکار سید کمال کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انھوں نے کہا کہ پاکستانی فلموں کا اپنا ایک معیار ہے جبکہ بھارتی فلموں میں مغربی فلموں کی جھلک نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ معروف شاعر حمایت علی شاعر نے کہا کہ کمال نے پاکستانی فلمی صنعت کو کئی یادگار فلمیں دیں وہ فلمی صنعت کے ایک تعلیم یافتہ فنکار ہیں انھوں نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا۔ اداکار شکیل نے کہا کہ فنکار بہت حساس ہوتا ہے وہ کتنا بھی بزرگ ہو جائے اس کی مقبولیت میں کمی نہیں آتی۔ اداکار سید کمال نے اس موقع پر کہا کہ ہماری قوم مردہ پرست ہو گئی ہے ہمارے فنکار اس دیوار کی طرح ہو گئے ہیں جو ایک دھکے سے گر جاتے ہیں لیکن اگر ان کی دیکھ بھال کی جائے تو وہ مزید کچھ عرصہ قائم رہ سکتے ہیں انھوں نے ٹیلنٹس گلڈ کے ممبران کا شکریہ ادا کیا اس تقریب میں کمال کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئی، تقریب سے شفیق الزماں، شاہد معین فاروقی، یاور مہدی اور ادریس غازی نے بھی خطاب کیا۔



THE CITY 3



KARACHI: Bushra Suleman reciting Ghazal at a programme held in memory of Late Pakistani Singer Ahmad Rushdi, organised by Talents Guild in collaboration with Arts Council of Pakistan on Friday night.—Dawn photo. dt 1-11-1992

روزنامہ جنگ کراچی (9) ہفتہ 7 نومبر 1992ء



ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب سے شفیق الرحمان خطاب کر رہے ہیں۔ بشریٰ سلیمان اور محمد علی غزل سنا رہے ہیں۔

روزنامہ آغاز کراچی (۴) ہفتہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء

NTS فلم ٹی وی اسٹیج



آرٹس کونسل میں احمد رشدی کی یاد میں محفل موسیقی

احمد رشدی صاحب طرز گلوکار تھے نیاز احمد "ان کی آواز ہر اداکار پر مناسب لگتی تھی انور رومی

ٹیلنٹس گلڈ کی محفل موسیقی میں محمد علی، ابن حسن اور بشریٰ رحمن کی نغمہ سرائی

کراچی (نمائندہ خصوصی) ٹیلی ویژن کے ممتاز موسیقار نیاز احمد نے کہا ہے کہ احمد رشدی مرحوم ان لوسٹین گلوکاروں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنے فن کے حوالے سے بیرون ممالک میں پاکستان کی پہچان کرائی ہے نیاز احمد جو جمعہ کی شب کراچی آرٹس کونسل میں ٹیلنٹس گلڈ کی جانب سے احمد رشدی کی یاد میں منعقدہ محفل موسیقی میں بحیثیت صدر اظہار خیال کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اس دور میں فنکاروں کا ایک گروپ سلاطین افریقہ گیا تھا جس میں احمد رشدی بھی شامل تھے وہاں ان سے بھارتی گانوں کی فرمائش کی گئی تھی جس کو انہوں نے مسترد کر دیا تھا نیاز احمد نے کہا کہ آج جو فنکار بھارتی گیت گانے سے انکار کرتے ہیں وہ احمد رشدی کی پیروی کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ احمد رشدی صاحب طرز گلوکار تھے اور ان کی آواز میں ہر پوزیشن کے گانوں نے مقبولیت حاصل کی انور علی رومی نے اس موقع پر احمد رشدی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی آواز ہر اداکار پر مناسب لگتی تھی بعد ازاں محفل موسیقی میں گلوکار ابن حسن نے احمد رشدی کے یادگار اور مقبول گیت سنائے نئی گلوکارہ بشریٰ رحمن نے بھی خوبصورت غزلیں سنائیں تقریب کے خاص گلوکار محمد علی نے جو ٹیلی ویژن پر بھی اپنے فن کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں انہوں نے ایک گھنٹہ تک نغمہ سرائی کی انور مہدی حسن اور عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی کی مشہور غزلیں و گیت شائقین کو سنا کر داد حاصل کی تاہم موسیقی کو سمجھنے والی ایک شخصیت نے اس موقع پر کہا کہ محمد علی نے ایک گھنٹہ میں اپنی ایک بھی چیز نہیں سنائی جو افسوسناک امر ہے۔

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

SUNDAY FEBRUARY 15, 1998

ثقافتی خبریں

استاد سلامت حسین کے اعزاز میں تقریب

کراچی (شوبز ڈیسک) ٹیلنٹس گلڈ آرٹس کونسل آف پاکستان کے تعاون سے جمعہ ۲۰ فروری کو رات شہرہ آفاق شہرت یافتہ فنکار استاد سلامت حسین (ہارمونی نواز) (تمغہ حسن کارکردگی) کے اعزاز میں ایک تقریب پذیرائی اور ان کی موسیقی میں ترتیب دیا ہوا ایک آڈیو کیسٹ "صدا الحمرا ہے" کی تقریب رونمائی آرٹس کونسل کراچی میں ہوگی۔ تقریب کی صدارت صوبائی وزیر تعلیم قاضی خالد علی کریں گے جبکہ مہمان خصوصی محترمہ شہلا رضا ڈائریکٹر جنرل ثقافتی کونسل آف آرٹس ہوگی۔ دیگر مقررین میں قمر علی عباسی، محسن علی، فاطمہ ثریا بجیا، امیر احمد خان اور موسیقار نیاز احمد شامل ہیں جو استاد سلامت حسین کے فن اور شخصیت پر روشنی ڈالیں گے

ثقافتی خبریں

روزنامہ جنگ کراچی (8) اتوار یکم مارچ 1998ء

استاد سلامت حسین کے اعزاز میں تقریب

کراچی (شوبز ڈیسک) آرٹس کونسل کراچی میں ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام استاد سلامت حسین (تمغہ حسن کارکردگی) ہارمونی نواز کے ساتھ تقریب پذیرائی اور ان کی موسیقی میں ترتیب دیا ہوا ایک آڈیو کیسٹ "صدا الحمرا ہے" کی جس کے شاعر پروفیسر محمد رئیس علوی ہیں تقریب رونمائی ہوئی۔ مہمان محترمہ کشور ناہید تھیں محترمہ شہر میں رہتے ہوئے نہ آسکیں اور ان کی جگہ مشہور ڈرامہ نگار محترمہ فاطمہ ثریا بجیا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ انہوں نے خطاب میں کہا کہ جب فنکار کی پذیرائی ہوتی ہے تو وہ تازہ دم ہو جاتا ہے اسے اپنی محنت اور ریاضت کا ثمر حاصل ہوتا ہے۔ استاد سلامت حسین اپنے فن کے ماہر ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔ تقریب سے موسیقار نیاز احمد، استاد امیر احمد خان، پروفیسر محمد رئیس علوی نے بھی خطاب کیا۔ استاد سلامت حسین نے اس موقع پر ٹیلنٹس گلڈ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ فن مسلسل جدوجہد کے بعد حاصل ہوتا ہے لیکن موجودہ دور میں لوگ راتوں رات فن حاصل کرنے کی تمنا کرتے ہیں۔ اس موقع پر محفل موسیقی کا اہتمام کیا گیا جس میں



فاطمہ ثریا بجیا استاد سلامت حسین کو تحفہ دے رہی ہیں

WEEKLY AKHBAR-E-JEHAN, KARACHI

ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی

18-24 MAY, 1992.

ٹیلنٹس گلڈ کی تقریب

کراچی..... گزشتہ ہفتے آرٹس کونسل آف پاکستان میں ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام گلڈ کے صدر شفیق الزماں نے غزل گائیکی میں میاں بیوی کی جوڑی مسعود خان اور شیلو خان کی محفل غزل کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر ممتاز موسیقار نثار بزمی نے اپنی صدارتی تقریر میں مسعود خان اور شیلو کی منفرد اور پُرسکون گائیکی کو خراج تحسین پیش کیا۔ قبل ازیں گلڈ کے جنرل سیکریٹری نیوز کاسٹر زبیر الدین نے خیر مقدمی کلمات ادا کئے۔ مسعود خان اور شیلو نے بیرون ملک شہرت حاصل کی اور زندگی اور گائیکی کا بڑا حصہ بیرون ملک میں گزرا۔ کویت میں جنگ کے بعد یہ جوڑا پاکستان منتقل ہو گیا اور اب یہاں ان کی شہرت اور مقبولیت کا آغاز ہوا ہے۔ شفیق الزماں نے بتایا کہ کئی سال کے تعطل کے بعد بیرون ملک سے وطن واپسی پر اس پروگرام کا اہتمام کیا ہے جبکہ وہ بیس برس قبل معین اختر، جمال اکبر اور بشیر احمد کیلئے اس نوعیت کی یادگار محفلیں منعقد کر چکے ہیں۔

INTERNATIONAL

چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد

Daily
KHABRAIN

روزنامہ خبریں

ایڈیٹر: عدنان شاہد

جمعرات 7 شعبان المعظم 1425ھ 23 ستمبر 2004ء 9 اسوج 2061ب



کمال ایک خزانہ ہیں، پرائڈ آف پرفارمنس ملنا چاہیے: ندیم

پی ٹی وی سمیت تمام چینلز کو ان کی فلمیں دکھانی چاہئیں تاکہ نئی نسل ان کے فن سے آگاہ ہو سکے

فنکار جتنا چاہے بزرگ ہو جائے اس کی مقبولیت میں کمی نہیں آتی، کمال سدا بہار اداکار ہیں: شکیل

ہماری قوم مردہ پرست ہو چکی ہے، کمال کا اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں شرکاء سے خطاب

کراچی (کلچرل رپورٹر) پاکستان فلم انڈسٹری کے نامور اداکار ندیم نے کہا ہے کہ آرٹ کی کوئی سرحد نہیں ہوتی۔ انڈین فلموں کا انڈین کلچر نہیں بلکہ وہ بولی وڈ کا کلچر ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ شب نیشنس گلڈ کے تحت آرٹس کونسل میں اداکار، بدایتکار، فلمساز سید کمال کے اعزاز میں منعقدہ تقریب خراج تحسین میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کمال فنکار کے علاوہ انسان بھی بہت اچھے ہیں۔ نت نئے موضوعات پر فلمیں بنا کر کافی نام و شہرت کمائی۔ پی ٹی وی اور دیگر چینلز کو کمال کی پرانی فلمیں دکھانی چاہئیں تاکہ نئی نسل کو ان کے فن سے آگاہی ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاشرتی المیہ ہے کہ ہم نے اپنے لوگوں کو نظر انداز کرنے کی عادت بنالی ہے۔ کمال کی فنی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر حکومت کو پرائڈ آف پرفارمنس دینا چاہیے کیونکہ کمال جیسے بڑے لوگ ہمارے لیے خزانہ ہیں۔ انہوں نے فلم انڈسٹری کو بہت کچھ دیا ہے۔ اداکار سید کمال نے کہا کہ ہماری قوم مردہ پرست ہو گئی ہے۔ پرانے فنکار ایک ایسی دیوار ہیں جنہیں ایک دھکا دیا جائے تو وہ گر جائے گی لیکن اگر اس دیوار کی مرمت کر دی جائے تو یہ کچھ دن اور قائم رہ سکتی ہے۔ فنکاروں کے لیے اکیڈمی بنائی سرکاری طور پر کسی نے سرپرستی نہیں کی، ذاتی کوششوں سے فلم اکیڈمی کو کئی سال تک چلاتا رہا جس سے غالب کمال، صائمہ قریشی، جویریہ عباسی، شمعون عباسی، عذرا صدیق دیگر کئی فنکار سامنے آئے۔ میں نے ساری زندگی اداکاری میں کامیڈی کر کے گزار دی۔ اداکار شکیل نے کہا فنکار بہت حساس ہوتا ہے وہ چاہے جتنا بزرگ ہو جائے اس کی مقبولیت میں کمی نہیں آتی ہے۔ کمال ہمیشہ سدا بہار اداکار رہے، ان کی فلمیں آج بھی پسند کی جاتی ہیں۔ آرٹس کونسل کے سیکرٹری یاور مہدی نے کہا آڈیو ویڈیو کمیٹی سینئر فنکاروں کی صلاحیتوں کے اعتراف میں تقریبات کا انعقاد کرتی رہے گی۔ اس موقع پر شفیق الزماں، شاہد معین فاروقی اور ادریس غازی نے بھی اداکار کمال کو خراج تحسین پیش کیا۔

روزنامہ جنگ کراچی

بدھ 23 ر صفرالمظفر 1417ھ 10 ر جولائی 1996ء

حمایت علی شاعر کی 70 ر ویں سالگرہ پر "شخصیت" نمبر کی رونمائی ہوگی

کراچی (پ ر) ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام ممتاز شاعر حمایت علی شاعر کی 70 ر ویں سالگرہ کے موقع پر ان کے فن اور شخصیت پر ایک ضخیم نمبر "شخصیت" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے جس کی تقریب رونمائی 14 ر جولائی کو شام پانچ بجے مقامی ہوٹل میں ہوگی تقریب کی صدارت جمیل الدین عالی کریں گے مقررین میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری، پروفیسر سحر انصاری، ڈاکٹر عالیہ امام، انور حسین قریشی، الیاس رشیدی، افتخار عارف، قمر علی عباسی اور شفیق الزماں شامل ہیں نظامت آغا مسعود حسین کریں گے۔

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

رجسٹرڈ نمبر SS-025 فون 2637111 2637119 پی بی ایکس 9 لائنیں

☆☆☆☆☆ قیمت 7 روپے

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

روزنامہ جنگ کراچی (2) اتوار 14 ر جولائی 1996ء

حمایت علی شاعر کے فن پر مشتمل "شخصیت" نمبر کی رونمائی آج ہوگی



کراچی (پ ر) ٹیلنٹس گلڈ کے زیراہتمام حمایت علی شاعر کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر ان کے فن اور شخصیت پر "شخصیت" نمبر کی رونمائی آج مقامی ہوٹل میں شام پانچ بجے ہوگی جس کی صدارت جمیل الدین عالی کریں گے۔